سرائیکی اردو لسانی روابط
اردو میں
سرائیکی زبان کے انمٹ نقوش
شوکت مغل
Scanned with CamScanner

سرائیکی اُردو لسانی روابط

اُردو میں
سرائیکی زبان کے انمٹ نقوش

شوکت مُغل

0300-7334657

جھوک پبلشرز بیرون دولت گیٹ، ملتان

2008ء

طبع اوّل .... مارچ 1990ء

طبع دوم .... جولائی 2008ء

کتابت .... ظہور احمد تابش جہانگیر نور قلم

کمپوزنگ .... کمپوگرافکس، ملتان

چھاپہ خانہ .... جھوک پرنٹرز، ملتان

ناشر .... جھوک پبلشرز، ملتان

قیمت .... -/400 روپے

ڈاکٹر طاہر تونسوی

کے نام

فہرست مضامین

پیش لفظ (اشاعت اوّل)

کچھ سرائیکی، اُردو، ہندی اور پنجابی کے بارے میں

اُردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں فوج، لشکر، چھاؤنی یا کیمپ۔ اسی زبان کو برج بھاشا، ہندی، ہندوستانی اور ریختہ کے ناموں سے بھی پکارا جاتا رہا ہے۔ (1) یہ بات تو طے شدہ ہے کہ اُردو زبان کی تخلیق اور ترتیب میں ایک لشکر کی ترتیب کی طرح مختلف زبانوں کے الفاظ کا ہاتھ ہے۔ برصغیر ہند و پاک میں بولی جانے والی سبھی زبانوں کے علاوہ برصغیر کے باہر کی زبانوں یعنی فارسی اور ترکی نے بھی اُردو زبان کو اپنے الفاظ دیئے اور آج شاید اس سے بھی کسی کو انکار نہ ہو کہ اُردو کو پنجابی زبان نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے جیسا کہ حافظ محمود شیرانی نے کہا ہے کہ پنجاب اُردو کا مادرِ وطن ہے۔

حافظ محمود شیرانی کے مطابق مسلمانوں کا پنجاب سے رابطہ محمود غزنوی کے حملوں (997-1030) سے ہوا۔ غزنوی نے 1022ء میں لاہور فتح کر لیا اور لاہور کو صوبائی صدر مقام بنا کر اس کا نام محمود پور رکھا اور ایاز کو اس کا صوبہ دار بنایا۔ مسلمانوں کی خاصی تعداد یہاں آباد ہوگئی اور یوں پنجابی بولنے والے مقامی ہندوؤں اور فارسی بولنے والے بیرونی مسلمانوں کے درمیان رابطہ شروع ہوا (2) اور 1193ء میں قطب الدین ایبک کے دہلی پر حملہ کرنے تک مسلمان پنجاب میں رہے یہ تقریباً 170 برس کا عرصہ ہے اور یہی وقت فارسی، عربی، ملتانی / سرائیکی زبانوں کے باہم میل جول کا ہے۔ صوفیا کی تبلیغ بھی اس دوران میں ہوتی رہی۔ یوں مذہب، سیاست، ثقافت ہر جگہ پنجابی اور فارسی کا ملاپ ہوتا رہا اور نئی زبان ہندی اور ریختہ کہلانے کے بعد 'اُردو' کہلائی۔ ڈاکٹر وزیر آغا اُردو زبان کے آغاز کی کہانی یوں سناتے ہیں۔ (3)

"اُردو زبان کے آغاز کی کہانی وادیٔ سندھ کی تہذیب کے زمانے

سے شروع ہوتی ہے...... سندھ اور پنجاب کے نقشے کو بغور دیکھنے سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ مغرب سے آریاؤں کے حملے کی صورت میں یہاں کے باشندوں کے لیے جنوب کی طرف آجانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ یہ اس لئے کہ اُس زمانے میں ابھی گنگا اور جمنا کا میدان، جنگلوں سے ڈھکا ہوا تھا جبکہ جنوبی ہند قریب اور محفوظ ہونے کے علاوہ نسبتاً صاف بھی تھا۔ قیاس غالب ہے کہ وادیٔ سندھ کے کچھ باشندوں نے دکن کی طرف ہجرت کی اور دکن میں آباد ہو کر ایک طویل عرصہ تک آریاؤں کی یلغار سے محفوظ رہے۔ دکنی زبان میں پنجابی زبان کے الفاظ کی فراوانی اس ہجرت کا اہم ثبوت ہے۔ ان پنجابی الفاظ کے سلسلے میں عام خیال یہ ہے کہ علاؤالدین خلجی کی فتح دکن اور محمد تغلق کے دکن میں دارالخلافہ منتقل کرنے کے اقدامات نے بہت سے ایسے لوگوں کو دکن میں پہنچا دیا جن کی زبان میں پنجابی الفاظ موجود تھے اور یوں یہ الفاظ دکنی میں داخل ہو گئے لیکن دکنی اور پنجابی کی مماثلت اس نوعیّت کی ہے کہ محض ایک حملے یا دارالخلافے کی تبدیلی کے واقعہ کو اس بات کا باعث قرار دینا تاریخ تہذیب کے وسیع تر پس منظر کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے (اس لیے بھی کہ اگر ان حملوں کے باعث دکنی میں پنجابی کے الفاظ داخل ہوئے تو پھر یہ دلّی کی زبان میں کیوں اسی انداز میں قائم نہ رہے؟) حقیقت یہ ہے دکنی میں پنجابی الفاظ اور محاوروں کو موجودگی اس وجہ ہے کہ یہاں کے لوگ قدیم زمانے میں وادیٔ سندھ سے ہجرت کر کے یہاں آئے تھے“۔

بقول اسد ملتانی:

ملتان میں پیدا ہوئی لاہور چلی یہ　　گجرات و دکن میں بھی بڑھی اور پلی یہ
دہلی میں حسن کے سانچے میں ڈھلی یہ　　پھر لکھنؤ کے باغ میں پھولی اور پھلی یہ

مرکز سے یہ ہر چار طرف ہند میں پھیلی
بنگال، دکن، بمبئی اور سندھ میں پھیلی

علاؤالدین خلجی نے 1310ء میں اپنا دارالخلافہ دہلی سے دکن میں منتقل کیا۔ ان اقدامات سے ریختہ میں شعر کہنے کا رجحان قدرتی طور پر دکن منتقل ہوا۔ دکن میں بہمنی دور 1353ء سے لے کر قطب شاہی اور عادل شاہی دور تک اور اورنگ زیب کی فتح دکن تک اُردو شاعری میں بے شمار الفاظ سرائیکی زبان کے نظر آتے ہیں۔ یہی وہ الفاظ ہیں جنہیں ڈاکٹر وزیر آغا نے 'پنجابی' کہا ہے۔

حافظ محمود شیرانی کے خیال کے مطابق پنجاب کی وہ زبان جس نے محمود غزنوی کی آمد کے بعد فارسی کے میل جول سے اُردو کا روپ اختیار کیا ہے 'ملتانی زبان' ہے۔ (جسے آج سرائیکی کہا جاتا ہے) جو ایک وسیع علاقے میں بولی جاتی تھی۔ اُردو اور ملتانی کی مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔ (4)

''ہم دیکھتے ہیں کہ اُردو اپنی صَرف ونحو میں ملتانی زبان کے بہت قریب ہے دونوں مین اسماء وافعال کے خاتمے میں الف آتا ہے، دونوں میں جمع کا طریقہ مشترک ہے یہاں تک کہ دونوں جمع کے جملوں میں نہ صرف جملوں کے اہم اجزاء بلکہ اُن کے توابعات و ملحقات پر بھی ایک ہی قاعدہ جاری ہے۔ دونوں زبانیں تذکیر و تانیث کے قواعد، افعال مرکبہ وتوابع میں متحد ہیں۔''

ڈاکٹر سیّد محی الدین زورؔ نے بھی پنجابی زبان 'ملتانی' کو کہا ہے وہ لکھتے ہیں (5)

''موجودہ ہند آریائی زبانوں کو ان کی لسانی اور ترکیبی خصوصیتوں کے لحاظ سے حسب ذیل پانچ شاخوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (1) شمال مغربی (2) جنوب مغربی (3) وسطی (4) مشرقی (5) جنوبی۔ شمال مغربی گروہ۔ شمال مغربی گروہ کی زبانوں میں مغربی اور مشرقی پنجابی اور سندھی کے علاوہ ان جیسیوں کی بولیاں بھی شامل ہیں جو

ارمینیا، ایشیائے کوچک، شام اور یورپ کے مختلف مقامات میں پائے جاتے ہیں۔

ا۔ مغربی پنجابی یا لہنّدا زبان کئی اور ناموں سے بھی موسوم ہے مثلاً ہندکو، ملتانی، پوٹھواری وغیرہ۔ یہ کئی بولیوں کا مجموعہ ہے جو مغربی حصہ پنجاب کے تقریباً 5 ملین باشندوں میں مستعمل ہیں۔ اس کے بولنے والے ادبی اور علمی مقاصد کے لیے بالعموم اُردو زبان اور خال خال ہندی اور مشرقی پنجابی استعمال کرتے ہیں۔''

مغربی پنجابی یا ملتانی کے رسم الخط کے بارے میں ڈاکٹر زورؔ مزید لکھتے ہیں (6)

''مغربی پنجابی کو کبھی 'لنڈا' رسم الخط میں لکھا کرتے تھے جو شاردا کی ایک قسم ہے مگر اب اس کا رواج بہت کم ہو گیا ہے اور جب کبھی یہ زبان لکھی جاتی ہے فارسی رسم الخط ہی استعمال ہوتا ہے۔''

''یوں بھی لنڈا اور لہنّدا میں بڑی صوتی مناسبت ہے اور لہنّدا نہ صرف وادیٔ سندھ کی ایک بولی کا نام ہے بلکہ اس کا لغوی مفہوم بھی مغرب ہے جو اس برصغیر کے مغربی علاقے یعنی وادی سندھ کی طرف ذہن کو منتقل کرتا ہے'' (7)

ڈاکٹر زورؔ نے شمالی مغربی گروہ کی زبانوں کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ یہ ہے۔ (8)
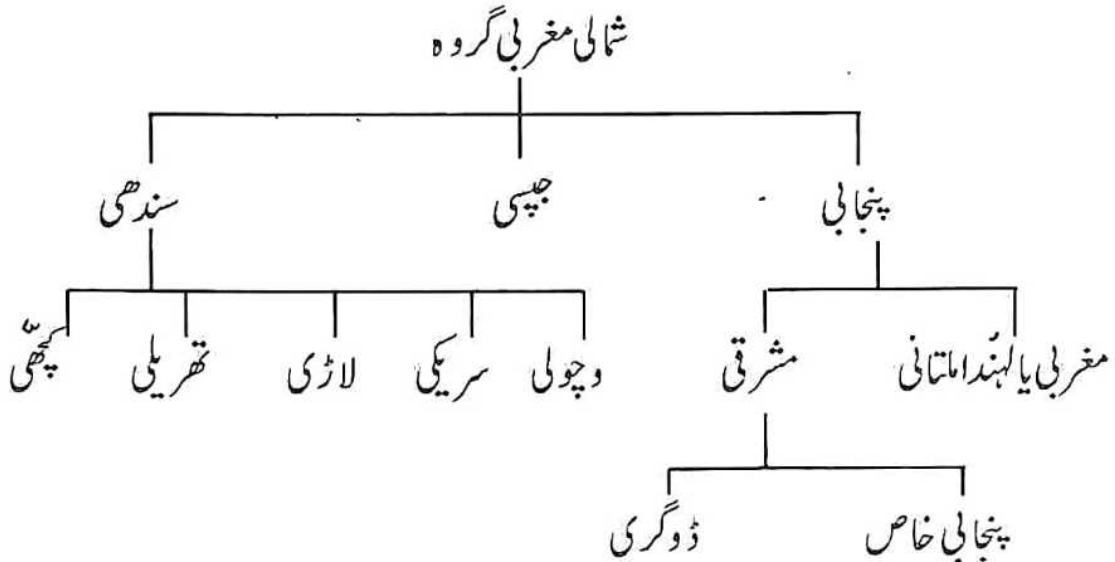
جناب محمود شیرانی اور ڈاکٹر زورؔ نے جس زبان کو ''ملتانی'' کہا ہے اسے آج سرائیکی زبان کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر زورؔ نے مندرجہ بالا نقشے میں سرائیکی کو سندھی زبان کی ایک شاخ کہا ہے اور لہندا ملتانی کو الگ زبان کہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ سرائیکی (پرانی ملتانی) اور سندھی میں لسانی قرب بہت زیادہ ہے۔ ان دونوں زبانوں میں رسم الخط، لہجے اور صوتیات کا خاصا اشتراک ہے اس کی وجہ شرف الدین اصلاحی نے یہ بتائی ہے۔(9)

''قدیم دور میں 'سندھو دیس' کا اطلاق سندھو ماتھر (وادئ سندھ) کے اس وسیع علاقے پر ہوتا تھا جو کشمیر سے لے کر موجودہ سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور جس کا صدر مقام اس دور میں ملتان کے گردونواح میں ڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ کا وہ خطہ ہے جس کو آج کل دوآبہ کہتے ہیں اور جس کی زبان کو ملتانی کہا جاتا ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ قدیم دور میں کشمیر سے لے کر سندھ تک ملتانی زبان بولی جاتی تھی۔ سندھ زبان ایک الگ حیثیت سے بہت بعد میں ظاہر ہوئی (10)

''خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ سندھی 1100ء کے لگ بھگ سرائیکی سے علیحدہ ایک مستقل زبان بن گئی۔ اسی لیے پرانی سندھی تحریریں سرائیکی سے بڑی مماثلت رکھتی ہیں۔ ......غرض یہ کہ سرائیکی زبان کی دوسری ہم عصر زبان سندھی کا ادب بھی زیادہ سے زیادہ 14ویں صدی عیسوی کے نصف آخر تک ملتا ہے بس''

سندھی اور مغربی پنجابی (ملتانی زبان۔ جسے اب سرائیکی کہا جاتا ہے) کے اشتراک کے بارے میں ڈاکٹر زورؔ لکھتے ہیں (11)

''سندھی جس رسم الخط میں لکھی جاتی ہے وہ فارسی و عربی سے ماخوذ ہے مگر اس کا اصلی رسم الخط 'لنڈا' بھی تاجروں میں مقبول ہے۔ کبھی کبھی گورمکھی خط بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سندھی میں گرامر کی

شکلوں کے لحاظ سے چند قدیم خصوصیتیں اب تک موجود ہیں اور اس
کی صوتیات بھی عجیب وغریب ہے۔ چار آوازیں اس زبان میں
ایسی رائج ہیں جو ہندوستان کی کسی زبان میں خواہ وہ آریائی ہو یا
ڈراویڈی، یا کول یا تبت چینی نہیں پائی جاتیں۔ حروف گ، ج، ڈ،
ب کا تلفّظ وہ اس طرح کرتے ہیں کہ کہتے وقت سانس نرخرہ میں
رُک جاتی ہے۔ اس خصوصیّت کو چھوڑ کر کئی صوتی اور لغوی امور میں
پنجابی اور سندھی قریب قریب ہیں ....''

سندھی اور سرائیکی دونوں زبانوں میں ڳ۔ ڍ۔ ڄ۔ ٻ کے حروف کی صوتیات ایک ہیں جو انتہائی منفرد خوبی ہے۔ ان حروف کی ادائیگی اہل زبان کے علاوہ دیگر بولنے والوں کے لیے مشکل ہی نہیں قریب قریب ناممکن ہے۔ سندھی اور سرائیکی کے یہ حروف بھی دونوں زبانوں کے اشتراک کی واضح علامت ہیں۔

اوپر والی بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ پنجابی زبان جس نے اُردو کو اپنے الفاظ، محاورات، تراکیب اور ضرب الامثال سے مالا مال کیا ملتانی / سرائیکی زبان ہے، آج جب سرائیکی زبان کی ان خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے تو بعض اصحاب ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بعض سرے سے اس کو ایک الگ زبان تسلیم کرنے ہی سے انکار کر دیتے ہیں۔ کوئی اسے بولی کہتا ہے کوئی علاقائی لہجہ اور کوئی پنجابی کا سرائیکی انگ۔ بہت ہی فراخ دل آدمی اسے 'مردہ زبان' کہہ کر منہ پھیر لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرائیکی نہ تو مردہ زبان ہے نہ یہ بولی اور علاقائی لہجہ ہے، بلکہ اس زبان نے اُردو کو اپنا خون دے کر پالا، گھٹنوں چلنا سکھایا اور پروان چڑھایا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ سرائیکی زبان پر تحقیق کی جائے اور اس زبان نے اُردو کو جو کچھ دیا ہے اس کی نشاندہی کی جائے۔

اب ذرا اُس پنجابی زبان کی حقیقت بھی دیکھ لیجئے جس کے بولنے والے سرائیکی کو پنجابی کا انگ تصور کرتے ہیں۔ ''ابوالفضل (1602-1551) جہاں 'آئینِ اکبری' میں اکبر کے زیرِ نگیں علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کے نام گنواتا ہے، وہاں

پنجابی کا نام نہیں لیتا'' (12)

ابو الفضل نے موجودہ پنجاب میں بولی جانے والی زبان 'ملتانی' بتائی جس کا مطلب یہ ہے کہ پنجابی نام کی کسی زبان کا زمانہ قدیم میں وجود نہیں رہا۔

''ابن حوقل نے جو کہ 976ء میں اس علاقے میں وارد ہوا دیکھا کہ اس علاقے میں (جسے کچھ دیر کے لیے مغربی پاکستان کہا جاتا تھا) دو بڑی ریاستیں تھیں۔ایک ملتان اور دوسری منصورہ، جسے عربوں نے آباد کیا۔ یہ شہر حیدر آباد کے شمال میں واقع ہے۔ ظاہر ہے ان دونوں ریاستوں میں علی الترتیب ملتانی اور سندھی بولی جاتی تھی۔'' (13)

''پنجابی زبان نے اپنی موجود صورت مغلوں کے دور سے بہت پہلے اختیار کر لی تھی جیسا کہ بابا فرید کے اشعار سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے بعد شیخ ابراہیم فرید ثانی (م۔ 1551ء) تک ہمیں کسی دوسرے شاعر کی تحریر دستیاب نہیں ہوتی ان کی کافیاں بھی متنازعہ بنی ہوئی ہیں۔ (14)

تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت بابا فرید شکر گنج (م 1266ء) کی مادری زبان ملتانی تھی۔ اگر پنجابی نے موجودہ صورت مغلوں کی آمد سے بہت پہلے اختیار کر لی تھی تو ابو الفضل نے پنجابی کی بجائے ملتانی زبان کا نام کیوں لیا اور پھر 1551ء سے پہلے کا پنجابی ادب کہاں ہے؟

''جب غیاث الدین بلبن (1266ء۔1286ء) کی مستحکم سلطنت قائم ہوئی تو اُس نے اپنے مجاہد بیٹے شہزادہ محمد شہید کو ملتان کا حاکم مقرر کیا۔ شہزادے کے دربار میں امیر خسرو اور حسن سنجری ایسے شعراء موجود تھے۔'' (15)

''حضرت امیر خسرو (1253ء۔1325ء/ 654۔726ھ) نے اُس وقت کی مقامی بولی ہندی/ ہندوی کو جو کہ جہانگیر کے دور میں پنجابی کے نام سے ملقب ہوئی اپنے افکار و خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا اور غالباً ملتان کے پانچ سالہ قیام میں بھی اپنی شعر و شاعری اور تبلیغ اسلام کا کام لیا۔'' (16)

امیر خسرو کی منظوم لُغت 'خالق باری' میں نصف سے زیادہ الفاظ سرائیکی کے ہیں۔ جس کا مطلب یہ کہ انہوں نے اپنی شاعری اور تبلیغ اسلام کے لیے ملتانی / سرائیکی زبان سے کام لیا۔

''تمام مؤرخین کا اِس امر پر اتفاق ہے کہ ہارون عربی کے علاوہ مقامی ملتانی زبان میں بھی شعر کہا کرتا تھا اور مقامی بولی کے اشعار بزم سے زیادہ رزم سے تعلّق رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے گویا ہارون بن موسیٰ ملتانی ساتویں صدی عیسوی کا عظیم مذہبیہ سرائیکی شاعر تھا۔'' (17)

آج آٹھویں صدی ہجری کے سرائیکی نمونے محفوظ نہیں رہے، البتہ دسویں صدی عیسوی (چوتھی صدی ہجری) کی تحریریں آج بھی محفوظ ہیں اور وہ سب شیعی و اسمٰعیلی افکار پر مشتمل ہیں۔

پنجابی زبان کے مقابلے میں قدیم زمانے کی سرائیکی تصانیف موجود ہیں۔ قدامت کے لحاظ سے نور نامہ، (1107ء۔ 1111ء۔ 501ھ، 505ھ) مستقل سرائیکی تصانیف میں سب سے قدیم نظر آتا ہے۔ جس کی زبان سلیس تخیل بلند اور تشبیہات نادر ہیں۔

سرائیکی زبان کی قدامت اور اُس کی انفرادی حیثیت کا اظہار ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے عین الحق فرید کوٹی کی کتاب ''اُردو زبان کی قدیم تاریخ'' کے تعارف میں یوں کیا ہے۔:

> ''سرائیکی جو کہ اپنے مختلف محاوروں (ملتانی، بہاولپوری، دیرہ والی وغیرہ) پر مشتمل اور پنجابی اور سندھی کے درمیان کی کڑی ہے اپنی انفرادی خصوصیات کی حامل ہے۔ لہٰذا سرائیکی کو وادیٔ سندھ کی مستقل زبان تسلیم کرنا حقائق کے زیادہ قریب ہوگا۔ برصغیر ہند کے لسانی جائزہ میں گریرسن نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے۔''

اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کی شائع کردہ تاریخ ادبیات مسلمانانِ

پاک و ہند کے مدیر عمومی سیّد فیاض محمود نے تاریخ مذکورہ کی چودھویں جلد (علاقائی ادبیات کی جلد دوم) کا مجموعی جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے:

''سرائیکی ادب بہت وسیع ہے اور اغلباً سرائیکی دریائے سندھ کے طاس کی قدیم ترین زبان ہے اس کی چھوٹی بہن پنجابی نے غالباً زیادہ وسعت پائی مگر سرائیکی زبان بہت جاندار ہے۔''

....

لسانیات کے ماہرین جانتے ہیں کہ زبانوں کی حد بندیاں نہیں ہوا کرتیں۔ ہر زبان دوسری زبان سے کچھ لیتی اور کچھ دیتی ہے اور پھر ایک ایسی زبان جو خود نوخیز ہو اُس کی تعمیر میں تو یقیناً دوسری زبانوں نے حصّہ لیا ہوگا۔ جب انگریزی جیسی قدیم زبان پر دوسری زبانوں کے اثرات ہیں تو اُردو تو نوخیز کلی ہے ایسے ہی اثرات سے کیونکر بچی رہی ہوگی۔

صاحب نور اللّغات (مولوی نور الحسن نیّر) اپنے لغت کے مقدمے میں ''زبان اُردو پر دوسری زبانوں کے اثرات'' تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''زبان اُردو کا وسیع باغ رنگ برنگ پھولوں سے بھرا پُرا ایسا مہک رہا ہے کہ شاید ہندوستان کا کوئی دماغ ایسا نہ ہو جس میں اس کی خوشبو کی لپٹیں نہ پہنچی ہوں۔ لیکن پھول اس کثرت سے اور ایسی مختلف شکل و شباہت کے ہیں کہ آج تمیز کرنا دشوار ہے کہ کس پھول کا پودا کہاں سے لایا گیا؟ جڑ کہاں سے پھوٹی؟ اور اختلافِ آب و ہوا نے رنگت پر کیا اثر کیا؟ ہر ایک پھول میں کئی طرح کی خوشبو موجود ہے جس کا امتیاز آسان نہیں۔ کہیں کہیں ایسا بھی ہے کہ ذرا سا بھی تغیر و تبدّل نہیں ہوا اور کبھی تھوڑی بہت تبدیلی کے بعد لفظ نے اُردو کا قالب اختیار کر لیا۔ قدر کرنے والے اُردو کی بھینی بھینی خوشبو سے ایسے مست ہیں کہ اس امر کے تحقیقات کی بہت کم نوبت آتی ہے کہ یہ پھول کسی

پہاڑ سے آیا؟ جنگل سے یا کسی شہر کے خانۂ باغ سے؟ اور اپنی سرزمین سے نکل کے دوسری سرزمین میں اس نے کیا رنگ بدلا؟''

مولوی نورالحسن نیّر کے خیال کے مطابق اُردو زبان میں مستعمل الفاظ کے بارے میں تحقیق کی نوبت کم ہی آتی رہی ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آج اُردو زبان کے ذخیرہ میں موجود ہر لفظ، ترکیب اور کہاوت وضرب المثل کے بارے میں تحقیق وجستجو کی ضرورت ہے۔ سرائیکی زبان وادب میں کام کرنیوالوں کے لیے بالخصوص اور تمام علاقائی زبانوں کے محققین کا بالعموم فرض ہے کہ وہ اُردو زبان کی ساخت وتعمیر، کہاوتوں، ضرب الامثال اور الفاظ وتراکیب کی ترتیب میں اپنی زبان کا حصّہ الگ کریں اور بتائیں کہ ان کی زبان نے اُردو زبان کی بناوٹ اور پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کیا ہے؟ علاقائی زبانوں کا پھیلاؤ اور اُن کی تحقیق وترقی دراصل اُردو ہی کی ترقّی ہے۔ اگر علاقائی زبانوں پر تحقیق کا کام روک دیا گیا تو یہ اُردو کی ترقی روکنے کے مترادف ہوگا۔

....

بعض لوگوں کے نزدیک سرائیکی زبان سنسکرت کی ایک شاخ ہے۔ اس بات کی حقیقت جاننا بھی ضروری ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں جو عین الحق فرید کوٹی کی کتاب 'اُردو زبان کی قدیم تاریخ' سے لیے گئے ہیں:

۱۔ ''خود سنسکرت بھی خالص آریائی زبان کی ترجمانی کا حق پوری طرح ادا نہیں کرتی کیونکہ اس کی تشکیل اور ارتقاء میں مقامی عناصر نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔''

۲۔ ''سنسکرت اُس زبان کا نام ہے جو کہ نو وارد آریائی زبان پر مقامی زبانوں کے اثر ونفوذ کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ دوم برصغیر کے شمالی حصے میں موجودہ زبانیں اور اُن کے پیشرو پراکرتیں برِصغیر میں مروّجہ قدیم زبانوں سے ماخوذ ہیں۔''

۳۔ ''ہمارے موجودہ تمام کے تمام ماہرین لسانیات بھی اسی مکتب فکر کی

پیداوار ہیں اپنے مخصوص رجحانات کی بدولت مقامی زبانوں کے بارے میں تحقیقات کرتے وقت وہ بھی صرف سنسکرت ہی کو پیشِ نظر رکھتے ہیں اور برصغیر کی قدیم زبانوں مثلاً دراوڑی اور منڈا گروہوں کی مختلف شاخوں کو درخورِ اعتناء تصور نہیں کرتے .... موجودہ زبانوں کی تشکیل میں انہوں نے نہایت اہم اور بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ سنسکرت کو اس پہلو میں صرف ثانوی حیثیت حاصل ہے۔''

....

ڈاکٹر وزیر آغا اپنی کتاب 'اُردو شاعری کا مزاج' میں لکھتے ہیں:

۱۔ ''ویدک میں بے شمار دراوڑی زبانوں کے الفاظ اور آوازیں در آئی تھیں اور آریائی ذہن نے ان کے خلاف یوں صدائے احتجاج بلند کی کہ اپنی زبان کو دراوڑی اثرات سے شعوری طور پر پاک صاف کرنے کی کوشش کی۔ اُن کی یہ سعی سنسکرت کی نمو کا باعث بنی۔ سنسکرت کے لغوی معنی ہی پاک، صاف، منظّم اور مرتّب کے ہیں۔'' (صفحہ 70)

۲۔ آریاؤں نے کچھ عرصے کے بعد ہندوستانی بھاشاؤں کو اس حد تک قبول کرلیا کہ خود اُن کی باہر سے لائی ہوئی زبان ان بھاشاؤں میں ضم ہوگئی۔ یہ سلسلہ کئی سو برس تک جاری رہا ہوگا تا آنکہ آریائی ذہن نے دراوڑی زبان اور تہذیب کے اس تسلّط کے خلاف ایک شدید احتجاج کیا اور شعوری طور پر اپنی زبان کو بھاشاؤں کے چنگل سے آزاد کرنے اور اسے ازسرِ نو ایک منضبط صورت عطا کرنے کی کوشش کی۔ اس کوشش کا نتیجہ سنسکرت کے روپ میں ظاہر ہوا...... یہ کہنا کہ نووارد زبان دیسی بھاشا کو ختم کر کے خود ایک مرکزی حیثیت اختیار کر لیتی ہے حقائق کے بالکل برعکس بات ہے۔'' (ص 124)

سرائیکی زبان کے محقق علاّمہ عتیق فکری لکھتے ہیں (18)

''سنسکرت قدیم زبانوں سے مالا مال ہوئی ہے اور اس کے صوتی لہجے اور گلے

کے عضلات کی بناوٹ پر بھی مسلسل قدیم الفاظ کو اپنانے سے اثر پڑا اور تغیر زمانہ کے ساتھ ساتھ ماحول اور میل جول نے سنسکرت کو وہ سنسکرت نہ رہنے دیا بلکہ ایک ایسی سنسکرت بنا دیا جس میں قدیم زبان کے عناصر بھی بنیادی طور پر کارفرما ہوئے۔ اب جن لوگوں کا یہ دعویٰ ہو کہ سرائیکی یا ملتانی سنسکرت سے پیدا شدہ زبان ہے کہاں تک تسلیم کیا جا سکتا ہے بلکہ خود ملتانی یا سرائیکی سنسکرت پر مؤثر ہے۔''

''کیا یہ بہت بڑی غلطی نہیں کہ ہم ہزاروں سال کی اس علاقائی، ادبی اور عوام کی زبان (سرائیکی) کو سنسکرت کی ایک شاخ سمجھ لیں ...... جس زبان کے دیوتا اور داستانیں پرانوں میں اپنا مستقل مقام رکھتی ہوں اور ان کی ویدک تعلیم اور داستانوں سے دور کا بھی تعلّق نہ ہو، پھر ہم کس طرح یہ نہ کہیں کہ خود ویدک دھرم اور زبان نے مقامی زبان یعنی سرائیکی یا ملتانی سے بہت کچھ اکتساب کیا ہے۔ پرانوں میں بہت سے ایسے قصے ہیں جو قدیم مقامی داستانوں سے ماخوذ ہیں اور داستانوں کے اصل ماخذ ملتان اور سندھ کی وہ قومیں ہیں جو عرب ممالک اور بحیرۂ روم سے آئی تھیں ...... بودھوں کے دورِ عروج میں ہم نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ سنسکرت اس وقت تک ایک مردہ زبان تھی اور چند برہمن مذہبی رسوم وغیرہ میں اس کا استعمال کرتے تھے۔'' (19)

''آریا خانہ بدوش تھے اور ایک ایسی زبان بولتے تھے جو ایک بڑی حد تک یکساں اور غیر مخلوط تھی۔ لیکن جیسے جیسے وہ ہندوستان میں پھیلتے اور زمین پر آباد ہوتے چلے گئے، اُن کی زبان ہر دیسی بولی سے ٹکراتی اور اسے اپنے الفاظ عطا کرتی چلی گئی۔ دور دراز مقامات محض اس لیے سنسکرت کے الفاظ سے بڑی دیر تک محفوظ رہے کہ خود آریا بہت دیر کے بعد ان علاقوں میں وارد ہوئے۔ بہر حال یہ طے ہے کہ ہندوستان میں بولی جانے والی دیسی بھاشائیں سنسکرت کی بگڑی ہوئی صورتیں نہیں تھیں بلکہ یہ وہ زبانیں تھیں جو آریاؤں کی آمد سے پہلے ہی یہاں بولی جاتی تھیں۔'' (20)

''سنسکرت کو فروغ اس وقت حاصل ہوا جب سندھ اور ملتان پر مسلمانوں کا قبضہ ہو چکا تھا اور بدھ مت کو ہندوستان اور ملتان، سندھ وغیرہ سے باہر نکال پھینکا تھا۔ یہی وجہ

ہے کہ سنسکرت کو رائج ہونے کا تھوڑا بہت موقع ملا جبکہ بُدھ مت کے مقابلے میں برہمن چاروں طرف سے نکل کھڑے ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ خود سنسکرت نے اپنا قدیم سانچہ بدل کر مختلف زبانوں مثلاً ڈراویڈین اور پالی اور مقامی بولیوں کے سانچوں کو قبول کر کے مقبول ہونے کی راہ نکالی۔ (العتیق العتیق صفحہ 92)

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سرائیکی سنسکرت کی شاخ نہیں ہے بلکہ سرائیکی نے قدیم زبان ہونے کے ناتے سنسکرت پر مقدور بھر اپنا اثر ڈالا ہے۔

بعض لوگوں کے نزدیک سرائیکی زبان ہندی کا پرتو ہے، یہاں اس اعتراض کی حقیقت بتانا بھی مناسب ہے۔

سرائیکی ہزاروں سال پرانی زبان ہے جبکہ ہندی معروف معنوں میں اس زبان کا نام ہے جو 19 ویں صدی میں پیدا ہوئی ''ہندی کا لفظ ایک جداگانہ زبان کے معنوں میں دراصل فورٹ ولیم کالج (1800ء) کے ارباب حل وعقد کے منشاء و اثر سے مستعمل ہوا'' (21) وہ اُردو جو فارسی رسم الخط میں ہندی، ہندوستانی اور ریختہ کہلائی۔ دیوناگری رسم الخط میں 'ہندی' کہلائی۔

F.E.Key نے لکھا ہے کہ:

> ''للو لال جی، اُن کے رفقاء اور فورٹ ولیم کالج کے کرتا دھرتا دراصل ہندی زبان کے موجد ہیں، ورنہ اس سے پہلے نہ تو ہندی نام کی کوئی زبان تھی اور نہ اس میں تصنیف و تالیف کا کوئی نمونہ موجود تھا۔''

مولانا حامد حسن قادری کے مطابق:

> ''للو لال جی کی پریم ساگر موجودہ ہندی لٹریچر کا سنگِ بنیاد ہے اس سے پہلے ہندی میں کوئی نثری کتاب نظر نہیں آتی۔''

حافظ محمود شیرانی لکھتے ہیں:

''یہ امر یاد رہے کہ فرہنگ نگار جس چیز کو ہندی کہتے ہیں وہ برجی ہے نہ پنجابی، نہ راجستانی ہے اور نہ بنگالی و گجراتی۔ ہندی سے مُراد یہی اُردو ہے جو اس عہد کے مسلمانوں میں بالعموم رائج تھی۔'' (پنجاب میں اُردو صفحہ 209)

قدیم زبانے میں ہندی کا لفظ ریختہ ہی کے لیے نہیں بلکہ موجودہ سرائیکی کے لیے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ شاہ ولایت ملتانی (1810ء) نے عربی صَرف کے قوانین پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا ''قوانین صرفیہ منظومہ ہندیہ'' اس میں ایک شعر ہے:

قانون صَرف دے کہیں شخص نے 'ہندی' وِچہ بنائے
پر یاد کریندیاں مبتدیاں نوں او بھی مشکل آئے

اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ 'ہندی' کا لفظ سرائیکی کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور سرائیکی زبان درس و تدریس کی زبان بھی رہی ہے۔

....

اُردو زبان کے ابتدائی دور میں لکھی جانے والی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو ان میں ایسے الفاظ کی بہتات ہے جو سرائیکی زبان میں آج بھی بولے جاتے ہیں۔ ایسے مصادر برتے گئے ہیں جو سرائیکی زبان سے لئے گئے ہیں۔ دہلی اور لکھنؤ کے شعراء و ادباء نے ایسی تراکیب اور کہاوتوں کو تحریر میں کھپایا ہے جو سرائیکی زبان سے لی گئی ہیں اور اُنہیں محض اُردو کا روپ دے دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی نے 'قدیم اُردو لغت' میں دکنی دور کی اُردو میں مستعمل الفاظ و مصادر کی جو فہرست دی ہے اُس کا تقریباً 32 فیصد سرائیکی الفاظ و مصادر پر مشتمل ہے، میر تقی میرؔ (1724ء۔1810ء) جسے اپنی عمدہ زبان پر بہت ناز تھا اور جو لکھنؤ کے سفر کے دوران میں کسی سے بات تک کرنا پسند نہ کرتا تھا کہ کہیں زبان نہ بگڑ جائے، وہ بھی اپنے اشعار میں سرائیکی الفاظ و تراکیب برتے بغیر نہ رہ سکا۔ میرؔ کی مثنوی 'گھر کا حال' اس کی

ایک عمدہ مثال ہے۔ میرؔ جیسے نازک طبع شاعر کے کلام میں سرائیکی الفاظ کی موجودگی دلّی کی اُردو زبان پر سرائیکی کے اثرات کا پتہ دیتی ہے (ہوسکتا ہے کہ یہ اثرات اُس زمانے میں گہرے ہو گئے ہوں جب سیّد خضر خان ملتانی نے 1414ء میں دلّی کے تخت پر قبضہ کیا اور اس کا خاندان 40 سال وہاں حاکم رہا۔ فاتح کی زبان کا محکوموں پر اثر ہونا قدرتی امر ہے۔)

اسی طرح نواب مرزا شوق کی مثنویوں اور میر حسن کی مثنوی سحر البیان میں سرائیکی الفاظ وتراکیب موجود ہیں۔ میر امن کی باغ و بہار اور نذیر احمد کے ناول جو دلّی کی ٹکسالی زبان میں لکھ گئے ہیں، وہ بھی اپنے دامن میں سرائیکی الفاظ وتراکیب کے گوہر ہائے آبدار رکھتے ہیں۔ جوں جوں ابتدائی دور کی نظم ونثر کو کھنگالا جائے گا اس پر سرائیکی زبان کے اثرات نمایاں ہوتے چلے جائیں گے۔

حوالہ جات

1۔ ریختہ کے لفظی معنی ہیں ۔ گری پڑی اور پریشان چیز۔ اس میں الفاظِ پریشان جمع ہیں۔ (آب حیات) ترکی زبان کے چند الفاظ یہ ہیں: آغا، اتاترک، اُردو۔ اُزبک (بے وقوف) باقر خانی، بقچہ، تمن، تمغا، کوکہ، چق، کلا بتونی، قزاقی، قُرقی، خاتون، خاقان، قُلی، قنات، قورمہ، چاقو، سُراغ، قدغن (وغیرہ وغیرہ)۔

2۔ امیر خسرو اسے 'لاہوری' اور ابوالفضل اسے 'ملتانی' کا نام دیتا ہے

3۔ اُردو شاعری کا مزاج صفحات 168,169 بار اوّل 1965ء

4۔ مقدمہ 'پنجاب میں اُردو' (یہ کتاب 1968ء میں پہلی بار چھپی) از حافظ محمود شیرانی

5۔ ہندوستانی لسانیات۔ ہندوستان کی موجودہ آریائی زبانیں صفحہ 78

(یہ کتاب 1932 میں پہلی بار چھپی)

6۔ ہندوستانی لسانیات۔ صفحہ 79

7۔ اُردو شاعری کا مزاج صفحہ 37 از ڈاکٹر وزیر آغا

8۔ ہندوستانی لسانیات صفحہ 82

9۔ اُردو سندھی لسانی روابط صفحہ 58

10۔ تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند جلد چودھویں۔ علاقائی ادبیات مغربی پاکستان جلد دوم سرائیکی ادب صفحہ 265

11۔ ہندوستانی لسانیات صفحہ 80

12۔ تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند تیرھویں جلد پنجابی ادب صفحہ 212

13۔ تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند تیرھویں جلد پنجابی ادب صفحہ 220

14۔ ...... ایضاً ...... صفحہ 226

15۔ تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند جلد چودھویں علاقائی ادبیات سرائیکی ادب صفحہ 259

16۔ تاریخ ادبیاتِ مسلمانان پاک و ہند جلد تیرھویں علاقائی ادبیات پنجابی ادب صفحہ 260

17۔ تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند جلد چودھویں علاقائی ادبیات سرائیکی ادب صفحہ 266

18۔ العتیق العتیق صفحہ 74-75 بار اوّل ستمبر 1971

19۔ العتیق العتیق صفحہ 80-81، بار اوّل ستمبر 1971

20۔ اُردو شاعری کا مزاج ص 126، از ڈاکٹر وزیر آغا

21۔ اُردو ہندی تنازع از ڈاکٹر فرمان فتح پوری

پیش لفظ (اشاعت دوم)

سرائیکی اُردولسانی روابط کے بارے میں یہ کتاب 1990ء میں جب پہلی بار چھپ کر سامنے آئی تو اسے ہر طرف سے پذیرائی ملی کیونکہ سرائیکی کے حوالے سے لکھی گئی یہ اس موضوع پر پہلی کتاب تھی۔ کتاب کے موضوعات اور ان کے تحت آنے والے الفاظ، تراکیب، محاورات اور ضرب الامثال سبھی اُردو کے حوالوں سے عام قارئین کے لیے حیران کن تھے جن کو پڑھنے کے بعد یہ تاثر اُبھرتا رہا کہ اُردو سرائیکی زبان سے بہت زیادہ متاثر ہے۔ اس کے بعد پاکستان کی دیگر زبانوں نے بھی اُردو سے اپنا ناتا جوڑنے کی کوشش کی اور گزشتہ چند سالوں میں چھپنے والی کئی کتب میں علاقائی زبانوں کے اُردو سے لسانی روابط ظاہر کیے گئے ہیں۔ 'مقتدرہ قومی زبان' نے بھی اس سلسلے میں قابلِ ذکر کام کیا ہے۔

اشاعت اوّل کے پیش لفظ میں اس پہلو کی کافی صراحت کر دی گئی تھی کہ اُردو زبان نے سرائیکی زبان سے جی کھول کر فیض اُٹھایا ہے اور سرائیکی زبان کے الفاظ، اس کی تراکیب، ضرب الامثال اور اس کے محاورات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ آج جب ہم اُردو زبان کی قدیم ضخیم لغات کا مطالعہ کرتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ سرائیکی زبان کی مداخلت اُردو میں بیحد رہی ہے اور اُردو زبان کی عمارت سرائیکی زبان پر اُٹھائی گئی ہے۔

پنجاب میں اُردو، دکن میں اُردو، سندھ میں اُردو، صوبہ سرحد میں اُردو جیسی کتب کو اگر دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ قدیم سرائیکی ان سب کتب میں بطور حوالہ پیش کی جا رہی ہے۔ یہ اور بات کہ کسی محقق و نقاد نے اپنے حوالوں میں یہ نہیں لکھا کہ یہ حوالے قدیم سرائیکی زبان کے ہیں۔ البتہ ''تین ہندوستانی زبانیں'' کے مقالہ نگار ڈاکٹر کے۔ ایس۔ بیدی نے ڈاکٹریٹ کے اپنے مقالے (1958ء) کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی کہ اُردو کی جنم بھومی ملتان ہے۔ انہوں نے اپنے مقالے میں لکھا:

1۔ ''اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملتانی زبان میں عربی و فارسی الفاظ کی آمیزش نے ایک نئی پیدا ہونے والی زبان کی بنیاد رکھ دی جس کا مرکز ملتان شہر تھا۔ یہاں کی بولی پنجابی

اور سندھی کے درمیان واقع ہوئی تھی اور یہ لہندا کی شاخ تھی۔'' (ص72)

2۔ ''آٹھویں صدی میں جب محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا تو وہاں ایک اپ بھرنش مروّج تھی۔ قرین قیاس ہے کہ یہ پشاچی اپ بھرنش کی کوئی ایک شاخ ہوگی جو کہ کسی وقت ملوئی قوم کے ذریعے اجین تک رائج ہوگئی تھی اور کسی وقت یہ کل پنجاب پر بھی حاوی تھی۔ مگر سیاسی ردّ و بدل کی وجہ سے مشرقی پنجاب پر کبھی کبھی شورسینی زبان کا اثر بڑھ جاتا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ جب عربوں نے سندھ کو فتح کیا اور ملتان کو علمی و ادبی مرکز بنایا، اسی جگہ اُردو زبان کا بیج بویا گیا۔ مولانا سلیمان ندوی (مصنف نقوشِ سلیمانی) کی یہی رائے ہے۔'' (ص111)

3۔ ''سندھ میں منصورہ اور ملتان، اسلامی تہذیب و علوم و فنون کے مرکز قرار دیئے گئے۔ ملتان میں اس نئی زبان (اُردو) کا سنگ بنیاد رکھا گیا مگر شروع میں مسلمان علماء بھی مقامی بولی میں جو اپ بھرنش کی آخری صورت تھی، کہنا باعث فخر خیال کرتے تھے.........
جو علماء و ادباء و صوفیائے کرام عرب و ایران سے ہندوستان میں داخل ہوئے وہ تقریباً ملتان کو ہی اپنا ملجا و ماویٰ قرار دیتے تھے۔'' (ص121)

4۔ ''اسلامی حملہ جو 712ء میں ہوا اُس کا ملتانی زبان پر گہرا اثر پڑا اور نئی زبان اُردو کا ہیولا تیار ہونا شروع ہوگیا۔'' (ص183)

درج بالا تحقیقی حوالوں کے بعد اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ اُردو زبان کی عمارت کی بنیاد قدیم ملتانی زبان پر رکھی گئی جسے آج سرائیکی کہا جاتا ہے۔ برّصغیر کی قدیم زبانوں پالی، سنسکرت، ہندی، تامل اور گجراتی زبانوں میں بھی قدیم سرائیکی زبان کے اثرات موجود رہے ہیں۔ دکن کی وہ زبان جو دراوڑوں کے ساتھ وہاں پہنچی تھی، دکن میں اُردو زبان کو بنیاد فراہم کرگئی اور دکنی اُردو کہلائی۔ یہی اُردو ولی دکنی کے دیوان کے ساتھ شمالی ہندوستان میں وارد ہوگئی مگر شرماتے اور لجاتے ہوئے۔ یہاں پھر قدیم سرائیکی زبان نے دکنی اُردو کا ہاتھ تھاما اور اسے دلّی کی سیر کرا کے لکھنؤ میں وارد کر دیا اور پورا شمالی ہند قدیم اُردو کی سرائیکی آمیز خوشبو سے مہک گیا لیکن کسی نے بھی ملتانی یا

قدیم سرائیکی کا نام تک نہ لیا۔ یہ بالکل وہی کیفیت ہے جیسے قریب المرگ مریض عطیہ دینے والے کا خون لے کر کبھی خود کو معطی کا احسان مند نہیں بتاتا بلکہ اُس کی رگوں میں دوڑنے والا معطی کا خون اُس کے اپنے خون کے ساتھ مل کر اُس کا اپنا خون بن جاتا ہے اور کسی جگہ بھی معطی کا نام نہیں آنے پاتا۔ یہی حال اُردو زبان کا رہا جس کے لیے قدیم سرائیکی (ملتانی) زبان خضر ورہنما بنی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اُردو کی بنیاد سرائیکی خطّے میں پڑی ہے اور یہیں سے اُردو کی الھڑ مٹیار شمالی ہند میں پہنچ کر اپنے بال بچوں میں یوں گھری کہ اُسے واپس اپنی جنم بھومی میں آنے کا ہوش بھی نہ رہا۔

'سرائیکی اُردو لسانی روابط' کے بارے میں مَیں نے اپنی کئی کتابوں میں اظہار کیا ہے۔ میری تصانیف:

(1) قدیم اُردو کی لغت اور سرائیکی زبان
(2) سرائیکی اکھاݨ (جلد اوّل، جلد دوم)
(3) قدیم سرائیکی اُردو لغت
(4) سرائیکی محاورے (جلد اوّل، جلد دوم)
(5) گوتے کنڈا
(6) اِفادات

میں سرائیکی اُردو لسانی روابط کے حوالے دیکھے جاسکتے ہیں۔

موجودہ اشاعت میں ''دیوان غالب اور سرائیکی زبان'' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ مضمون اس سے قبل میری تصنیف 'اِفادات' میں بھی چھپ چکا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے اس مضمون کا یہاں شامل ہونا ضروری تھا۔

یہ کتاب کافی عرصے قبل ختم ہوگئی تھی جبکہ قارئین میں اس کی مانگ اور طلب موجود تھی۔ کتاب کو معمولی تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ دراصل یونیورسٹی کے طلبہ اور اُردو زبان کے ساتھ دیگر زبانوں کے روابط پر کام کرنے والے محقق اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کا باعث بنے ہیں۔

شوکت مُغل

4/جون 2008ء

وَلی کی زبان پر سرائیکی زبان کے اثرات

وَلی کا پورا نام ولی اللہ تھا۔ وہ گیارہویں صدی ہجری میں پیدا ہوا اور اورنگ زیب کی وفات کے دو سال بعد ۱۷۰۹ء بمطابق ۱۱۱۹ھ میں فوت ہوا۔ وَلی کو ایک عرصے تک دکّن کا رہنے والا، کہا جاتا رہا لیکن جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وَلی دکّن کا نہیں گجرات کا رہنے والا تھا۔

اورنگ زیب عالمگیر نے ۱۰۹۶ھ، ۱۰۹۷ھ میں دکّن فتح کیا اس فتح کے اثرات دکّن کی معاشرتی زندگی پر بھی پڑے اور ادبی زندگی پر بھی۔ اُس زمانہ میں دکّن میں اُردو کا چرچا تھا عالمگیر اپنے ساتھ فارسی زبان لایا تھا لیکن دکّن میں فارسی کی بجائے اُردو کا ہی غلبہ رہا۔ وَلی اسی دَور کا نمائندہ شاعر ہے۔

وَلی فارسی زبان و ادب میں مہارت رکھتا تھا لیکن اُس نے فارسی پر اُردو کو ترجیح دی۔ اُردو کے ایسے قدیم الفاظ جو اس سے پہلے شعراء کے کلام میں موجود تھے۔ وَلی نے استعمال نہیں کیے بلکہ نئے نئے الفاظ، محاورات، مرکبات اور تراکیب کا اضافہ کیا۔

" وَلی کی تخلیقات کے سحر و فن سے جنوب و شمال دونوں برابر متاثر ہوئے دونوں جگہ غزل کا چرچا عام ہونے لگا اور غزل گویوں کی جماعت میدان میں آگئی۔ گجرات میں وَلی کے شاگردوں اور ہمعصروں نے وَلی کے نقشِ قدم پر چل کر شمع غزل کو روشن رکھا۔ حافظ، رضی، اشرف، ثنا، احمد وغیرہ

اس کے گجراتی شاگرد ہیں اس کے ہمعصروں میں فراقی، گجراتی اور راجا رام خصوصیت رکھتے ہیں دکن میں اس کے پیروؤں کی جماعت تھی۔

شمال میں اُس وقت تک اردو بول چال کی منزل میں تھی، فارسی کو دفتری، تہذیبی، علمی وادبی زبان کا درجہ حاصل تھا۔ عوام اپنے شعری ذوق کو ہندی گیتوں، ٹھمریوں، دادروں سے تسکین دے لیتے تھے۔ شاعروں میں اگرچہ جعفر زٹلی، عطا بانکہ وغیرہ ریختہ ضرور کہتے تھے لیکن ایسا شعری ادب تفنن طبع کی حد تک محدود تھا۔ ایسے زمانے میں ولی کا کلام اُن لوگوں کے لیے غیب کی آواز ثابت ہوا۔ ولی کا کلام یوں تو شمال میں پہنچتا ہی رہا تھا لیکن یہ خود بھی بہ نفس نفیس دلی پہنچا اور اپنا کلام سُنا کر اہلِ ذوق کو متاثر کیا۔ اس کے کلام کی مقبولیت نے شمال میں بھی غزل گوئی کا چرچا عام کر دیا اور بڑے بڑے فنکار شاعر جیسے حاتم، آبرو، مضمون، یک رنگ شاکر، ناجی وغیرہ نے غزل کی تحریک کو آگے بڑھایا جس کے بعد غزل کے آفتاب و مہتاب میر و میرزا نے اس کو زیب و زینت بخشی"۔

(اُردو غزل ولی تک ——— مرتبہ ڈاکٹر سید ظہیر الدین مدنی)

جہاں تک ولی کی زبان کا تعلق ہے بعض نقادان نے جدید اُردو کو دیکھ کر دکنی دور کی اُردو کو غیر فصیح کہا ہے دلی کی زبان کو لوگ عموماً دکنی زبان" یا دکنی دَور کی زُبان کہتے ہیں حالانکہ یہ اُس دور کی معیاری زبان تھی۔ ڈاکٹر عبد الستار صدیقی اپنے مضمون ُ دلی کی زبان، میں لکھتے ہیں۔

" یہ وہی زبان ہے جو ولی کے زمانے میں دلی میں بولی جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ جب اس کا دیوان دلی پہنچا تو دلی والوں نے اسے سرآنکھوں پر رکھا۔ شاعروں نے اس کی غزلوں پر غزلیں کہیں اور زبان دانوں نے اُس کے

کلام کو سند پکڑا۔"

اسی مضمون کے آخر میں مزید لکھتے ہیں

" ولی نرا شاعر نہ تھا اس کے دیوان میں جا بجا ایسے مقامات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے اہلِ علم میں سے تھا عربی نظم و نثر کے شہ کار ہی اُس کے مطالعہ میں نہ رہتے تھے۔ علوم پر بھی اس کی نظر تھی۔ کلام کے صواب و خطا کو وہ خوب جانتا تھا یہ بھی سمجھتا تھا کہ لفظوں کے ذرا سے ہیر پھیر سے شعر میں کیوں کر جان پڑ جاتی ہے، یہ بات حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ شاعر صحیح اور فصیح کو نہ پہچانے اور شعر کے فن کو نہ جانے۔ ولی کے کلام سے ہم شعرا اور زبان دونوں کا لطف اٹھا سکتے ہیں اگر ہم اُس زمانے کی زبان سے واقف ہونے کی سچی کوشش کریں۔"

(ولی — تحقیقی و تنقیدی مطالعہ مرتبہ محمد اشرف خاں
شائع کردہ مکتبہ میری لائبریری لاہور ۱۹۶۵ء)

ولی کے کلام میں پائے جانے والے الفاظ سو سال بعد بھی دلّی کے مستند شاعروں کے کلام میں نظر آتے ہیں اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ولی کی زبان اُس زمانے کی معیاری زبان تھی جسے بطور سند پیش کیا جا سکتا ہے۔ آج اُس زمانے کی معیاری زبان کو قدیم اُردو کہا جاتا ہے آج جب اُس زمانے کی معیاری زبان کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں بیسیوں الفاظ و تراکیب سرائیکی زبان کی نظر آتی ہیں۔ اُس دور کی معیاری اردو کی تخلیق میں ان الفاظ و تراکیب کا بڑا حصہ ہے جو سرائیکی بولنے والے اپنی زبان میں عام بول چال میں اور تحریر میں استعمال کرتے رہے اور آج تک سرائیکی بول چال کا حصہ ہیں۔ ولی نے اپنی شاعری میں ایسے تمام الفاظ، تراکیب، محاورات اور ضرب الامثال کو برتا ہے جو اُس دور کی اُردو

میں مستعمل تھے اور حقیقتاً سرائیکی زبان سے اردو میں آئے تھے۔ اس کے دیوان
میں بے شمار اشعار کے دونوں مصرع سرائیکی زبان کے ہیں صرف اردو مصادر
نے انہیں اُردو کا روپ دے دیا ہے۔ بے شمار اشعار کا ایک مصرع سرائیکی ہے
محض کا۔ کے۔ کی کے الفاظ یا اُردو مصادر سے اُنہیں اُردو زبان میں ڈھال لیا گیا
ہے۔ اگر ایسے اشعار یا ان کے مصرعے سرائیکی لہجے میں پڑھے جائیں تو خالص سرائیکی
زبان کے سمجھے جائیں گے اور کوئی انہیں اُردو نہ کہے گا۔

ولی کے دیوان میں موجود اِس شعر کے دونوں مصرعے سرائیکی نظر آتے
ہیں اسے سرائیکی لہجے میں پڑھنے کی ضرورت ہے۔

؎ زلف کوں واکر کہ شاہِ عشق کوں
سایۂ بالِ ہما درکار ہے

اِن اشعار کے بھی دونوں مصرعے سرائیکی ہیں۔ کا۔ کے۔ کو۔ کی۔ کو حذف
کرکے دیکھیے۔

؎ عزم اُس کے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امدادِ خُدا درکار ہے

؎ اچھوں لگ مُکھ دکھایا نہیں آپس کا
سجن مجھ حال سوں کیا بے خبر ہے

؎ آوے وو نو بہار اگر بر سرِ سخن
طوطی کو لاجواب کرے یک جواب میں

دیوانِ ولی میں موجود چند اشعار کے پہلے مصرعے سرائیکی زبان کے اثر
کے تحت سرائیکی نظر آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

ؔ کیوں تماشے کوں چلیا چمن کے توں
سروِ قد تجھ انگے ہے کیا بالا

ؔ مجھ دل کے کبوتر کوں پکڑا ہے تیری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ہے ٹک اس کو چھڑاتی جا

ؔ اے ولی مجھ سخن کوں وو بوجھے
جس کو حق نے دیا ہے فکرِ رسا

ؔ معشوق کوں ضرر نہیں عاشق کی آہ سوں
بجھتا نہیں ہے بادِ صبا سے چراغِ گل

ؔ حق نے تجھ قد کوں دیکھ مثلِ زلف
خوش قداں کا تجھے امام کیا

ؔ ترے مکھ کے سرج کو دیکھ جیوں برف
ہوتے ہیں عاشقاں سر تا قدم آب

ؔ حسن کے کشور کا توں ہے بادشاہ
ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت

ؔ اگر آبرو تجھ کوں درکار ہے
نہ جا خوبرو یاں کے کشور طرف

ؔ اے جانِ ولی! وعدۂ دیدار کوں اپنے
ڈرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے توں

ؔ شاید وو گنج خوب آوے کسی طرف سوں
اس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

ے آبِ حیاتِ وصل سوں سینے کو سرد کر
جلتا ہوں رات دیس پیا تجھ فراق ہیں

ے سُن کر خبر صبا سوں گریباں کوں چاک کر
نکلے ہیں گل چمن سوں ترے اشتیاق ہیں

ے بجز وجدان دلبر کُئی نہ پاوے حال عاشق کا
تُو میرے راز کے نامے ستی آگاہ قاصد نئیں

ے اے ولی ترکِ علائق دل کوں لذت بخش ہے
جیوں ہے دنیا دار کوں فکر سر و ساماں لذیذ

ے رات کوں آؤں اگر تری گلی کوں اے حبیب
زیورِ لب ذکر سبحان الّذی اسریٰ کروں

ولی کے دیوان ہیں مندرجہ ذیل اشعار کے دوسرے مصرعے سرائیکی زبان کے نظر آتے ہیں محض کا. کے. کی. کی وجہ سے اُردو مصرعے بن گئے ہیں۔

ے ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
داغ ہے تجھ حُسن کی جھلکار کا

ے آرسی کے ہاتھ سوں ڈرتا ہے خط
چور کوں ہے خوف جو کیدار کا

ے سمجھ کر بات اے مردِ ناصح
نصیحت عاشقاں کوں ہے تحکّم

ے گاہے اے عیسوی دم یک بات لُطف سوں کر
جاں بخش مجھ کوں تیرا آواز ہے سُ ۔ ۱

ولی ارباب معنی ہیں اُسے ہے عرش کا رتبہ
پر بزادِ معانی کوں جو کُئی کرسی پہ بٹھلاوے

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کوں کروں تحریر

دریا پہ جا کے موجِ رواں پر نظر نہ کر
انجھواں کی میرے آ کے روانی کوں دیکھ توں

ہے بس کہ تری نین میں کیفیت مستی
یک دید میں کونین کوں بیہوش کرے توں

جیوں معنیٔ رنگین ولی ہو مہربان مجھ حال پر
وو صاحبِ معنی سُنے میرے اگر اشعار کوں

ولی گل رُو کی دانش پر نظر کر
بہارِ حُسن کو چنداں بقا نہیں

کلامِ ولی میں سرائیکی الفاظ، افعال اور محاورات بکثرت موجود ہیں، اُس نے دلی کی عام بول چال میں شاعری کی۔ یہی وجہ ہے کہ دلی میں اُس کے دیوان کے پہنچنے کے بعد فارسی شاعری کا وہ زور نہ رہا جو اس سے پہلے موجود تھا۔ دلی میں ولی کے دیوان ہی کو نہیں اُس کے اندازِ شاعری کو بھی قبولِ عام حاصل ہوا۔

ولی کے اشعار میں سرائیکی الفاظ دیکھئے۔

آپس (اپنے) — اے سرو گل اندام آپس نقش قدم سوں
برجا ہے اگر صحن کو گل پوش کرے توں

آزادگی (آزادی) — کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُو پر قربان
جو دیکھے یک قدم بھر سرو گلشن میں خرام اُسکا

انجھو (آنسو، ہنجو) ؎ ہر انجھو تجھ غم میں اے رنگین ادا گل گوں ہوا
غیرتِ گلزارِ جنت دامنِ پُر خوں ہوا

؎ انجھواں کی اگر مدد نہ ہووے
مجھ دل کا غبار کیوں کہ جاوے

؎ رات دن انجھواں میں اپنے شا ستر کرتا ہے تر
اے برہمن دیکھ تجھ کوں بید خواں مجنوں ہوا

اٹکن (رُک جانا، ٹھہرنا)
ہٹکن (منع کرنا، روکنا)
لٹکن مٹکن (مٹک مٹک کر چلنا)

} یہ سرائیکی افعال آج بھی سرائیکی زبان میں عام مستعمل ہیں۔

؎ جو کھول لٹ کوں چلا لٹک کر جھمک جھمک کے جو مکھ دکھایا
سو لٹ کوں دیکھے ولی اٹک کر، سجن نین اُسکوں ہٹک لیا ہے

باج (سوا، علاوہ، بغیر) ؎ اس باج دل میں میرے نہیں اور مدعا
اس دل کے مدعا کو ہمارا سلام ہے

بے دقر (بے دقار) ؎ تیرے نین کے دور میں بے دقر ہے شراب
مے خانہ تجھ نگاہ سوں دائم خراب ہے

بانسلی (بانسری) ؎ سردِ عشق مجھ دل میں لیا لب ہے عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے

؎ چھپا ہوں میں صدائے بانسلی میں
کہ تا جاؤں پری رُو کی گلی میں

بچن (قول، بات) ؎ ہے حلاوت بخش ذوقِ دل ترا شیریں بچن
اسی سبب تیرے ولی اشعار کا ہوں میں حریص

تُوں (تُو) ؎ پی کے ہوتے نہ کر توں مہ کی ثنا
معتبر نہیں ہے حُسنِ دور نُما

جیوں (جیوں، جیسے) ؎ تجھ رخ سوں جب کنارے صبح نقاب ہو دے
عالم تمام روشن جیوں آفتاب ہو دے

؎ ولی اس گوہرِ کانِ حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا ہے جیوں سینے میں راز آدے

جگ (دُنیا) ؎ جگ کے ادا شناساں ہے جن کی فکر عالی
تجھ قد کوں دیکھ بولے یو ناز ہے سراپا

جا (جگہ) ؎ کیوں نہ دشمن کے کرے سینے میں جا
ناخنِ شیرِ خدا شمشیر ہے،

جدھاں (جب) ؎ تیرے درس کا یہ نور انور جدھاں سوں روشن ہوا ہے جگ میں
تدھاں (تب) تدھاں سوں بجلی نے اس چمک سوں اپس چمک میں چمک لیا ہے

خدا/حق دے سنوارے ؎ ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہے
(خدا کے سنوارے) لباس خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں

کسی کو بُرا بھلا کہنے کے لئے سرائیکی زبان میں خدا دا سنوارا، کہا جاتا ہے جو حق کے سنوارے، کا متبادل ہے ذرا ملاحظہ کیجئے کہ بُرا بھلا کہنے کے لئے بھی سرائیکی زبان میں دعائیہ کلمات رائج ہیں۔

چھوٹ (بہتا ہے رستا ہے) ؎ عالم کا جوش کیونکہ رہے گا عجب ہوں میں
چھوٹتا ہے اسکی نین سوں رنگِ شراب آج

دِوانا (دیوانہ) ؎ اے ولی! کیوں سُن سکے ناصح کی بات
جو دوانا ہے پری رُخسار کا

ڈِسنا (نظر آنا) ؎ یو تل تجھ مکھ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دِسنا
زنخداں میں ترے مجھ چاہِ زمزم کا اثر دسنا

؎ نین دیوی میں پُتلی یو ہے یا کعبہ میں اسود ہے
ہرن کا ہے یو نافہ یا کنول بھیر بھنور دستا

؎ خط ترا ہے ضرور لشکر حسن
کا کل اس کے اُپر علم دسنا

؎ دِسنا ہے تجھ جبیں میں سراسر ظہور صبح
تجھ دیکھنے کو جگ میں ہوا ہے عبور صبح

ڈُوجا (دوسرا) ؎ غیر ترے خیال کے اے شوخ
دل میں مرے دو جا اُترتا نئیں

؎ مدعائے عاشقاں ہر آن ہے دیدارِ یار
یار کے دیدار بن دوجا عبث ہے مدعا

؎ دلرُبا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دوجا دلرُبا

دان (خیرات) ؎ تجّارِ حُسن پاس ہیں دو لعل بے بہا
اس جنسِ آبدار کا لینا ہے دان آج

ڈِیوے (دیئے، چراغ) ؎ تری زُلفاں کے حلقے میں ڈسے یوں نقش رُخ
کہ جیسے ہند کے بھیتر لگیں دیوے دیوالی میں

ڈِیوا (دِیا، چراغ) ؎ سر جبیں پر لگائے کیوں ٹیکا
ماہ میں کام کیا ہے دیوے کا

دارو (دوائی)	؎	اے ولی دردِ سر کی دارو ہے
		مجھ کوں اُس صندلی قبا کی ادا
سَجّنؒ	؎	گرچہ لچھمن تیرا ہے رام ولے
(معشوق، محبوب، ساتھی)		اے سجن تو کسی کا رام نہیں
	؎	دل کو ہوتی ہے سجن بے تابی
		زلف کو ہاتھ لگایا نہ کرد
	؎	حاجت نہیں ہے شمع کی اُس انجمن میں
		جس انجمن میں شمع سجن کا جمال ہے
	؎	سجن کے حُسن کوں ٹک فکر سوں دیکھ
		کہ یہ آئینہ معنی نُما ہے
سالم (صحت مند)	؎	صنم تیرے نین کی آرزو میں
		کبھی سَالم کبھی بیمار ہیں ہم
طُرّہ (طرّہ)	؎	دل کوں دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
		پیچ تیرے طرّہ طرار کا
کوں (کو)	؎	جُز الم اُس کوں نہ ہووے حاصل
بے پیر (اَن من)		عشق بے پیر کوں جو پیر کیا
سٹیا (پھینکا)	؎	کئی بار لکھا اس کی طرف نامے کوں لیکن
		ہر بار سٹیا اشک نے مجھ نامے کوں تر کر

سرائیکی میں اُس شخص کو 'بے پیر' یا 'بے پیرا' کہا جاتا ہے جو کسی کی بات نہ مانتا ہو یا عوام الناس کی عام روش سے ہٹ کر ہو۔ ایسے آدمی کو 'بے من' یا 'اَن من' بھی کہا جاتا ہے یعنی نہ ماننے والا۔ اس کے علاوہ 'بے مُرشد'

کا لفظ بھی مستعمل ہے۔ وَلی نے اوپر والے شعر میں عشق کو بے پیر کہا ہے کیونکہ عشق کرنے کے بعد کسی نصیحت، دلیل یا منطق کا ایک عاشق پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کن (جانب، طرف) ؎ ہر پھر ولی تیرے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
مِٹھا (میٹھا، شیریں) تیرے مِٹھے بیان کا جب سوں پڑیا ہے چپکا
پڑیا (پڑا، ہوا) ؎ گلہ شوخ اے ولی کرنا،
چپکا (مزا، لطف) ہر کسی کن، تجھے صواب نہ تھا

سرائیکی میں کہتے ہیں
(فقرہ) اسلم اجھوں تیں کن گئے (اسلم ابھی آپ کی طرف گیا ہے)
(فقرہ) تُہاڈی کتاب میں کن کوئے نیئں (آپ کی کتاب میرے پاس نہیں ہے)
اسی طرح تیں کن (تیری طرف) اوں کن (اُس کے پاس) یا تیں کنے (تیرے پاس) اُوں کنے (اُس کے پاس) کی تراکیب سرائیکی زبان میں بولی اور لکھی جاتی ہیں۔

کنے (کی طرف) ؎ تری وہ انتظاری ہے کہ جس حد ہور نہایت نیں
شکایت کس کنے جا کر کروں میں انتظاری کا
کدھیں (کبھی) ؎ بلبلاں گر یک نظر دیکھیں ترے مُکھ کا چمن
پھر نہ دیکھیں زندگی میں مُکھ کدھیں گلزار کا
؎ کدھیں دامِ محبت سوں خلاصی اُس کو ممکن نہیں
تری انکھیاں کے ڈورے سوں بنا ہے جال عاشق کا
کیتا ہوں (کر چکا ہوں) ؎ کیتا ہوں ترے ناؤں کوں میں ورد زباں کا
کوں (کو) کیتا ہوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا

کُئی (کوئی) ؎ دلیؔ اُس طبع کا گلشن، گل معنی سوں ہو روشن
جو کُئی دل کوں کرے مسکن مرے اشعار رنگیں کا

؎ ہیں اُس کو جوں نگیں کرتا ہوں سجدہ
جو کُئی آتا ہے تیرا نام لے کر

؎ عنقا ہے سخن اُس کا سخن فہم کے نزدیک
رکھتا ہے جو کُئی یاد میں اُس غنچہ دہن کوں

؎ یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد کُئی جاکر
ہمارے درد کی باتاں کہے اُس پی پیارے کوں

کہاں (کیا، کیسا) ؎ تیری طرف انکھیاں کوں کہاں تاب کہ دیکھیں
سورج سوں زیادہ تیرے جامے کی بھڑک ہے

کبوتر (کبوتر) ؎ مجھ دل کے کبوتر کوں پکڑا ہے تری لٹ نے
لِٹ (بال) یہ کام دھرم کا ہے ٹُک اس کوں چھڑاتی جا

کرناں (کرنا) ؎ ہے منحصر اسی میں عاشق کی سُرخ روئی
خدمت میں گل رخاں کی جیو سوں نیاز کرناں

لباں (لبوں، ہونٹوں) ؎ اشک سوں تجھ لباں کی سُرخی پر
جگر لالہ داغ ہوا

مُکھ (چہرہ) ؎ اُس مُکھ کا رنگ اُڑ کر قوس قزح کوں پہنچا
دیکھا جو تجھ بھواں کی تلوار کا تماشا

مٹک چال (مٹکتے ہوئے چلنا، نازو ادا سے چلنا) ؎ جب مٹک چال سجن کی مجھے یاد آتی ہے
دل مرا رقص میں آتا ہے مثالِ رقاص

ماس (گوشت) ـــ جس باج مرے سینے پہ ہر آن ہے یک سال
اُس ماہ بنا تن پہ مرے ماس نہ آیا

مُجکوں (مجھ کو) ـــ عرفی و انوری و خاقانی
مجکوں دیتے ہیں سب حسابِ سخن

مدعا (مقصد، مطلب) ـــ مدعائے عاشقاں ہر آن ہے دیدارِ یار
یار کے دیدار بن دوجا عبث ہے مدعا

نئیں (نہیں) ـــ جو تجھ سوں ہو مقابل وہ شرم سوں عجب نئیں
جیوں عکس آرسی میں اگر غرقِ آب ہووے

ـــ جگ میں نئیں اہلِ ہنر اپنے ہنر سوں بہرہ یاب
کوہکن کوں فیض کب پہنچا ہے جوئے شیر سوں

نیں (نے) ـــ خونِ دل کوں کیا تھا میں نیں نوش
اور شیشے منیں شراب نہ تھا

نِت (ہمیشہ) ـــ ہے ترے ہر موسوں روشن جلوہ گر رنگِ وقار
کیا عجب گر تجھ سے لیوے درس نت تمکین کا

ناؤں (نام، ناں) ـــ جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا
عالم میں اُس کا ناؤں جواہر رقم ہوا

نَزیک (نزدیک) ـــ جلد رو ہو عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزیک
کاہلی کوں سٹ دے رے اے سالک کہ منزل دور ہے

عاشقاں کوں (عاشقوں کو) ـــ کیوں نہ ہووے عاشقاں کوں نشہ دیوانگی
گردشِ چشمِ پری سوں ہے ایاغ بزمِ حسن

جھڑ (بادل چھائے ہونا)	~	برستا ہے سجن کے مکھ آپر نور
		نگاہوں کی ہراک جانب سے جھڑ ہے
بھواں (بھنویں)	~	وہ بھواں ہم سوں کیوں نہ ہو بانکی
		ماہِ نو نے جسے سلام کیا
	~	وصف بیں تجھ بھواں کے ہر مصرع
		ثانیٔ مصرعِ ھلال ہوا
	~	اُس مکھ کا رنگ اُڑ کر قوس قزح کوں پہنچا
		دیکھا جو تجھ بھواں کی تلوار کا تماشا
وِسرنْ / بِسرنْ	~	بو علی سینا اگر دیکھے اِسے
(بھولنا۔ فراموش کرنا)		قاعدے حکمت کے سب جائے بِسر
اِتنا / اِتّی (اتنا۔ کتنا)	~	یک پلک آپ سوں جدا نہ کرے
		خال تیرے کا دل اِتا ہے حریص
نال (ساتھ)	~	ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی بازگشت
		جو دل گیا ہے دلبر دل کش کے نال چل
لِباسی (دکھاوے کے)	~	جو شعر لباسی تھے جوں پھول ہوئے باسی
		جب شعر ولی تیرا یو تازہ ہوا تازہ
لُونڑ (نمک)	~	ستم پرور سوں دکھ کہنا کٹے پر لون لانا ہے
لاونڑ (لگانا)		نہ کہیو سر اسے جو کوئی جو بوجھے سر ہے یا لکھڑی
رُسنْ (روٹھنا)	~	ہمن سوں رُوس رہے ہے بے سبب ہو گیا معنی
		کہو ہمن نے تیاد کیا گناہِ کبیر کیا

النگ (فصیل)	سے	خدا نے فضل سوں اُس کو کیا حصارِ دین فلک ہے جس کے تلے کی کمینہ ایک النگ
اُپڑاوݨ (پکڑانا)	سے	پینچ اپنی چیرہ اُجلے کوں جوں اپڑا دیا عاشقاں کوں مارنے کھینچا ہے جوں خنجر سفید
مچھّی (مچھلی)	سے	یاد تیری بھواں کی مجھ دل میں جیوں مچھّی کے گلے مینن ہے گل
سَٹ (پھینک)	سے	ہر وقت نہ سَٹ کحل تغافل کوں انکھاں میں ھک مہر سوں اس طرف اے بے مہر نظر کر
توُں (تو)	سے	اے سروگل اندام آپس نقش قدم سوں بر جا ہے اگر صحن کو گلپوش کرے توُں
پیا (محبوب)	سے	ناز و ادا سوں دل کو مرے مبتلا کیا اس ناز نیں پیا کو ہمارا سلام ہے

دیوانِ ولی میں سرائیکی زبان کے محاورات بھی ملتے ہیں۔ ولی نے موقع محل کی ضرورت کے مطابق اِن محاورات کو استعمال کیا ہے۔ جن سے جہاں شعر کے حُسن میں اضافہ ہوا ہے وہاں ولی کی قدرتِ زبان کا بھی اظہار ہوتا ہے بعض اشعار میں ولی نے مکمل محاورہ باندھا ہے اور کہیں اُس محاورہ کے ایک یا دو الفاظ پر ہی اکتفا کیا ہے۔

سرائیکی محاورات / شعر کے الفاظ محاورات، معانی		دیوانِ ولی کے اشعار
من ہارݨ (نفس کُشتی کرنا)	من ، جی، دل سے	ہوا ہے سیر کا مشتاق، بیتابی سوں من میرا چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا

سرائیکی محاورات / شعر کے الفاظ / محاورات ، معانی ، دیوانِ ولی کے اشعار

دان کرݨ ، دان ، خیرات ے نجّار حُسن پاس ہیں دو لعل بے بہا
(خیرات کرنا) (خیرات میں عطا کرنا) اس جنسِ آبدار کا لینا ہے دان آج

صر پر چڑھݨ ، صر پر ، آواز ے اُس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں
(جھرجھری آنا) بوجھوں صدائے صور، قلم کی صر بر کوں

دَھج بدھݨ، دھج جماوݨ / دھج ، شان بڑائی ے دسے شوخی سوں تجھ انکھیاں کی یوں دھج
(اظہارِ عظمت کرنا) کہ جیوں برچھی پکڑ نکلا ہے رجپوت

بسراوݨ ، بسرنا ، بھول جانا ے جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نہیں
(فراموش کرنا) وہ آپس کی خودی بسرتا نہیں

بار ڈیوݨ - - ے آپس گھر میں رقیباں کوں نہ دے بار
(اہمیت و مقام دینا) (بار دینا) چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا

جا کرݨ - - ے سُنبل اُس کی نظر میں جا نہ کرے
(گھر کرنا) جس کوں تجھ گیسوان کا سودا ہے

ے گوہر اُس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تابِ سخن

گل دا ہار بݨݨ / ہووݨ ، جمٹ جانا / چمٹا لینا ے ایسے نصیب میرے کہاں ہیں ولی کہ آج
(گلے کا ہار بننا / کرنا) ، انتہائی قریب ہونا / کر لینا اُس گلبدن کوں اپنے گلے کا ہار کر رکھوں

سٹ ڈیوݨ ، سٹ دینا ، پھینک دینا ے جلد رو ہو عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزیک
(پھینک دینا) کاہلی کوں سٹ دے اے سالک کہ منزل دور ہے

ولی نے ایک قصیدہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے "قصیدہ در مدح قدرۃ العارفین شاہ وجیہہ الدین" اس قصیدے میں سرائیکی محاورے 'سٹ ڈیوݨ' کو یوں استعمال کیا ہے۔

سٹ ڈیونڑ ~ عالماں دیکھ تجھ فصاحت کوں
سَٹ دیئیے دعویٰ سخن دانی

چُسکا پووڑ (چسکا پڑنا) چاٹ لگنا ~ ہو بھر وَلی تیرے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
تیرے مٹھے بیان کا جب سوں پڑیا ہے چسکا

سرائیکی زبان میں کر رکھاں کے الفاظ کا استعمال عام ہے مثلاً :-

سرائیکی فقرات (۱) اگر آکھو تہاں ہیں تہاڈے کیتے روٹی تیار کر رکھاں
(اگر آپ کہیں تو میں آپ کے لئے کھانا تیار کر رکھوں)

۲۔ میں ایہہ کم کر رکھاں ؟ (کیا میں یہ کام کر رکھوں ؟)

وَلی نے کر رکھاں کو اُردو میں کر رکھوں استعمال کیا ہے اور ایک غزل اسی ردیف میں کہی ہے جدید اردو میں کر رکھوں کا ایسا استعمال نہیں ہے۔ البتہ سرائیکی میں کر رکھاں کا استعمال آج بھی عام ہے۔ کر رکھوں کی ردیف میں وَلی کی غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

باطن کی گر مدد ہو اُسے یار کر رکھوں
اپنے سخن کا اُس کوں خریدار کر رکھوں

اُس کی ادا و ناز کی خوبی کا کر بیاں
ہر خوبرد کوں صورتِ دیوار کر رکھوں

لائق ہے گر وہ شوخ کہے اپنے فخر میں
آدے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

تسبیح تیری زلف کوں کہتی ہے اے صنم
یک تار دے کہ رشتۂ زنار کر رکھوں

ایسے نصیب میرے کہاں ہیں ولی کہ آج
اُس گلبدن کو اپنے گلے کا ہار کر رکھوں

ولی کے اشعار میں سرائیکی تہذیب و ثقافت کا عکس بھی نظر آتا ہے۔ اُس نے اپنے اشعار میں ایسے چند زیورات کا بھی ذکر کیا ہے جو سرائیکی ثقافت کا حصّہ ہیں۔

جھانجے (پاؤں کا زیور، پازیب) ؎ اِس رات اندھاری ہیں مت بھول پڑوں تس سوں
ٹُک پاؤں کے جھانجے کی جھنکار سُنانی جا

ٹیکا/ٹکّا (ماتھے کا زیور) ؎ مہ جبیں پر لگائے کیوں ٹیکا
ماہ میں کام کیا ہے دیوے کا

بچھوا (پاؤں کا زیور) ؎ اِس رین اندھیری ہیں مت بھول پڑوں تجھ سوں
ٹک پاؤں کے بچھوؤں کی آواز سُنائی جا

ولی کے دیوان میں حلوہ سوہن کا ذکر بھی ہے۔ ؎
اے شکر لب، قند سوں تجھ لب کی ہیں باتاں عزیز
حرفِ نیز اُس کے ہیں جیسے حلوہ سوہان لذیذ

سرائیکی زبان میں واحد اسماء کی جمع کا قاعدہ اُردو زبان کے قواعد سے مختلف ہے۔ دیوانِ ولی میں اسماءِ جمع، سرائیکی قواعد کے مطابق بنائے گئے ہیں اور اشعار میں استعمال ہوتے ہیں۔

اُردو/سرائیکی واحد اسماء	سرائیکی جمع اسماء	جدید اردو کے جمع اسماء
رقیب	رقیباں	رقیبوں
گل رُخ	گل رُخاں	گل رُخوں
عاشق	عاشقاں	عاشقوں

نگاہ	نگاہاں	نگاہوں
زلف	زلفاں	زلفوں

اُردو/سرائیکی واحد اسماء	سرائیکی جمع اسماء	جدید اردو کے جمع اسماء
اکھ	اکھیاں	اکھیوں
بلبل	بلبلاں	بلبلوں
دوست	دوستاں	دوستوں
داغ	داغاں	داغوں
بھوں	بھواں	بھوؤں
لب	لباں	لبوں
لاکھ	لاکھاں	لاکھوں
موج	موجاں	موجوں
پلک	پلکاں	پلکوں
رسول	رسولاں	رسولوں
کمان	کماناں	کمانوں
مفلس	مفلساں	مفلسوں
مصوّر	مصوّراں	مصوّروں
زاہد	زاہداں	زاہدوں

دیوانِ دردؔ اور سرائیکی زبان

خواجہ میر دردؔ ۱۷۲۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۷۸۵ء میں وہیں انتقال کر گئے وہ میر تقی میرؔ کے ہمعصر تھے۔ دردؔ ایک صوفی بزرگ تھے انہوں نے اپنے زمانے کے مشہور علماً و صوفیا کرام سے درس تصوّف لیا۔ ۲۸ برس کی عمر میں دنیا سے منہ موڑ کر ایک طرف بیٹھ گئے دہلی کے سیاسی حالات کچھ رہے وہ دہلی میں جمے رہے۔ زندگی بھر کسی کے لئے قصیدہ نہ کہا۔

میر دردؔ فارسی، عربی، ہندی اور اُردو سمیت کئی زبانیں جانتے تھے، اُن کی عمدہ زبان کے سبب ہمعصر شعرا نے انہیں نہ صرف تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے بلکہ استاد مانا ہے۔ ؎

سوداؔ بدل کے قافیہ تو اس غزل کو لکھ
اے بے ادب تو دردؔ سے بس دو بدو نہ ہو

کہا جاتا ہے کہ دردؔ کے کلام میں جو ہمواری اور یکسانیت پائی جاتی ہے وہ اُن کے کسی معاصر یا اُن سے پہلے اور بعد کے لوگوں کے یہاں نہیں ہے وجہ یہی ہے کہ وہ جس حال میں رہے ساری زندگی اسی حال میں گزار دی۔ اُن کے ہاں زبان کی صفائی پر خاص توجہ نظر آتی ہے مگر پھر بھی متقدمین کے بہت سے ایسے الفاظ ان کے کلام میں رل جاتے ہیں جو متروک ہو چکے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ عوام کی بول چال کا حصہ تھے جو انہوں نے آزادانہ اپنے کلام میں برتنے۔ یہ الفاظ

ان کے کلام میں نگینے کی طرح جڑے ہوئے ـــــ ہیں جن کے متبادل ملنا مشکل نظر آتا ہے اور اگر ان الفاظ کے متبادل استعمال بھی کئے جاتے تو وہ لطف نہ رہتا جو ان الفاظ کے دم سے اشعار میں موجود ہے۔

دردؔ کے کلام میں عوامی زبان ہونے کے سبب سرائیکی الفاظ، تراکیب مصادر اور محاورات کی بھرمار ہے جن میں سے چند کا یہاں ذکر کیا جارہا ہے۔

سرائیکی الفاظ

سرائیکی الفاظ	دیوان کے الفاظ	حوالۂ شعر
آزار	آزار (دکھ، غم)	؎ مرنا ہی لکھا ہے مری قسمت میں عزیزاں گر زندگی ہوتی تو یہ آزار نہ ہوتا
آس	آس (امید)	؎ کوئی بھی دوا اپنے تئیں راس نہیں ہے جز وصل سو ملنے کی ہمیں آس نہیں ہے
بار	بار (بوجھ)	؎ اوروں سے تو گرانی یک لخت اٹھ گئی تھی اے دردؔ اپنے دل کے گر بار ہیں تو ہم ہیں
بازی	بازی (کھیل، بازی)	؎ انساں کی ذات سے ہیں خدائی کے کھیل یاں بازی کہاں بساط پہ گر شاہ ہی نہیں
بدکار	بدکار (گناہگار)	؎ اگر مجھ سے ملئے کبھو عیب کیا ہے نہ بد وضع تو ہے نہ بدکار میں ہوں
بسترے	بسترے (بستر)	؎ نہ اٹھو دردؔ اپنے بسترے سے طمع کر ہرگز جو کچھ یوں غیب سے آوے سو تم البتہ لو بیٹھے
بعضے	بعضے (بعض)	؎ گل اگر سنکھ ہو بعضے بھید کچھ کہہ کر گئے بلبلو کتنے ہی غنچے رازِ دل تہ کر گئے

بے اختیار	بے اختیار (بے بس)	ع اپنے ملنے سے منع مت کر اس میں بے اختیار ہیں ہم
بَچَّن	بچن (بات۔ قول)	ع میری اس کی جو لڑ گئیں آنکھیں ہو گئے آنکھوں ہی میں دو دو بچن
پار	پار (دوسرے کنارے)	ع دریائے معرفت کے دیکھا تو ہم ہیں ساحل گر وار ہیں تو ہم ہیں در پار ہیں تو ہم ہیں
پَرے	پرے (دور)	ع ڈھونڈتے ہیں آپ سے اس کو پرے شیخ صاحب چھوڑ گھر باہر چلے
پھیر	پھیر (چکّر)	ع شیخ کعبہ ہو کے پہنچا ہم کنشتِ دل میں ہو درد منزل ایک تھی ٹک راہ ہی کا پھیر تھا
پیچ	پیچ (فکر۔ چکّر)	ع تھا عدم میں بھی مجھے اک پیچ و تاب مضطرب ہوں جس طرح موجِ سراب
بیزار	بیزار (جوتے)	ع مجھے دے کے دشنام کہنے لگا نہ ہوگا خوش اب بھی تو بیزار سے
تقصیر	تقصیر (قصور۔ غلطی)	ع ہماری اتنی ہی تقصیر ہے کہ اے زاہد جو کچھ ہے دل میں ترے ہم فاش کرتے ہیں
تلک	تلک (تک)	ع ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ جب تلک بس چل سکے ساغر چلے
جا	جا (جگہ)	ع عاشق ہے اور اضطرار کرنا اک جا نہ کہیں قرار کرنا
چاہ	چاہ (چاہت)	ع کوئی سمجھے کیونکہ یہ مدعا کہ پہیلی سا ہے یہ ماجرا کہا میں نے تجھے نہیں چاہ کیا؟ لگا کہنے مجھ سے کہ ہاں نہیں

خلل	خلل (نقص)	ہووے کب وحدت میں کثرت سے خلل جسم و جاں گو دو ہیں پر ہم ایک ہیں
دارو	دارو (علاج۔ دوائی)	منع صہبا نہ کر مجھے اے شیخ مے پرستوں کے حق میں دارو ہے
دھندا	دَھندا (کام)	جنت میں بھی اکل و شرب سے ہے کب نجات دوزخ کا بہشت میں بھی ہوگا دَھندا
دُھونی	دُھونی (دُھواں)	نہ وہ نالوں کی شورش نہ آہوں کی وہ دُھونی ہوا کیا درد کو پیارے، گلی کیوں آج ہے سُونی
ڈَھب (تلفظ ڈُھب)	ڈَھب (طریقہ۔ طور)	میں تو کچھ ظاہر نہ کی تھی دل کی بات پر مری نظروں کے ڈھب سے پا گیا
راس	راس (سازگار)	کوئی بھی دوا اپنے تئیں راس نہیں ہے جز وصل سو ملنے کی ہمیں آس نہیں ہے
زُلف	زُلف (بال)	زلف میں دل کو تو الجھاتے ہو پھر اسے آپ ہی سلجھائیے گا
سلامت	سلامت (زندہ، ٹھیک)	گو سلامت ہوں میں ظاہر میں پہ دل کے خطرات رات دن گھُن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں
شمسے	شمسے (تسبیح کے امام)	آتے ہیں دام میں کب خورشید رو کسو کے اے شیخ یہ نہیں ہیں تسبیح کے سے شمسے
کن / کنے	کن / کنے (جانب، طرف)	کوئی بیٹھ اُس کنے یاں جا سکے ہے اس طرح جلدی چلے تھے ہر گھڑی اُٹھ اُٹھ کے ہم اے درد پر بیٹھے
گزران	گزران (گزارہ)	مردم دیدہ مرے اشک میں یوں رہتے ہیں کب یہ گزران کرے اور بشر پانی میں

لفظ	معنی	شعر
گِلہ	گِلہ (شکایت)	؎ شکوہ تجھے کس سے ہے گِلہ کس سے بہ ٹھانا مانند فلک اپنی ہی گردش میں ہے زمانہ
گھڑی	گھڑی (لمحہ۔ وقت)	؎ سیرِ باغ بوستاں تو ہے میسّر ہر گھڑی آپئے گا ہے فقیروں کے بھی ویرانے کے بیچ
گھُن	گھُن (گھن۔ کیڑا)	؎ گو سلامت ہوں میں ظاہر میں پہ دل کے خطرات رات دن گھُن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں
گھیر	گھیر (وسعت، پھیلاؤ)	؎ اشک نے میرے ملائے کتنے ہی دریا کے پاٹ اس صحرا میں ورنہ اس قدر کب گھیر تھا
لذّت	لذّت (مزا)	؎ جو مرے ہیں مرگ میں سو ہم سے پوچھا چاہیئے کون جانے آہ کیا لذّت ہے مرجانے کے بیچ
لہناں	لہنا (وصولی۔ نفع)	؎ کس کا کون کیا کسو سے کہنا اپنا اپنا ہر ایک کا ہے لہنا
لیکھا	لیکھا (حالت۔ رقم)	؎ اے درد بہت کیا پر پیکھا ہم نے دیکھا یہ عجب ہے یاں کا لیکھا ہم نے
مدّعا	مُدّعا (مقصد، مرضی)	؎ میں اپنا حال کہہ سارا جو پوچھا وعدہ آنے کا کہا سُن سُن کے سب باتوں کو آخر مدّعا نکلا
مفت بر	مفت بر (لٹیرا)	؎ دل لے گیا پر ایک نہ کی اس طرف نگاہ ایسا تو دلبروں میں کوئی مفت بر نہیں
موئے	موئے (مرے ہوئے)	؎ آہ مشتاق ترے مفت موئے جاتے ہیں اک نظر بھولے سے بھی ہووے تو جی پاتے ہیں

نت	نت (ہمیشہ)	سو بار دیکھیں میں نے تری بے وفائیاں تس پر بھی نت غرور ہے دل میں نباہ کا
نقش	نقش (تعویذ)	چشم عبرت سے دیکھ ایدھر نقشِ لوحِ مزار ہیں ہم
ہستی	ہستی (وجود، زندگی)	ہستی ہے جب تک ہم ہیں اسی اضطراب میں جوں موج آ پھنسے ہیں عجب پیچ و تاب ہیں
یار	یار (محبوب)	حجابِ رُخِ یار تھے آپ ہی ہم کھُلی آنکھ جب کوئی پردا نہ دیکھا اے درد یار جیسا ہووے سو ہے غنیمت اتنا بھی جی نہ رکھئے ہر وقت امتحان پر

سرائیکی تراکیب

آپنڑے تئیں	اپنے تئیں (اپنے تک)	کوئی بھی دوا اپنے تئیں راس نہیں ہے جز وصل سو ملنے کی ہمیں آس نہیں ہے
آپنڑے وِچ	آپ میں (اپنے اندر)	اے درد مثل آئینہ ڈھونڈھ اس کو آپ میں بیرونِ در تو اپنی قدم گاہ ہے نہیں
آر پار اُروار پار	وار پار (اِدھر سے اُدھر)	ظالم سمجھ کے اپنی نظر پھینکیو کہیں گزرا جدھر یہ تیر تو پھر وار پار ہے
بک بک	بک بک (بکواس)	ہٹ گئی تھی اُس کے جی سے تو جھجک درد کچھ بک بک کے تو پچھتا گیا
بیا دا بیا	اور کا اور (ناواقف، انجان)	درد کی طرح وہ ہو جاتے ہیں کچھ اور کے اور تیرے از خود شدگان جب کہ بخود آتے ہیں

جلیا بُھنیا	جلے بُھنے (ستائے ہوئے)	؎ بسانِ کاغذِ آتش زدہ مرے گُل رو ترے جلے بُھنے اور ہی بہار رکھتے ہیں
جے تئیں	جب تئیں (جب تک)	؎ محنت و رنج و غم سے یاں درد نہ جی چھپائیے بار سبھی اٹھائیے جب تئیں سر ہے دوش ہے
چھُٹدے ای	چھوٹتے ہی (فوراً)	؎ کھٹکی کبھو دلوں میں نہ تیری صدا جرس نالہ مرا تو چھوٹتے ہی پار ہو گیا
چل چلاء	چل چلاؤ (آمد و رفت)	؎ ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ جب تک بس چل سکے ساغر چلے
چنگے بھلے	بھلے چنگے (صحت مند، اچھے بھلے)	؎ کبھو رونا کبھو ہنسنا کبھو حیران ہو رہنا محبت کیا بھلے چنگے کو دیوانہ بناتی ہے
خانہ خراب	خانہ خراب (تباہ حال)	؎ کیوں نہ ہو شرمندۂ روئے زمیں سیل اشک ایسا نہیں خانہ خراب
		؎ نے خانۂ خدا ہے نہ ہے یہ بتوں کا گھر رہتا ہے کون اِس دلِ خانہ خراب میں
خُردماغ	خردماغ (بیوقوف)	؎ ہم نے کہا بہت اسے پر نہ ہوا یہ آدمی زاہد خشک بھی کوئی سخت ہی خردماغ ہے
دانہ پانی	آب دانہ (دانہ پانی)	؎ عقدہ دل کھول مثلِ قطرہ ناداں کب تلک جوں گہر غلطاں رہے گا آب اور دانے کے بیچ
دل دے شیشے وچ	دل کے شیشے میں (نازک دل میں)	؎ جب تک ہے دل کے شیشے میں رنگ امتیاز کا ہے اے پری تجھی تئیں آئینہ ناز کا

پنجابی	اردو	مثال
دوست دار	دوست دار (ساتھی)	؎ مجنوں ہو خواہ کوہ کن ہو عاشق کے دوست دار ہیں ہم ؎ ناداں نظر سے اپنی گرائے نہ دردؔ کو جو کچھ کہ ہے سو ہے پہ ترا دوستدار ہے
کِتھاں تیئیں	کہاں تئیں (کہاں تک)	؎ آیا نہ چین جی کو نہ دل سے تپک گئی بس چُپ رہوں کہاں تئیں چھاتی تو پک گئی
کے تیئیں	کب تئیں (کب تک)	؎ خورشید کے مانند پھروں کب تئیں یارب نت صبح کہیں ہووے مجھے شام کہیں ہو
کیہڑے حساب ءِ چ	کس حساب میں (کسی چیز کی عدم اہمیت کا اظہار کرنے کیلئے بولا جاتا ہے)	؎ مَیں اور دردؔ مجھ سے خسِ بیداری تباہ ہے ایک دل بساط میں سو کس حساب میں
لوُݨ سود	نمک سود (نمک سمیت)	؎ ہر لبِ زخم نمک سود ہے گو مثلِ سحر شکوہ آلود نہیں پر لبِ اظہار ہنوز
مکوڑیاں دے گھر ماتم	چیونٹیوں کے گھر ماتم (مسلسل عمل کیلئے بولتے ہیں)	؎ کبک آتش کیا کرے یوں قہقہے چیونٹیوں کے گھر سدا ماتم رہے
ہر پھر کے	ہر پھر کے (پلٹ پلٹ کے)	؎ ٹال دینا اُس کو نت ہر طرح جوں قبلہ نما پھر مجھے ہر پھر کے آرہنا اسی کے رد برد
یار جانی	یار جانی (محبوب)	؎ نہ جاوے گا جب تک مرے جی میں جی ہے ترا غم ہے پیارے مرا یار جانی

افعال و مصادر

پنجابی	اردو	مثال
بَنݨ	نہ بنݨ (تعلقات اچھے نہ رہنا)	؎ تیرے لئے دردؔ کی کِسی سے نہ بنی بہتیروں نے چاہا پہ سب ہی سے نہ بنی

بھر بیٹھن	بھر بیٹھنا (پُر کر لینا)	نہ آنا تھا بھرا جی ہیں سو اب تو کچھ کر د خالی کہ دن جتنے تھے وعدے کے نہ ملنے سے ہی بھر بیٹھے
بیعت کرن	بیعت کرنا (مُریدی قبول کرنا)	زاہد اگر نہیں کی تو نے کسو سے بیعت پیرِ مغاں کے ہاں کر دستِ سبو سے بیعت
بہلا ڈبون	بٹھا دینا (تباہ کرنا)	ابر مژہ یہ چشم تو کیا ہے کہ گھر کے گھر تو نے برس برس کے ہزاروں بٹھا دیئے
پک وچن	پک جانا (پھوڑا تیار ہو جانا)	آیا نہ جبین جی کو نہ دل سے ٹپک گئی ہیں چُپ رہوں کہاں تئیں چھاتی تو پک گئی
پھسادن (پھنسادن)	پھنسانا (دام میں لانا)	اے درد یاں کسو سے نہ دل کو پھنسائیو لگ چلیو سب سے یوں تو، پہ جی مت لگائیو
پڑون	پڑنا (عذاب آنا)	میرے احوال پہ نہ ہنس اتنا یوں بھی اے مہربان پڑتی ہے
جتاون	جتانا (سمجھانا)	خاموش ہو مت جتا کسو کو آتا ہے نظر خدا کسو کو
چاہ کرن	چاہ کرنا (اظہار محبت کرنا)	جس دل پہ ہو فنائی معشوق کے سبب جو کچھ گزر چکا ہو وہ پھر چاہ کیا کرے
دل کوں بھاون	جی کو بھانا (دل کو اچھا لگنا)	تجھ سے کچھ دیکھا نہ ہم نے جُز جفا پر وہ کیا کچھ ہے کہ جی کو بھا گیا
دل لاون	جی لگانا (محبت کرنا)	اے درد یاں کسو سے نہ دل کو پھنسائیو لگ چلیو سب سے یوں تو، پہ جی مت لگائیو

دھیان پووݨ	دِھیان پڑنا (سمجھ میں آنا)	؎ آخر الامر آہ کیا ہو گا کچھ تمہارے بھی دھیان پڑتی ہے
رکھݨ/رہݨ	رکھنا/رہنا (قریب کرنا)	؎ وہ زندگی کی طرح ایک دم نہیں رہتا اگرچہ دردؔ اسے ہم ہزار رکھتے ہیں
سُݨݨ (سُݨیا نہ ہوسی)	سُننا (سُننا)	؎ دشمنی میں سُنیا نہ ہووے گا جو ہمیں دوستی نے دکھلایا
سہ ونجݨ	سہ جانا (برداشت کرنا)	؎ اس کی نظر میں دردؔ یہ کچھ بات ہی نہیں دانست میں ہم اپنی جو کچھ سُن کے سہ گئے
شہ ڈیوݨ	شہ دینا (بھڑکانا)	؎ یہ نہ سمجھے اور ہی شاطر نے شہ دی تھی انہیں زعم میں اپنے سلاطیں آپ کو شہ کر گئے
فاش کرݨ	فاش کرنا (ظاہر کر دینا)	؎ ہماری اتنی ہی تقصیر ہے کہ اے زاہد جو کچھ ہے دل میں ترے ہم وہ فاش کرتے ہیں
کھپّݨ	کھپنا (افسوس کرنا)	؎ دیکھا ہے ہیں زندگی کا جب سے سپنا جلنا ہی سدا ہے بنت ہے کھپنا
گزر تھیوݨ	گزر ہونا (گزرنا)	؎ اس مسندِ عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے کیا تاب گزر ہووے تعقّل کے قدم کا
گِلہ کرݨ	گِلہ کرنا (شکایت کرنا)	؎ گِلہ کرنا نہیں ہیں کچھ تری نامہربانی کا مجھے شکوہ ہے اے ظالم اس اپنی سخت جانی کا
گم کرݨ	گم کرنا (کھو بیٹھنا)	؎ اے دردؔ رفتہ رفتہ کیا آپ کو بھی گم اس راہ میں چلا تھا میں کس کے سراغ کو

گھر بہن	گھر بیٹھنا (بنیادیں بیٹھ جانا)	؎ نہ پوچھو عشق کی شورش نے عالم میں کیا کیا کیا عجب طوفان اٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے
گھندے رہن	لے بیٹھنا (لیتے رہنا)	؎ نہ اٹھو درد اپنے بستر سے طمع کر ہرگز جو کچھ یوں غیب سے آوے سو تم البتہ لو بیٹھے
گالھیں بنادن	باتیں بنانا (بہت بولنا)	؎ کب تجھ پہ گزرتا ہے کبھو میرا سا احوال یوں چاہے سو تو اور بھی باتیں بنالے
مرن	مرنا (جلدی کرنا)	؎ اتنا بھی نہ مر کوئی دنوں جینا رہ ملنا ہے تجھے پھر بھی جو مجھ سے منظور
مونہہ ڈکھاون	منہ دکھانا (چہرہ ظاہر کرنا)	؎ جو کچھ کہ دکھاوے گا خدا دیکھیں گے ناچار صدقے ترے ایک بار تو منہ اپنا دکھالے
مونہہ کرن	منہ کرنا (پلٹنا۔ واپس آنا)	؎ اس کی تئیں بھی دخترِ رز ٹک تو منہ لگا میں جانوں پھر یہ زاہد اگر گھر کو منہ کرے
مونہہ لادن	(پسند کرنا، پینا)	
مہندی ملن	مہندی ملنا (مہندی لگانا)	؎ خون ہوتا ہے دل کا بال آہ مہندی پاؤں میں کیا ملی ایسی
نبھاون	نباہنا / نبھانا (گزارا کرنا)	؎ نہیں شکوہ مجھے کچھ بے وفائی کا تری ہرگز گلہ تب ہو اگر تو نے کسی سے بھی نباہی ہو
ول ول آون	پھر پھر آنا (بار بار آنا)	؎ اے درد آہ پھر پھر آتا ہی ہے جی میں پستا ہوں آپ اپنے کم بخت دل کے ہاتھوں
ونجن	جانا (بے ہوش ہونا)	؎ کچھ لائے نہ تھے کہ کھو گئے ہم تھے آپ ہی ایک سو گئے ہم

محاورات

اکھ لڑنڑی	آنکھ لڑنا (عشق ہونا)	؎ اس طرح سے اک لخت جو آنسو نہیں تھمتے معلوم ہوا درد کہیں آنکھ لڑی ہے
اکھیاں سیکنڑیاں	آنکھیں سینکنا (عشق کرنا)	؎ آنکھیں اس بزم میں سینکی ہیں جنھوں نے ٹک بھی شمع کی طرح گریبان لئے تر جاتے ہیں
اکھیاں لڑنڑیاں	آنکھیں لڑنا (محبت ہو جانا)	؎ میری اُس کی جو لڑ گئیں آنکھیں ہو گئے آنکھوں ہی میں دو دو بچن
جان کوں رونڑا	جان کو رونا (افسوس کرنا)	؎ اے درد جس کی آنکھ کھلی اس جہان میں شبنم کی طرح جان کو وہ اپنی رو گیا
چھانڑ پُھکنڑا	چھان پُھکنا (آوارہ پھر لینا)	؎ حرم و دیر تو ہم چھان پُھکے کہیں اس کا بھی نشان پائیے گا
دِل ونجنڑا	دل/جی جانا (دل ہارنا، مر جانا)	؎ اگر یوں ہی یہ دل ستاتا رہے گا تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہے گا
دِل مِلنڑا	دل ملنا (مزاج یکساں ہونا)	؎ بیزار اگر مجھ سے ہو مختار ہے ہمنز دل جس سے مِلا اپنا، ملا کیجئے اُس سے
دل وِچ راہ کرنڑ	دل میں راہ کرنا (محبت کی لو روشن کرنا)	؎ فرسودگی ہے رشتۂ تسبیح کا حصول دل میں کسو کے آہ کوئی راہ کیا کرے
راہ کرنڑ	راہ کرنا (راستہ بنانا)	؎ کعبہ کو بھی نہ جائیے دیر کو بھی نہ کیجئے منہ دل میں کسو کے درد یاں ہووے تو راہ کیجئے
زور چلنڑا	زور چلنا (بس چلنا)	؎ کب اختیار اپنا جوں گل ہے اس چمن میں گلچیں سے کیا چلے ہے کیا زور باغباں پر

زبان تالوٗوں نال لگݨ	زبان تالو سے لگنا (چپ سادھ لینا)	؎ ہے بعد مرگ بھی وہی آہ و فغاں ہنوز لگتی نہیں ہے تالو سے میری زباں ہنوز
زیرا کھاوݨ (جگر کھاوݨ)	کلیجہ کھانا (مار ڈالنا)	؎ پی گئی کتنوں کا لہو تیری یاد غم ترا کتنے کلیجے کھا گیا
کُجھ نہ چلݨ	کُچھ نہ چلنا (بس نہ چلنا)	؎ نہیں چلتا ہے کچھ اپنا تو تیرے عشق کے آگے ہمارے دل پہ کوئی اور تو در ہو نہیں سکتا
کپیج ونجݨ	کٹ جانا (مر جانا، جل جانا)	؎ مخالف کٹ گئے سُنتے ہی مجلس میں سخن میرا زباں کا اب ہوا معلوم جو ہر تیغ ہے گویا
گریوان وچ چھاتی پاوݨ	گریبان میں مُنہ ڈالنا (اپنے عیب و ہنر دیکھنا)	؎ جوں غنچہ بجز یک دل صد چاک نہ پایا منہ ڈال کے جب اپنے گریبان میں دیکھا
گزر ونجݨ	گزر جانا (مر جانا)	؎ افسوس کہ درد اُس کو جب تک ہووے ہی خبر گزر گئے ہم
مُونہہ چڑھݨ	مُنہ چڑھنا (منہ لگنا، تعلق رکھنا)	؎ ہم نہ کہتے تھے مُنہ نہ چڑھ اس کے درد کچھ عشق کا مزا پایا!
مُونہہ ݙکھاوݨ	مُنہ دِکھانا (سامنے آنا)	؎ ہم روسیاہ دن کو تو کیا منہ دِکھا سکیں جوں شمع چاہتے ہیں کہ ہووے شتاب رات
مُونہہ تے آوݨ	منہ پر آنا (زبان سے ادا ہونا)	؎ چاہے کہ بات جی کی منہ پر نہ آئے میرے اپنے دہاں کو لا کر رکھ دے میرے دہاں پر
مُونہہ کھلاوݨ	منہ کھلانا (بھڑاس نکالنے کا موقعہ دینا)	؎ دل تنگ ہے یہ غنچۂ دل مُنہ نہ کھلانا جوں نکہتِ گل اس میں تری پردہ دری ہے

ہتھ لگن لگ	ہاتھ لگنا (ملنا۔ قریب آنا)	ے یا تو وہ راتیں تھیں یا تو یہ دلوں کا پھیر ہے ہاتھ اب لگتے نہیں تب پاؤں دلوا یا کیجئے

متفرّق الفاظ

آب دار۔ امتحان۔ بے وفائی۔ پیری مُریدی۔ تخم۔ خونی۔
زبان۔ عیب۔ نان۔ ہُنر۔ یاری۔

دیوان میر اور سرائیکی زبان

خدائے سخن، میر تقی میر ۱۷۲۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱۰ء میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے اُردو شاعری کی صنف غزل میں میر کا جو مقام ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، ویسے تو میر کی شاعری کے کئی کلیات چھاپے گئے ہیں لیکن ادارہ "نقوش" لاہور نے نسخہ لاہور کے نام سے جو "میر تقی میر نمبر" شائع کیا ہے اس میں میر کا تقریباً سبھی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کلام موجود ہے "نسخہ لاہور" کا مطالعہ سرائیکی زبان کے حوالے سے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ میر کی زبان میں سرائیکی الفاظ و تراکیب کے ساتھ وہ سرائیکی محاورات بھی داخل ہیں جو اُردو زبان میں مستعمل ہو چکے تھے، میر کی اس زبان میں جہاں اُس زمانے کی آگرے اور دلّی کی زبان موجود ہے وہاں موجودہ پاکستان کے وسیع علاقوں میں بولی جانے والی سرائیکی زبان کا بھی خاصا اثر نظر آتا ہے۔

میر کی زبان میں الفاظ کی بڑی اہمیت ہے اسی لئے اُنھوں نے الفاظ کو نہایت احتیاط سے برتا ہے

[1] "میر کا حال یہ ہے کہ وہ نہایت ادنیٰ لفظ کی اہمیت سے بھی غافل نہیں ہوتا بلکہ جس لفظ کو عام شعراء بھرتی کے طور پر لاتے ہیں یا اُس کی طرف قطعاً التفات نہیں کرتے میر اُسے بنیادی پتھر کے طور پر استعمال کرتا ہے ــــ "

---

[1] میر کا آرٹ از ڈاکٹر نثار احمد فاروقی نقوش میر تقی میر نمبر حصہ دوم صفحہ ۳۷۲

[۱] " الفاظ کی اہمیت کا میر نے ایک ہی طرح کا احساس یا اظہار نہیں کیا۔ اس کی جتنی امکانی صورتیں ہو سکتی ہیں جن سے معانی میں تہ داری، اسلوب میں شیشہ کاری اور مفہوم میں کیف و اثر پیدا ہو سکتا ہے اُن سب کو پورے سلیقے سے برتا ہے"۔

میر ۱۸۱۰ء میں راہیٔ ملکِ عدم ہوئے یہ وہ زمانہ ہے جب موجودہ ہندی زبان وجود میں نہ آئی تھی[۲]۔ میر کے زمانہ میں ہندی سے مُراد وہ زبان تھی جو ریختہ یا اُردو کی شکل میں ہند میں ترتیب پا رہی تھی۔ اس لئے میر کے کلام میں سرائیکی الفاظ و تراکیب کی موجودگی سے سرائیکی زبان کی قدامت کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور اُردو زبان پر اس کے اثرات کا بھی اس لئے یہ کہنا غلط ہے یہ سرائیکی الفاظ و تراکیب دراصل ہندی زبان کی ہیں۔

میر کے کلام میں موجود سرائیکی الفاظ کی اس مضمون میں نشاندہی کی جا رہی ہے ایسے سرائیکی الفاظ جو ہو بہو اور اُسی املا کے مطابق اُردو میں مستعمل ہیں اُن کو ویسا ہی لکھ دیا گیا ہے لیکن ایسے سرائیکی الفاظ جن کی املا اور تلفظ اُردو میں سرائیکی سے مختلف ہے، اُن کے ساتھ اُردو الفاظ بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ سرائیکی سے اُردو زبان میں آنے سے جو تبدیلی واقع ہوئی ہے قارئین کے سامنے آجائے اور ہر لفظ کے ساتھ میر کا اصل شعر بھی دے دیا گیا ہے، ایسے سرائیکی محاورات جو میر کے کلام میں پائے جاتے ہیں آخر میں علیحدہ دیئے جا رہے ہیں جن کے ساتھ مستعمل اردو محاورات بھی موجود ہیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ سرائیکی محاورات کو اُردو زبان میں داخل کرتے وقت کیا تبدیلی عمل میں لائی گئی۔

---

[۱] میر کا آرٹ از ڈاکٹر نثار احمد فاروقی نقوش میر تقی میر نمبر حصّہ دوم صفحہ ۳۷۳

[۲] اردو ہندی تنازع از ڈاکٹر فرمان فتح پوری

اس کے باوجود بہت سے ایسے الفاظ ہیں جو اُردو اور سرائیکی دونوں میں عام بولے جاتے ہیں مگر انہیں شامل نہیں گیا ایسے چند الفاظ یہ ہیں۔

مہربان، احسان، دربان، دامان (دامن) چلن، امان، جہان، ارمان، گور، گورستان، چمن، کفن، طبیب، کفگیر، بے قرار، صبر، قبر، خریدار، شفاعت لذّت، مہلت، رخصت، محبّت، خفت، سلامت، قیامت، زیارت، آفت چھالا، جالا، کربلا، دفا۔ بے وفا، بے چارہ، تماشا، بھڑکنا، مستی، تسبیح، چھاتی، گھڑی، منڈی، داغ، دیدار، دلدار، انتظار، نامراد، مٹکا، بُرقع۔ موہنہ، گوہ (ایک جانور) بدنام، فقیر، تعزیہ، مسافر، عشق، عاشقی، دل، کباب، نوحہ، طواف، حرم، اُستاد، خستہ حالی، عالی، کُشتہ، بوند، گھڑی، رنجش، زلفاں، کمال، قالب، کینہ، خواب، ٹھاٹھ۔

ان سرائیکی الفاظ کے ساتھ دیئے گئے تقریباً تمام اشعار میر کی غزلوں سے ہیں تاہم چند اشعار اُن کی مثنویوں سے بھی لئے گئے ہیں۔ اس لئے مثنوی سے لئے گئے شعر کے ساتھ اس مثنوی کا نام لکھ دیا گیا ہے جس سے وہ شعر لیا گیا ہے۔

سرائیکی الفاظ	اردو الفاظ معانی	میر کے اشعار
آتش	آتش (آگ، جوش)	ے آتش تیز جُدائی میں یکایک اُس بِن دل جلا یوں کہ تنک جی بھی جلایا نہ گیا
آزار	آزار (دُکھ)	ے تدبیر میرے عشق کی کیا فائدہ ہے طبیب! اَب جان ہی کے ساتھ یہ آزار جائے گا
آب	آب (چمک)	ے مت ڈھلک مژگاں سے میری اے سرِشکِ آبدار مفت ہی جاتی رہے گی تیری موتی کی سی آب

آپ ہی	آپ ہی (خود ہی)	؎ پہنچا تھا تیغ کھینچے مجھ تک جو بولے دشمن کیا مارتا ہے اس کو یہ آپ ہی مر رہا ہے
آگوں	اگوں/آگوں/آگو (آگے، سامنے)	؎ میرے آگو نہ شاعر نام پاویں قیامت کو مگر عرصے میں آ دیں
اِجارا	اِجارا (پلینتھ لیول سے اوپر کھڑکیوں کی نچلی سطح تک دیوار)	؎ جب اجارے پہ آکے چھت ٹھہری ہم سبھوں میں یہ مصلحت ٹھہری (مثنوی در ہجو خانہ خود)
استنجا	استنجا (استنجا)	؎ شیخ مت رد کش ہو مستوں کا تو اس جُبّے اُبّر لیتے استنجا کو ڈھیلا تیری ٹل جاتی ہے ناف
ایچوں	ایچوں[1] (اس کو، بعض، کچھ)	؎ رسمِ قلمرو عشق مت پوچھ کچھ کہ ناحق ایچوں کی کھال کھینچی ایچوں کو دار کھینچا
بے طاقتی	بے طاقتی (کمزوری)	؎ بے طاقتی سکوں نہیں رکھتی ہے ہمنشیں رونے نے ہر گھڑی کے ہمیں تو ڈبو دیا
		؎ ہم ہیں اور ضعف ہے اور خاک تیرے کوچے کی اب تو بے طاقتی سے دل کا بھی مقدور گیا
بانگ	بانگ (اذان، آواز)	؎ عشق کا شور کوئی چھپتا ہے نالۂ عندلیب ہے گُل، بانگ

[1] اُردو میں بعض اور کچھ کے معنی میں مستعمل رہا ہے اب متروک ہے۔
— مقدمہ نور اللغات از مولوی نور الحسن نیّر

بے ڈول	بے ڈول (بے تکا۔ بد وضع)	سہ	مرض ہی عشق کا بے ڈول ہے کچھ بہت کرتے ہیں اپنی سی دوا ہم
بدزبان	بدزبان (تیز زبان، تلخ مزاج)	سہ	حروفِ تلخ اُن کے کیا کہوں میں عرض خوب رُو بدزبان ہوتے ہیں
بے دید	بے دید (بے لحاظ، بے مروت)	سہ	دیکھ اُسے بے دید ہوا آنکھوں نے کیا دیکھا ندیم دل بھی بد کرتا ہے مجھ سے تو بھلا کرتا نہیں
بے اعتباری	بے اعتباری (بداعتمادی)	سہ	نہ پوچھو کہ بے اعتباری سے میں ہوا اُس گلی میں بتر چور سے
بچن	بچن (بات، قول)	سہ	کل بارے ہم سے اُس سے ملاقات ہو گئی دو دو بچن کے ہونے میں اک بات ہو گئی
بے وارثہ/لاوارثہ	بے وارثہ (لاوارث)	ب	نہ اسکندر ہے نہ دارا، نہ کسریٰ ہے نہ قیصر ہے یہ بیتُ المال ملک بے وفا بے وارثہ گھر ہے
بے تقصیر	بے تقصیر (بے گناہ)	سہ	خون سے میرے ہوئی یکدم خوشی تم کو تو لیک مفت میں جاتا رہا جی ایک بے تقصیر کا
بدخو	بدخو (بد دماغ، بگڑی ہوئی عادتوں والا)	سہ	کام میں قدرت کے کچھ بولا نہیں جاتا ہے ہائے! خوبرو اُس کو کیا لیکن بہت بدخو کیا
بھڑنا	بھڑنا [1] (لڑنا، ملنا، ٹکرانا)	سہ	یوں چپکے چپکے میر تلف ہو گا کب تک کچھ ہوئے بھڑ کر اس سے بھی کر ایک بار بات

[1] دل تو دیکھو آدم بیباک کا
عشق سے بھڑتا ہے پتلا خاک کا (شاہ مبارک آبرو۔ وفات سنہ ۱۷۳۴ء)

لفظ	معنی	شعر
بُھلاوے	بھلاوے (غلط فہمی میں، خیال میں)	؎ آیا ہے یاد قیس بہت اپکے ہوں نہ تنگ اُس کے بُھلاوے مجھ کو نہیں چھوڑتے غزال
پَچّنڑ	پچنا (ہضم ہونا)	؎ لقمۂ ظلم نہیں پچتا عدالت میں تری بازنگلی ہوئی چڑیا کے تئیں دے ہے اُگل
پچھتاونڑ	پچھتاونا (افسوس کرنا)	؎ افسوس میرے مردہ پر اتنا نہ کر کہ اب پچھتاونا عبث ہے جو ہونا تھا ہو چکا
پَھبّنڑ	پھبنا (پھبنا، سجنا)	؎ اک رنگ پاں ہے اُسکا دل خوں کُن جہاں ہے پھبتا ہے اس کو کرنا باتیں چبا چبا کر
پَرسال	پارسال (پچھلے سال)	؎ کیوں نہ دیکھوں چمن کو حسرت سے آشیاں تھا مرا بھی یاں پارسال
پَر	پر (پچھلا، دوسرا)	؎ پر کی بہار میں جو محبوب جلوہ گر تھے سو گردشِ فلک نے سب خاک میں ملائے
	پرار (پچھلے سے پچھلا سال)	؎ گما ہے گا ہے امبیں ہم نے منہ اس مہ کا دیکھا تھا جیسا سال کہ پر کا گزرا تھا ویسا بھی یہ سال نہیں
پُڑی	پُڑی (پُڑیا)	؎ جادو کی پُڑی، پرچۂ ابیات تھا اُسکا منہ تکیے غزل پڑھتے عجب سحر بیاں تھا
پرائی	پرائی (غیر کی، دوسرے کی)	؎ ہوتی ہے گرچہ کہنے سے یارو پرائی بات پر ہم سے تو تھمی نہ کبھو منہ پر آئی بات
پَلّے	پلّے (کنارے، آنچل، ذمّے)	؎ گلستان کے ہیں دونوں پلّے بھرے بہار اس طرف، اُس طرف ابر ہے

پَرے	پَرے (دور)	؎ مت سہل سمجھو! ایسے ہیں ہم کیا ورے ورے ظاہر تو پاس بیٹھے ہیں پر ہیں بہت پرے
پھَنّبہ	پنبہ (پھایا)	؎ یارب رکھیں گے پنبہ و مرہم کہاں کہاں سوزِ دروں سے ہائے! بدن داغ داغ ہے
پھیر	پھیر (فرق)	؎ دیر میں کعبے گیا میں خانقہ میں اب کی بار راہ سے میخانے کی اس راہ میں کچھ پھیر تھا
تڑپھنڑ	تڑپھنا (تڑپنا)	؎ زیرِ شمشیرِ ستم میرؔ تڑپھنا کیسا سر بھی تسلیمِ محبت میں ہلایا نہ گیا
تیں تئیں	تجھ تئیں (آپ تک، تم تک)	؎ دل زخمی ہو کے تجھ تئیں پہنچا تو کم نہیں اس نیم کشتہ نے بھی قیامت جگر کیا
تاحشر	تاحشر (قیامت تک)	؎ جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز تاحشر جہاں میں مرا دیوان رہے گا
تَر	تر (عمدہ)	؎ جو دیکھے مرے شعر تر کی طرف تو مائل نہ ہو پھر گہر کی طرف
تلک تئیں	تلک، تئیں (تک)	؎ سر تلک آبِ تیغ میں ہوں غرق اب تئیں آب آب کرتا ہوں
تفصیر	تقصیر (قصور، غلطی)	؎ میرؔ صاحب سے خدا جانے ہوئی کیا تقصیر جس سے اس ظلم نمایاں کے سزاوار ہوئے
تَنُّور	تنور (تندور)	؎ تو ند کالی جو کھول جا دے لیٹ آہنیں ہے تنور اس کا پیٹ (مثنوی در ہجو پُرخور)

تختہ، کڑی — تختہ - کڑی (چھت کے تختے) (چھت کے بالے)

؎ سینہ یک بار گی جو ٹوٹ پڑا
کڑی تختہ ہر ایک چھوٹ پڑا
(مثنوی در ہجو خانہ)

تکیہ — تکیہ (فقیروں کا پڑاؤ)

؎ خراب مجھ کو کیا دل کی لاگ نے درنہ
فقیر تکیئے سے کا ہے کو یوں اُٹھا کرتا

تئیں — تئیں (تک)

؎ جُدا جو پہلو سے وہ دلبر یگانہ ہوا
تپش کی یاں تئیں دل نے کہ درد شانہ ہوا

ٹانکے — ٹانکے (ٹانکے، جوڑ)

؎ چاک سینہ سے کھل گئے ٹانکے
کیا رفو کم ہوا تھا سینے پر

ٹھیکری — ٹھیکری (مٹی کے برتن کا ایک ٹوٹا ہوا ٹکڑا)

؎ ٹھیکری کو قدر ہے اس کو نہیں
ٹوٹے جب کاسہ سرِ فغفور کا

؎ کہیں صحنک رکھوں کہیں پیالا
کہیں ہانڈی کے ٹھیکرے لا لا
(مثنوی در ہجو خانہ)

ٹھگنا — ٹھگنا (ٹھگ لینا)

؎ ایک صاحب سے جی لگا میرا
ان کے عشووں نے دل ٹھگا میرا
(مثنوی معاملات عشق)

جا — جا (جگہ)

؎ اُٹھے ہے گرد کی جا، نالہ گور سے اُسکی
غبار میرؔ بھی عاشق ہے نے سواروں کا

؎ شوق جاتا ہے ہمیں یار کے کوچے کو لئے
جا کے معلوم ہو کیا جانیئے اُس جا کیا ہو

جاگہ — جاگہ (جگہ)

؎ ہمارا ہے احوال حیرت کی جاگہ
جو دیکھے گا وہ بھی نظر کر رہے گا

جتاوڑ	جتانا (احساس دلانا، جتانا)	؎ اُن نے تو مجھ کو جھوٹے بھی پوچھا نہ ایک بار مَیں نے اُسے ہزار جتایا تو کیا ہوا
جیوے	جیئے (زندہ رہے)	؎ کیا لُطف ہے! جیئے جو بُرے حال کوئی میرؔ جینے سے تُو نے ہاتھ اُٹھایا، بھلا کیا
چاہ	چاہ (محبّت)	؎ چاہ بے جا نہ تھی زلیخا کی ماہِ کنعاں عزیز کوئی تھا
چُکّنڑ	چوکنا (چوکنا)	؎ میرؔ صاحب ہی چُوکے اے بدعہد ورنہ دینا تھا دل قسم لے کر
چنگا	چنگا[1] (صحت مند)	؎ ابروئے تیغ زن کی تمہاری تو کیا چلی کر دے ہے چنگا لگتے ہی وار ایک دو
چنگا بھلا	چنگا بھلا (صحت مند، ٹھیک ٹھاک)	؎ دل کی لاگ بُری ہے ہوتی چنگے بھلے مر جاتے ہیں آپ میں ہم سے بے خود و رفتہ پھر پھر بھی کیا آتے ہیں
چولی	چولی (قمیض کا گول گھیرا)	؎ چلے ہیں مونڈھے پھٹے ہے کُہنی جیسی ہے چولی پھنسی ہے تِہری قیامت اُس کی ہے تنگ پوشی، ہمارا جی تو بہ تنگ آیا
چَلنڑ	چلنا (سلائی کھسک جانا)	
چھانہہ	چھانہہ (چھاؤں، سایہ)	؎ تاک کی چھانہہ میں جوں مست پڑے سوتے ہیں اینڈتی ہیں نگہیں سایۂ مژگاں کے بیچ ؎ کبک کہتے! کچھ بن نہیں آتی جنگل جنگل ہو آئے چھانہہ میں جا کر پھولوں کی ہم عشق و جنوں کو رو آئے

[1] رونے سے خاکسار کے سوتا نہیں کوئی
اس خانماں خراب کو چنگا کرے کوئی (میر محمد یار خاکسار)

چُھٹن	چھوٹنا (آزاد ہونا)	چمن میں میں نہیں ایسا پھنسا کہ یوں چھوٹوں مجھے تو ہر رگِ گل تارِ دام ہے صیّاد
چھائیاں	چھائیاں (چہرے کے داغ دھبے)	کیا چہرہ تجھ سے ہوگا اے آفتاب طلعت مونہہ چاند کا جو ہم نے دیکھا تو چھائیاں ہیں
چُھڑاوٹ	چُھڑانا (دو لڑتے ہوؤں کو الگ کرنا)	کاد کاد مژدۂ یار و دل زار و نزار گُتھ اب ایسے شتابی کہ چُھڑایا نہ گیا
حرامزدگی	حرمزدگی (حرام زدگی)	یہ حرمزدگی ٹک اک سیر کر انصاف کرد وہ بُرا ہے گا بھلا دوستو یا میں ہی ہوں
حشر	حشر (انجام، قیامت)	جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز تا حشر جہاں میں میرا دیوان رہے گا
خراب	خراب (بدحال)	جھوٹ اُس کا نشان نہ دو یارو ہم خرابوں کو مت خراب کرو
		خراب ہم کو کیا اضطراب دل نے میر کہ ٹک بھی اِس کنے اُس بن رہا نہیں جاتا
		نہیں گزرتی گھڑی کوئی مجھ خراب پہ آہ کہ جس میں غم سے ترے جی ڈہا نہ گیا
خُوّار	خوار (رسوا، ذلیل، بدحال)	پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں اس عاشقی میں عزّت سادات بھی گئی
		نہ رو عشق میں دشت گردی کو مجنوں ابھی کیا ہوا ہے بہت خوار ہوگا

لفظ	معنی	شعر
		~ اب تو اس گلی میں خوار ہے لیکن میر یاراں عزیز کوئی تھا
خدائی	خدائی (کائنات)	~ بتاں کے عشق نے بے اختیار کر ڈالا وہ دل کہ جس کا خدائی میں اختیار رہا
خانہ خراب	خانہ خراب، خانماں خراب (تباہ حال)	~ ڈر جان کا جس جا ہے وہیں گھر بھی ہے اپنا ہم خانہ خرابوں کو تو یاں گھر ہے نہ در ہے
		~ کہنے سے میر اور بھی ہوتا ہے مضطرب سمجھاؤں کب تک اس دلِ خانہ خراب کو
		~ غمزے نے اُس کے چوری میں دل کی ہنر کیا اس خانماں خراب نے آنکھوں میں گھر کیا
خاک	خاک (مٹی) جب کسی چیز کے ملنے کی اُمید نہ ہو تو اُس موقعہ پر بولتے ہیں جیسے 'خاک ملے گا' مطلب ہے نہیں ملے گا خاک کے لفظی معنی ہیں 'مٹی' جو سب سے حقیر اور کمتر شے ہے اس لئے نہ ملنے کے برابر شے ہے	~ جو یہ دل ہے تو کیا سرانجام ہوگا تہ خاک بھی خاک آرام ہوگا
خراب دل	خراب دل (بگڑا ہوا دل)	~ ہیں اس خراب دل سے مشہور شہر خوباں اس ساری بستی میں گھر ویران ہے ہمارا

خُواریاں	خواریاں (خواری کی جمع، رسوائیاں)	؎ نہ بھائی ہمارا تو مقدور نہیں کھنچیں میرؔ تجھ سے ہی یہ خواریاں
خجل	خجل (شرمندہ، خوار)	؎ پری منفعل رنگِ رخسار سے خجل کبک ، انداز رفتار سے (مثنوی کا بیان شیخ معشوق)
خفّت	خفّت (شرمندگی)	؎ ظلم وستم کیا جور و جفا کیا جو کچھ کہیئے اُٹھاتا ہوں خفّت کھینچ کے جاتا ہوں رہتا نہیں دل پھر آتا ہوں
دِلدار	دلدار (محبوب)	؎ جیتے جی کوچۂ دلدار سے جایا نہ گیا اُس کی دیوار کا سر سے میرے سایا نہ گیا
دوادارُوں	دارو (دوائی)	؎ کچھ کم نہیں ہیں شعبدہ بازوں سے میگسار دارو پلا کے شیخ کو آدم سے خر کیا
دارو لگنا	دارو لگنا (دوائی کا اثر ہونا)	؎ لگتی نہیں ہے دارو ہیں سب طبیب حیراں اک روگ میں پھنسایا جی کو کہاں لگایا
دِوانہ	دوانہ (دیوانہ)	؎ رات پیاسا تھا میرے لوہو کا ہوں دوانہ تیرے سگِ کو کا ؎ دوانہ ہو گیا تو میرؔ آخر ریختہ کہہ کہہ نہ کہتا تھا میں اے ظالم کہ یہ باتیں نہیں بھلیاں
دمادم	دمادم (مسلسل، لگاتار)	؎ دِل کو تسکیں نہیں اشکِ دمادم سے بھی اس زمانے میں گئی ہے برکت غم سے بھی
دَنداں	دندان (دانت کی جمع)	؎ لبِ سرخ اُس کے دو گلبرگِ تر چھپیں جن میں دندان کے سلکِ گہر

دلستے	دلستے (واحد داستا)	۔ داستے سے پایانِ کار ٹوٹ رہے طاقچے بھر رہے تھے پھوٹ رہے ۔ کوئی تختہ کہیں سے ٹوٹا ہے کوئی داستا کہیں سے چھوٹا ہے (مثنوی در ہجوِ خانہ)
	شہتیروں سے نیچے دیوار پر لکڑی)	
دِل دابخار	دل کا بُخار (دل کی بھڑاس، رنجش)	۔ چشم سے خون ہزار نکلے گا کوئی دل کا بخار نکلے گا
دَھمال (دھمال کھیڈن، محاورہ)	دھمال (اُچھل کود)	۔ ضعف دماغ سے کیا پوچھو ہو اب تو ہم میں حال نہیں اتنا ہے طپش سے دل کی، سر پر وہ دھمال نہیں
ڈھب	ڈھب (طریقہ، انداز، ڈھنگ)	۔ اب تو ہوئے ہیں ہم بھی ترے ڈھب سے آشنا واں تُو نے کچھ کہا کہ اِدھر ہم نے پائی بات ۔ نہیں ملتا سخن اپنا کسو سے ہماری گفتگو کا ڈھب جدا ہے

'ڈھب' کا متضاد 'کڈھب' اور 'بے ڈھب' ہے۔

کڈھب	کڈھب (ڈھب کا متضاد)	۔ کی زندگی سو وہ کی موئے اب سو اس طرح جو کام میر جی نے کیا وہ کڈھب کیا ۔ باتیں کڈھب رقیب کی ساری ہوئیں قبول تجھ کو جواں عشق تھا میری نہ مانیاں
بے ڈھب	بے ڈھب (ڈھب کا متضاد)	۔ راہ و رسم و طریق سب بے ڈھب پہلے گالی تھی پیچھے حرف بہ لب (مثنوی شکار نامہ)
ڈودِلا	دو دلا (متذبذب)	۔ ہیں دو دِلا تو آگے ہی تھا فرطِ شوق سے طور اُس کا دیکھ اور بھی کچھ دل دہل گیا

ڈھنگ	ڈھنگ (طریقہ)	صبر بھی کریئے بلا پر میر صاحب جی کبھو جب نہ تب رونا ہی کڑھنا یہ بھی کوئی ڈھنگ ہے
روونا	رونا (پچھتانا افسوس کرنا)	نہ رو عشق میں دشت گردی کو مجنوں ابھی کیا ہوا ہے بہت خوار ہوگا
رکابی	رکابی (تھالی، پلیٹ)	مہمان میر مت ہو خوانِ فلک پہ ہرگز خالی ہے مہر و ماہ کی دونوں رکابیاں ہیں
روگ	روگ (بیماری)	محبت ہے یا کوئی جی کا ہے روگ سدا میں تو رہتا ہوں بیمار سا
		لگتی نہیں ہے دارو ہیں سب طبیب حیران اک روگ میں پھنسایا جی کو کہاں لگایا
رنجش	رنجش (ناراضی)	ہر گھڑی رنجش ایسی باتوں میں کوئی اخلاص و پیار رہتا ہے
رفو	رفو (رفو)	چاک سینہ سے کھل گئے ٹانکے کیا رفو کم ہوا تھا سینے پر
زنگال	زنگار (زنگ)	اُس آئینہ کے مانند زنگار جس کو کھاوے کام اپنا اُس کے غم میں دیدار تک نہ پہنچا
زور	زور (بہت، کثیر)	میں نے جو بیکسانہ مجلس میں جان کھوئی سر پر مرے کھڑی ہو شب شمع زور روئی
زیان	زیاں (نقصان)	فقیر بستی میں تھا تو ترا زیاں کیا تھا کبھو جو آن نکلتا، کوئی صدا کرتا
سادی	سادی (سادہ)	میں لبریز تجھ نام سے جو نگیں تھا رہی لوح تربت میری کیونکے سادی

سُدھ	سُدھ (ہوش)	؎ سُدھ لے گھر کی بھی شعلہ آواز دود کچھ آشیاں سے اُٹھتا ہے
سَج دھج	سج (سجاوٹ۔ زیبائش)	؎ کرتا ہے کون منع کہ سج اپنی تو نہ دیکھ لیکن کبھی تو میرؔ کے کر حال پر نظر ؎ کیا دیکھتا ہے ہر گھڑی اپنی ہی سج کو شوخ آنکھوں میں میری چال ہے ایدھر نگاہ کر

میرؔ کے ہاں "سج دھج" اکٹھا مستعمل ہے۔ "دھج" کے معنی عظمت، غرور اور تکبّر کے ہیں "دھج" کا لفظ بھی اُردو زبان میں مستعمل رہا ہے۔ میر حسن نے مثنوی سحر البیان میں "دھج" کا لفظ یوں برتا ہے۔

؎ وہ بیٹھی تھی یہ دھج بنائے ہوئے
دل اُس چاندنی پر لگائے ہوئے

(داستان تعریف بدر منیر کی، عاشق ہونا بے نظیر کا)

سہنا	سہنا (سہنا، برداشت کرنا)	؎ ہم تو سر گزرے کج روی تیری نہ نبھے گی پر اے فلک یہ چال
شال	شال (عورت کے اوڑھنے کی چادر)	؎ سرد مہری کی بس کہ گل رو نے اوڑھی ابرِ بہار نے بھی شال
صاف جواب	صاف جواب (بالکل انکار کا جواب)	؎ کیا ہو رنگِ رفتہ، کیا قاصد ہو جس کو خط دیا جز جواب صاف اُس سے کب کوئی لایا جواب
صَرفہ	صرفہ (بچت، تجمل)	؎ جان کا صرفہ نہیں ہے کچھ تجھے کڑھنے میں میرؔ غم کوئی کھاتا ہے میری جان! غم کھانے کی طرح

لفظ	معنی	شعر
		~ اِن صحبتوں میں آخر جانیں ہی جاتیاں ہیں نے عشق کو ہے صرفہ ، نے حُسن کو محابا
ضُعف	ضُعف (کمزوری)	~ ہم ہیں اور ضعف ہے اور خاک تیرے کوچے کی اب تو بے طاقتی سے دل کا بھی مقدور گیا
ظلم دے مارے	ظلم کے مارے (مظلوم)	~ خوب وے دن کہ ہم تیرے گرفتاروں میں تھے غمزدوں اندوہ گیں ظلم کے ماروں میں تھے
عزیزاں	عزیزاں (عزیز کی جمع)	~ کہنے لگا کہ جانے مری بلا عزیزاں احوال تھا کسو کا کچھ میں بھی سُن لیا تھا
غریب	غریب (بے بس)	~ کیا بود و باش پوچھو ہو پورب کے ساکنو ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے
فِتنہ	فتنہ (فساد کی جڑ)	~ کوئی دادِ دل آہ ! کس سے کرے ہر اک ہے سو اس فتنہ گر کی طرف
قضیہ	قضیا (جھگڑا، مسئلہ)	~ گئی ہوتی سر آبلوں کے پر ہوئی خیر بڑا قضیا خاروں سے برپا ہوا تھا
کڑاہ	کڑاہ (بڑی کڑھائی)	~ گال کُلچے سے اور توے سے سیاہ کاسۂ سر ہے جیسے اوندھا کڑاہ
کڑی	کڑی (چھت کے بلے)	~ مینہ یک بار گی جو ٹوٹ پڑا کڑی تختہ ہر ایک چھوٹ پڑا
کُڑھن	کڑھنا (اندر ہی اندر رونا)	~ کہتے تھے مہ بدر مت کُڑھا کر دل ہو نہ گیا گداز تیرا
کِرم دَر	کِرم دَر (ایک کرم دڑ)	~ طالع سعید دیکھ کہ دولت نہ ہوئی نصیب سر پر میرے کرم در برس تک ہُما پھرا

(مثنوی در ہجو خانۂ خود)، (مثنوی در ہجو [illegible])

لفظ	معنی	مثال
کنے	کنے (پاس)	ے جیف وے جن کی وہ اسوقت میں پہنچا جسوقت ان کنے حال اشاروں سے بتایا نہ گیا ے چھپا لیتا ہے مجھ سے چاند سا منہ وہ خدا جانے سخن ساز اس کنے جا جا کے کیا اظہار کرتے ہیں ے کس طرح منزلِ مقصود پہنچیں گے ہیر سفر دور ہے اور ہم کنے سامان نہیں
کوکنڑ	کوکنا (آہ وزاری کرنا)	ے اس آستاں سے کس دن پر شور سر نہ پٹکا اس کی گلی میں جا کر کس رات میں نہ کوکا
کونج	کونج (ایک پرندہ)	ے مدعی کی صف ہے کونجوں کی قطار لشکری اس فوج کا ہر ایک عقاب
کمند	کمند (جال - پھندا)	ے ایک دم کھول کے زلفوں کی کمندوں کے تئیں برسوں ہی تک دلِ عاشق کو لگا رکھتا ہو
کھٹائی (کھٹے پاوڈر)	کھٹائی (وہ کیمیکل جس میں سنار زیورات کو دھوتے ہیں کھٹے پاوڈر)	ے بڑا ترش رو ہے وہ زرگر پسر پڑے ہیں کھٹائی میں مدت سے ہم
کھوج	کھوج (تلاش سراغ)	ے ہم راہروانِ راہِ فنا ہیں برنگِ عمر جاویں گے ایسے کھوج بھی پایا نہ جائے گا

اُردو اور سرائیکی میں "کھوجی" بھی مستعمل ہے بمعنی سراغرساں

لفظ	معنی	مثال
کوں	کوں (کو)	ے ناوک سے میر اُس کے دل تشنگی تھی مجھ کوں پیکاں جگر سے میرے دشوار کھینچتے ہیں

کیئیں قطار وچ	کس قطار میں (کس شمار میں۔ کس گنتی میں)	؎ محمل تیرے کے گرد ہیں محمل کئی ہزار ناقہ ہے ایک لیلیٰ کا سو کس قطار میں
کیئیں تے مرنڑ	کسی پر مرنا (قربان ہونا، عاشق ہونا)	؎ کب آ گئے کوئی مرتا تھا کسی پر جہاں میں کر گئے رسمِ وفا ہم
گلنڑ	گلنا (سڑنا، ضائع ہونا)	؎ کٹی عمر میری ساری جیسے شمع باد کے بیچ یہی رونا، جلنا، گلنا یہی اضطراب تجھ بن ؎ سوزشِ دل سے مفت گلتے ہیں داغ جیسے چراغ جلتے ہیں
گل ونجنڑ	گل جانا (ضائع ہونا، بیکار ہونا، ختم ہونا)	؎ مانندِ شمع، آتشِ غم سے پگھل گیا بزمِ جہاں میں روتے ہی روتے ہی گل گیا
گھڑی	گھڑی (لمحہ)	؎ کیا دیکھتا ہے ہر گھڑی اپنی ہی سج کو شوخ آنکھوں میں میری چال ہے ادھر نگاہ کر ؎ ہر گھڑی رنجش ایسی باتوں میں کوئی اخلاص و پیار رہتا ہے ؎ نہیں گزرتی گھڑی کوئی مجھ خراب پہ آہ کہ جس میں غم سے ترے جی ڈہا نہیں گیا
لاغری (لاغر۔ کمزور)	لاغری (کمزوری)	؎ کچھ زرد زرد چہرہ کچھ لاغری بدن میں کیا عشق میں ہوا ہے اے میر حال تیرا
لاگ	لاگ (دشمنی، لگاؤ)	؎ وصل و ہجراں سے نہیں ہے عشق میں کچھ گفتگو لاگ دل کی چاہیئے ہے یاں قریب و دور کیا

سرائیکی	اردو	شعر
لالی	لالی (سُرخ رنگت سُرخی)	~ تو سچ کہہ رنگ پاں ہے یہ کہ خونِ عشق بازاں ہے سخن رکھتے ہیں کتنے شخص تیرے لب کی لالی میں
لالیاں	لالیاں (لالی کی جمع)	~ صبح چمن کا جلوہ ہندی بُتوں میں دیکھا صندل بھری جبیں ہے ہونٹوں کی لالیاں ہیں
لڑ ونجن	لڑ جانا (لڑائی کرنا)	~ خواہ مجھ سے لڑ گیا اب خواہ اُس سے مِل گیا کیا کہوں اے ہمنشیں میں تجھ سے حاصل دل گیا

سرائیکی زبان میں 'لڑ ونجن' محاورہ ہے جس کے معنی ہیں 'شدید عذاب بن جانا / عذابِ جان بن جانا

سرائیکی	اردو	شعر
لُہو	لہو (خون)	~ چشمِ خوں بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا ہم نے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا
مُحابا	محابا (مروّت، پاسداری)	~ ان صحبتوں میں آخر جانیں ہی جانیاں ہیں نے عشق کو ہے صرفہ، نے حسن کو محابا

اِس کا متضاد 'بے محابا' ہے۔ یعنی بے مروّت (بے محابا، عورت کی زبان)

سرائیکی	اردو	شعر
		~ کیا کیا جوان ہم نے دنیا سے جاتے دیکھے اے عشق بے محابا! دُنیا ہو اور تُو ہو
مُنہ تے آوݨ	منہ پر آنا (بات زبان تک آنا)	~ ہوتی ہے گر چہ کہنے سے یارو! پرائی بات پر ہم سے تو تھمی نہ کبھو منہ پر آئی بات
ماتم	ماتم (رونا دھونا)	~ سنتے ہیں لیلیٰ کے خیمہ کو سیاہ اس میں مجنوں کا مگر ماتم رہا
متاع	متاع (دولت)	~ تُو وہ متاع ہے کہ پڑی جس کی تجھ پہ آنکھ وہ جی کو بیچ کر بھی خریدار ہو گیا

(مثنوی عاشق و معشوق)

		؎ یوسف کی اس نظیر سے دل کو نہ جمع رکھ ایسی متاع جاتی ہے بازار ہر طرح
مجال	مجال (جرأت، ہمت)	؎ ثنائے جہاں آفریں ہے محال زبان اس میں جنبش کرے کیا مجال
مچلا	مچلا (چالاک، سُنی اَن سُنی کرنے والا)	؎ مچلا ہے وہ تو دیکھ کے لیتا ہے آنکھیں موند سوتا پڑا ہو کوئی تو اُس کو جگائیے
مُچلکا	مچلکہ (نیک چلنی کا عہد، ضمانت نامہ)	؎ کن نے لیا ہے تجھ سے مچلکہ کی داد دد ٹک کان بھی رکھا کرو فریاد کی طرف
مدّعا	مدّعا (مقصد، مطلب)	؎ مُوا جس کے لئے اُس کو نہ دیکھا نہ سمجھے میر کا کچھ مدعا ہم
مُردہ	مُردہ (مرا ہوا)	؎ منتظر اُس کے کرخت ہو گئے بیٹھے بیٹھے جس کے مُردے کو اُٹھایا سو لٹایا نہ گیا
مسیت	مسیت (مسجد)	؎ مت ان نمازیوں کو خانہ ساز دیں جانو کہ ایک اینٹ کی خاطر یہ ڈھاتے ہیں گے مسیت
مَشک	مَشک (مشکیزہ)	؎ کیا تفاوت ہے بڑے چھوٹے ہیں گر سمجھے کوئی کیا عجب ہے مشک کو سقّا اگر دریا کہے
مشکل آسان کر	مشکل آسان کر (رکاوٹیں ختم کر)	؎ ہوئی ہے زندگی دشوار مشکل آسان کر پھر دل چلوں تو ہوں پر و بال اپنا ہول
مکھی جھلنا	مکھی جھلنا (مکھی اُڑانا)	؎ کیا اُس غریب کو ہو سر سایۂ ہُما جو اپنی بے دماغی سے مکھی نہ جھل سکے

مونڈھا	مونڈھا (کندھا)	؎ چلے ہیں مونڈھے، پھٹی ہے کہنی، جیبی ہے جولی، پھنسی ہے مُہری قیامت اُس کی ہے تنگ پوشی، ہمارا جی تو بہ تنگ آیا
مُہری / موہری	مُہری (پائنچہ کی موری)	
چَسنٹ	چَسنا (تنگ ہونا)	
مونہہ تے	مونہہ پر (منہ پر، سامنے، بالمشافہ)	؎ ایک کہتا ہوں میں تو مونہہ پہ رقیب تیری پُشتی سے سو سُناتے ہیں
ناسُور	ناسور (زندگی بھر کا وبال) ہمیشہ بہنے والا پھوڑا	؎ سمجھے میرؔ ہم کہ یہ ناسور کم ہوا پھر ان دنوں دیدۂ خونبار نم ہوا ؎ چاک جگر کو میرے جو کچھ کہو سو ہے یہ گر زخم ہے تو یہ ہے ناسور ہے تو یہ ہے ؎ چشم خوں بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا ہم نے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا
نِت	نت (ہمیشہ)	؎ نقاش دیکھ تو میں کیا نقش یار کھینچا اس شوخ کم نما کا نِت انتظار کھینچا
نعرے مارنٹ	نعرے مارنا (علی الاعلان کہنا)	؎ طاقت نہیں ہے بات کی کہتا تھا نعرے مارتے کیا جانتا تھا میرؔ کو ہووے گا بیمار اس قدر
وصیّت	وصیّت (آخری نصیحت۔ پیغام)	؎ وصیّت میرؔ نے مجھ کو یہی کی کہ سب کچھ ہونا ایک عاشق نہ ہونا

لفظ	معیاری لفظ (معنی)	شعر
وعدہ	وعدہ (مرنے کا وقت)	؎ میرا وعدہ ہی آپہنچا نہیں ترے وعدے کے آنے تک ہوا ہیں موت سے سچّا، رہا اے شوخ تو جھوٹا
وعدہ وعید	وعدہ وعید (عہد و پیمان)	؎ وعدہ وعید پیارے کچھ تو قرار ہوتے دل کی معاملت ہے کیا کوئی خوار ہوئے
وِسواس کرنا	وسواس کرنا (تشویش ہونا، فکر کرنا)	؎ بیگانہ خو رقیب سے وسواس کچھ نہ کر فریاد ٹُک زبان سے تو پھر یار بہت ہیں
ہزاراں وچوں یک	ہزاروں میں ایک (بے مثال منفرد)	؎ گل و بلبل بہار میں دیکھا ایک تجھ کو ہزار میں دیکھا
ہَلّنا	ہلنا (حرکت کرنا، ہلنا)	؎ جنوں میرے کی باتیں دشت اور گلشن میں جب چلیاں نہ چوب گل نے دم مارا، نہ چھڑیاں بید کی ہلیاں

اس غزل کے دیگر اشعار کا قافیہ ہے۔ بلیاں، کلیاں، گلیاں، بھلیاں

لفظ	معیاری لفظ (معنی)	شعر
ہمیش	ہمیش (ہمیشہ)	؎ ایک دم پھر، برسوں تک کینہ یوں ہی گزرتی ہے اپنی اُس کی ہمیش
ہِک ادھ	اک آدھ (کبھی کوئی ایک)	؎ رنگِ شکستہ میرا بے لطف بھی نہیں ہے اک آدھ رات کو تو یاں بھی سحر کرو تم
		؎ ہر چند میں نے شوق کو پنہاں کیا ولے اِک آدھ حرف پیار کا منہ سے نکل گیا
ہُنر	ہُنر (خوبی، کام)	؎ آتے ہیں مجھے خوب یہ دونوں ہنر عشق رونے کے تئیں آندھی ہوں، کڑھنے کو بلا ہوں
ہوٹھ	ہونٹھ (ہونٹ)	؎ گلبرگ کا یہ رنگ ہے مرجان کا ایسا ڈھنگ ہے دیکھو نہ جھمکے ہے پڑا وہ ہونٹھ لعلِ ناب سا

ہوٹھ ہلاوݨ	ہونٹ ہلانا (بولنا، گفتگو کرنا)	ے ہونٹ اپنا ہلا نہ سمجھے بن یعنی جب کھولے تو زبان، ٹک سوچ
ہُوں ہُوں کرݨ	ہوں ہوں کرنا (بے دلی سے ہاں میں جواب دینا)	ے بات اپنے ڈھب کی کوئی کرے وہ تو کچھ کہوں بیٹھا خموش سامنے ہوں ہوں کروں ہوں میں

سرائیکی میں ہوں ہاں کرݨ محاورۃً بولا جاتا ہے۔

ہووے ناں ہووے	ہوئے نہ ہوئے (یقین کی حالت میں بولتے ہیں)	ے بوئے کباب سوختہ، آتی ہے دماغ میں ہوئے نہ ہوئے اے نسیم رات کسو کا دِل جلا
یار	یار (محبوب، دوست)	ے نقاش دیکھ تو ہیں کیا نقشِ یار کھینچا اس شوخ کم نما کا نتِ انتظار کھینچا
یاراں	یاراں (یار کی جمع)	ے اب تو اس گلی میں خوار ہے لیک میرؔ یاران عزیز کوئی تھا
یاری	یاری (دوستی محبت)	ے تھی یہ کہاں کی یاری آئینہ رُو کہ تُو نے دیکھا جو میرؔ کو تو بگڑا او مونہہ بنایا
یخ	یخ (بہت ٹھنڈا)	ے اے آہِ سحر عرصہ محشر میں یخ جما جلتا ہوں میں سنو کہ یہ دوزخ ٹھٹھر گیا
یکبارہ	یکبارہ (یک + بارہ) (ایک سوراخ)	ے یکبارہ جیب کا بھی بچا، میں نہیں سیا وحشت میں کوئی سیا، سو کہیں کا کہیں سیا
یک دم	یکدم (ایک دم)	ے خون سے میرے ہوئی یک دم خوشی تم کو تو لیک مفت میں جاتا رہا جی ایک بے تقصیر کا

مثنوی گھر کا حال

اُکھڑے پکھڑے	اُکھڑے پُکھڑے (ٹوٹے پھوٹے)	؎ اُکھڑے پُکھڑے کواڑ ٹوٹی دصبد زلفِ زنجیر ایک کہنہ حدبد
ایسی تیسی	ایسی تیسی (ستیاناس)	؎ پوچھو مت زندگانی کیسی ہے ایسے چھپّر کی ایسی تیسی ہے
بھنبھیری	بھنبھیری (گھومنے والی شے)	؎ کیوں کہ ساون کٹے گا اب کی بار تھرتھرا وے بھنبھیری سی دیوار
پاٹی	پٹی (چارپائی کا بازو)	؎ جنسِ اعلیٰ کوئی کھٹولا کھاٹ پائے پٹی رہے ہیں جن کے پھاٹ
حُجرہ	حُجرہ (کمرہ)	؎ ایک حجرہ جو گھر میں ہے واثق سوشکستہ تر از دلِ عاشق
خرابی	خرابی (بدحالی، تباہی)	؎ کیا لکھوں میں اپنے گھر کا حال اس خرابی میں، میں ہوا پامال
در	در (دروازہ)	؎ اینٹ مٹی کا در کے آگے ڈھیر گرتی جاتی ہے ہولے ہولے منڈیر
ہولے ہولے	ہولے ہولے (آہستہ آہستہ)	
ردّا	ردّا (چنائی شدہ اینٹوں کی ایک قطار)	؎ جھاڑ باندھا ہے مینہ نے دن رات گھر کی دیواریں رہیں گی جیسے پات باد میں کانپتی ہیں جو تھر تھر اُن پہ ردّا رکھے کوئی کیونکر

رستا	رستہ (راستہ۔ گزرگاہ)	؎ دو طرف سے تھا کتوں کا رستا کاش جنگل میں جا کے بستا
صحنک	صحنک (مٹی کا کونڈا)	؎ کہیں صحنک رکھوں کہیں پیالا کہیں ہانڈی کے ٹھیکرے لالا
فنّد	فند (پھند۔ فریب)	؎ ٹپکے دو چار جا تو بند کروں پینچ کوئی لڑاؤں فند کروں
کُتّے دا مغز	کُتّے دا مغز (بے حس دماغ) (شور مچانے کا عادی دماغ)	؎ کس سے کہتا پھروں یہ صحبت نغز کُتّوں کا سا لاؤں کہاں سے مغز
کِنگری	کنگنی (رزہ۔ کنارہ)	؎ کنگنی دیوار کی بنت بے حال پدڑی کا بوجھ بھی سکے نہ سنبھال
کوٹھا	کوٹھا (کمرہ)	؎ کوٹھا بوجھل ہوا سے بلبٹھ گیا بانی جنز جز میں اس کے بیٹھ گیا
کھٹ	کھاٹ (چارپائی)	؎ جھاڑنے جھاڑنے گیا سب بال ساری کھاٹوں کی چولیں نکلیں وال
ہولی کھیڈن	ہولی کھیلنا (کھل کھیلنا)	؎ کوئی جانے کہ ہولی کھیلا ہوں کوئی سمجھے ہے یہ کہ کھیلا ہوں
آزار ڈیون	آزار دینا (دکھ دینا)	؎ کچھ کچھ آزار مجھ کو دینے لگے قسم اقسام مجھ سے لینے لگے

(مثنوی معاملاتِ عشق)

محاورات

اکھ لڑن	آنکھ لڑنا (عشق ہونا)	؎ اپنی تو جہاں آنکھ لڑی پھر وہیں دیکھو آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا
اکھ لگن	آنکھ لگنا (سو جانا، نیند آنا)	؎ رات گزری ہے سب تڑپتے میر آنکھ لگ جائے ٹک تو سو لو تم
اکھیں چھت نال لگن	آنکھیں چھت سے لگنا (منتظر ہونا)	؎ ایک عالم کی ہیں لگ رہی چھت سے آنکھیں تو اے ماہ! کس دن لبِ بام ہو گا
انھا ہوون	اندھا ہونا (اچھے برے کی تمیز سے محروم ہونا)	؎ سوجھا نہ چاہ ہیں کچھ برباد کر چکے دل میر اندھے ہو رہے تھے اپنا بھی گھر نہ دیکھا
بلا ہوون	بلا ہونا (زبردست قوت کا مالک ہونا)	؎ اے گرد باد مت دے ہر آن غرض وحشت میں بھی کسو زمانہ اس کام میں بلا تھا
بلوہ ہوون	بلوہ ہونا (عام فساد ہونا)	؎ جی کھنچ رہے ہیں ادھر عالم کے ہوگا بلوہ گر شانہ تو نے اس کی زلفوں کا تار کھینچا
بار پاون	بار پانا (اہمیت پانا)	؎ احوال خوش انھوں کا ہم بزم ہیں جو تیرے اور حیف ہے کہ ہم نے واں تک نہ بار پایا
پپڑی جمن	پپڑی جمنا (ہونٹوں پر خشکی سے چھلکے بن جانا)	؎ لوہو پیتے ہی مرا اشک نہ مونہہ کو لاگا بوسہ جب لے ہے ترے ہونٹوں کی پپڑی کا مزا
پھل جھڑن	پھول جھڑنا (دلنشیں خوبصورت گفتگو کرنا)	؎ جھڑے جس طرح پھول گلبن سے یوں چمن میں جہاں کے ہم آکر چلے

پھٹے ءِچ پیر ڈیہوݨ	پھٹے میں پاؤں دینا (دوسرے کے معاملے میں مداخلت کرنا)	؎ ہم اپنی جیب کو سی رہتے یا نہیں پھٹے میں پاؤں دینے کو آئے کہاں سے تم
تختہ تھیوݨ	تختہ ہونا (زغارت ہونا، تباہ ہونا)	؎ دکانیں حسن کی آگے ترے تختہ ہوئی ہونگی جو تو بازار میں ہوگا تو یوسف کب بکا ہوگا
چاہ کرݨ	چاہ کرنا (محبت کرنا۔ چاہنا چاہت کرنا)	؎ حال نہیں ہے عشق سے مجھ میں کس سے میرا اب حال کہوں آپ ہی چاہ کر اس ظالم کو بے اپنا میں حال کیا
چھاتی نال لاوݨ	چھاتی سے لگانا (اپنا بنانا عزیز رکھنا)	؎ کیا کرے وصل سے مایوس دل آزردہ جو زخم ہی یار کا چھاتی سے لگا رکھتا ہو
خانہ خراب کرݨ	خانہ خراب کرنا (تباہ کرنا)	؎ خانہ خراب کس کا کیا تیری چشم نے تھا کون یوں جسے تو نصیب ایک دم ہوا
خوار تھیوݨ	خوار ہونا (ذلیل و رسوا ہونا)	؎ اُس کے نزدیک کچھ نہیں عزت میر جی یونہی خوار ہوتے ہیں ؎ نہ رو عشق میں دشت گردی کو مجنوں ابھی کیا ہوا ہے بہت خوار ہوگا ؎ محتسب میکدہ سے جاتا نہیں یاں سے ہو کر خراب نکلے گا
خراب پھرݨ	خراب پھرنا (ذلیل و رسوا ہو کر پھرنا)	؎ دیر و کعبے میں اُس کے خواہشمند ہوتے پھرتے ہیں ہم خراب بہت ؎ بس ترک عشق کرکے ہوا گوشہ گیر ہوتا پھروں خراب جہاں میں کہاں تلک

خراب کرنڑ	خراب کرنا (ذلیل کرنا)	؎ جھوٹ اُس کا نشان نہ دو بارد ہم خرابوں کو مت خراب کرد
خاک بھیوٹڑ	خاک ہونا (مٹنا، تباہ ہونا)	؎ تُو جہاں سے دل اٹھایاں نہیں رسم دردمندی کسی نے یوں نہ پوچھا ہوئے خاک یاں ہزاراں
خراب کرنڑ	خراب کرنا (بدمزہ کرنا، لتاڑنا جلانا)	؎ ٹک تو رہ اے بنائے ہستی تُو تجھ کو کیسا خراب کرتا ہوں
دوادارُو کرنڑ	دوادارو کرنا (علاج کرنا۔ دوائی دینا)	؎ گیا صبر آخر آزارِ دلؔ سے بہر بہت کرتا رہا دارو دوا میں
دان کرنڑ	دان کرنا	میر نے اپنے سفر میں دان دینا (خیرات دینا) باندھا ہے۔
	(خیرات دینا قربان کرنا)	؎ اس برہمن اسپر کے قشقہ پہ مرتے ہیں ہم ٹک دے گا رد تو گویا جی ہم کو دان دے گا
دل ڈھادنڑ	دل ڈھانا (دکھ دینا۔ آزار دینا)	؎ مت رنجہ کر کسو کو کہ اپنے تو اعتقاد دل ڈھاہ کر جو کعبہ بنایا تو کیا ہوا
دِل لگا ہودنڑ / رہنڑ	دل لگا ہونا۔ رہنا (محبت کا سلسلہ جاری رہنا)	؎ کب تک تو امتحاں میں مجھ سے جدا رہے گا محشر تلک تجھ ہی میں یہ دل لگا رہے گا
دِل ڈھہنڑ	دِل ڈھہنا (حوصلہ پست ہونا)	؎ جی بکھرے دل ڈھہے ہے سر بھی گرا پڑا ہے خانہ خراب تجھ بن کیا کیا خرابیاں ہیں
دیوار کھچنڑ	دیوار کھینچنا (فاصلہ پیدا کرنا)	؎ مجلس میں تیری ہم کو کب غیر خوش لگے ہے ہم بیچ اپنے اُس کے دیوار کھینچتے ہیں

رنگ اُڈن	رنگ اُڑنا (چہرہ زرد ہونا)	ے	رنگ اُڑ چلا چمن میں گلوں کا تو کیا نسیم ہم کو تو روزگار نے بے بال و پر کیا
رنگ بدلن	رنگ بدلنا (یکساں ہونا)	ے	بہت رنگ بدلتا ہے دیکھو کبھو ہماری طرف سے سحر کی طرف
رُل وجن	رُل جانا۔ رُلنا (گم ہو جانا۔ بے وقعت ہونا)	ے	ہر ذرہ خاک تیری گلی کی ہے بے قرار یاں کون سا ستم زدہ ماٹی میں رُل گیا
زخم کھاون	زخم کھانا (دُکھ سہنا)	ے	دل جو دیدار کا قاتل کے بہت بھوکا تھا اس ستم کشتہ سے اک زخم بھی کھایا نہ گیا
زہر کھاون	زہر کھانا (زہر کھانا، ناپسندیدہ بات قبول کرنا)	ے	لوٹتا ہے بہار مونہہ کی خط میر اس پر میں زہر کھاؤں گا
زیادہ چلن	زیادہ چلنا (دیرپا ہونا، زیادہ صحبت رہنا)	ے	قدم بوسی تلک مختار ہیں غیر زیادہ تک چلیں تو سر میں کھاویں
ضرر دیون	ضرر دینا/کرنا (دُکھ دینا)	ے	نافع تھیں جو مزاج کو اوّل سو عشق میں آخر انہیں دواؤں نے ہم کو ضرر کیا
سدھیاں سُناون	سیدھی سُنانا (کھری کھری سُنانا)	ے	کجی اُس کی جو میں جتانے لگا مجھے سیدھیاں وہ سُنانے لگا
گوطہ/غوطہ کھاون	غوطہ کھانا (گم ہو جانا)	ے	ماہیت دو عالم کھاتی پھرے ہے غوطہ یک قطرہ خوں یہ دل، طوفاں ہے ہمارا

کن ڈیوݨ/کرݨ	کان دینا (توجہ کرنا)	؎ نالہ ہمارا ہر شب گزرے ہے آسماں سے فریاد پر ہماری کس دن تو کان دے گا

آجکل اُردو میں "کان دھرنا" مستعمل ہے۔

کن ہووݨ	کان ہونا (خبر دار ہونا)	؎ دعویٰ خوش دہنی گرچہ اُسکے تھا لیکن دیکھ کر مُنہ کو تیرے گُل کے تئیں کان ہوئے
کنارا کرݨ	کنارا کرنا (کنارہ کش ہونا۔ ایک طرف ہونا)	؎ ڈَب مرنے سے ڈوب مرنا خوب ہے کنارا ہی یاں سے کرنا خوب (مثنوی در ہجوِ خانہ خود)
مونڈھا ڈیوݨ کندھا ،،	کاندھا دینا (ساتھ دینا، رفاقت کرنا)	؎ مجھے تا لبِ گور کاندھا دے گئی تمنّا نے مجھ سے تو یاں تک نباہی
کھُب ونجݨ	کھُب جانا (نظروں میں سما جانا)	؎ اے نکیلے! یہ تھی کہاں کی ادا کھُب گئی جی میں تیری بانکی ادا
گل دا ہار تھیوݨ	گلے کا ہار ہونا (وبالِ جان ہونا)	؎ بُلبل ہمارے گُل پہ نہ گستاخ کر نظر ہو جائے گا گلے کا کہیں ہار دیکھنا
مرݨ/مر رہݨ/مر پووݨ	مر رہنا (سو جانا)	؎ مر بھی رہ میرؔ شب کو بہت رویا ہے میری جان اَب سحر نزدیک
مر مر کے جیوݨ	مر مر کے جینا (شدید بے بسی کی زندگی)	؎ بہتر ہے غرض خاموشی ہی کہنے سے یاراں مت پوچھو کچھ احوال کہ مر مر کے جیا ہوں
من مارݨ	من مارنا (نفس کُشی کرنا)	؎ نفس ہے مرا افعی پیچدار گیا جس سے خصم قوی من کو مار (مثنوی اژدر نامہ)

مِنّت کرنڑ	منّت کرنا (خوشامد کرنا، منت سماجت کرنا)	عمرِ عزیز اپنی منّت ہی کرتے گزری بے جُرم آہ! رہیئے یوں عذر خواہ تا چند
مِٹی وِچ رُلنڑ	مٹی میں رُلنا (ذلیل و خوار ہونا بے وقعت ہونا)	پرغباریٔ جہاں سے نہیں سُدھ میر ہمیں گردانتی ہے کہ مٹی میں رُلے جاتے ہیں
من دی من وِچ رہنڑ	من کی من میں رہنا (اپنی باتیں اپنے تک رہنا)	فرہاد و قیس و میر یہ آوارگانِ عشق ایسے گئے ہیں سب کی رہی من کی من کے بیچ
مُونہہ لال کرنڑ	منہ لال کرنا (خوب مارنا)	چمن میں گل نے جو کل دعویٔ جمال کیا جمالِ یار نے منہ اُس کا خوب لال کیا
مونڈھے نال مونڈھا لاونڑ	مونڈھے سے مونڈھا لگانا (آسرا بننا۔ مددگار بننا۔ سہارا بننا)	نہ کر دیوار کا مجلس میں تکیہ ہمارے مونڈھے سے مونڈھا لگا بیٹھ
مُونہہ تیں آونڑ	منہ پر آنا (باتیں لبوں تک آنا)	ٹک سُن کہ سو برس کی ناموسِ خامشی کھو دو چار دل کی باتیں اب مونہہ پر آنیاں ہیں
مُونہہ بناونڑ	مُنہ بنانا (منہ بگاڑنا اظہارِ ناگواری کرنا)	تھی یہ کہاں کی یاری آئینہ رُو کہ تُونے دیکھا جو میر کو تو بگڑا و مونہہ بنایا سو بار یوں تو غیروں سے کرتے ہو ہنس کے بات کچھ مونہہ بنا رہے ہو ہماری ہی بار کو
مُونہہ لہنڑ	مُنہ اُترنا (خاموش ہونا چہرہ بے رونق ہونا)	اَب چھیڑ یہ رکھی ہے کہ پوچھے ہے بار بار کچھ وجہ بھی کہ آپ کا منہ ہے اُترا رہا

مُونہہ تے نور آ دنڑ	منہ پر نور آنا (چہرہ ہشاش بشاش ہونا)	پھر کہیں کیا دل لگا یا میرؔ جو ہے زرد رُو مُنہ پر آیا تھا ترے دو چار دن سے نُور ٹک
نعرے مارنڑ	نعرے مارنا (علی الاعلان کہنا)	طاقت نہیں ہے بات کی کہنا تھا نعرے مارتے کیا جانتا تھا میرؔ کو ہووے گا بیمار اسقدر
ہتھ چھکنڑ/چاونڑ	ہاتھ کھینچنا، ہاتھ اٹھانا (کنارہ کش ہونا)	تھا بد شراب ساقی کتنا کہ رات مے سے میں نے جو ہاتھ کھینچا اُن نے کٹار کھینچا
ہتھ مَلنڑ	ہاتھ ملنا (افسوس کرنا)	سماں افسوس و بے تابی سے تھا کل فصل کو میرے تڑپتا تھا ایدھر میں اور ادھر وہ ہاتھ ملتا تھا
		اِس طرح دل گیا کہ اب تک ہم بیٹھے روتے ہیں ہاتھ ملتے ہیں
ہتھ/ ہتھے چڑھنڑ	ہاتھ چڑھنا (قابو میں آنا)	اب گریباں کہاں کہ اے ناصح چڑھ گیا ہاتھ مجھ دیوانے کے

میرؔ نے اپنے اشعار میں جمع مؤنث فاعل کے ساتھ صفت اور فعل کو بھی مؤنث باندھا ہے یہ جمع سرائیکی اسماء، جمع کے مطابق ہیں۔

پیاریاں	(پیاری)	گل نے ہزار رنگ سخن سر کیا ولے دل سے گئیں نہ باتیں تری پیاری پیاریاں
شرابیاں گلابیاں	(شرابی) (گلابی)	تلوار غرق خوں ہے آنکھیں گلابیاں ہیں دیکھیں تو تیری کب تک یہ شرابیاں ہیں

حسرت موہانی نے اپنی کتاب "نکاتِ سخن" میں ایسے الفاظ کو متروکات معروف میں شامل کیا ہے۔ ان کے نزدیک اِسی طرح چند اور الفاظ بھی متروکات

معروف (شعرائے عہد متوسط کے کلام کے الفاظ) میں آتے ہیں ۔

ہماریاں	(ہماری)	؎ پڑھتے پھریں گے گلیوں میں ان ریختوں کو لوگ مدت رہیں گی یاد یہ باتیں ہماریاں
ترسنیاں	(ترسنی)	؎ وے صورتیں نجانے کس دیس بستیاں ہیں اب دیکھنے کو جن کے آنکھیں ترسنیاں ہیں (سودا)
جُدائیاں	(جُدائی)	؎ بے دیکھے جس کے پل میں آنکھیں بھر آتیاں ہوں کیا قہر ہے جو اس سے برسوں جدائیاں ہیں (مصحفی)

اسی طرح منوالیاں، کالیاں، لگاتیاں، رکھاتیاں، لڑنیاں، پڑنیاں
لاچاریاں، بھاریاں، گولیاں وغیرہ بھی آج متروک الفاظ ہیں۔

سرائیکی زبان کی وجہ تسمیہ

"۱- دراوڑوں کے اقتدار کے خاتمہ پر وادئ سندھ میں اُسوریوں کا نام لیا جاتا ہے۔ ان کے تہذیبی تعلقات فراعنۂ مصر اور سلاطینِ بابل تک قائم تھے۔ محققین کے نزدیک یہی اُسوری، اُشوری اور اُہوری بھی کہلاتے تھے ــــــــ

ویسے بھی اسورکی اور سرائیکی دونوں زبانوں میں حروف س۔ ر۔ ک۔ ی کا اشتراک قابلِ توجہ ہے ــــ

۲- بعد ازاں قدیم ہند آریائی دور میں جو کہ ۲۵۰۰ تا ۱۵۰۰ ق۔م تک گنا جاتا ہے۔ وادئ سندھ کی زبان کا نام سُورکی کی بجائے 'سری کی' پڑ گیا۔ یہ نام آریاؤں کے مذہبی رہنما سری رام چندر جی کی نسبت سے پڑا۔ سنسکرت میں 'سری' سردار کے معنی میں بولا جاتا ہے ــ

۳- البیرونی کے بیانات کے مطابق سندھ کی شمالی حدود سے لیکر ملتان اور ملتان کے جنوب مغربی اطراف کے علاقے کا نام کسی زمانے میں 'سوئیرا' بھی رہا ہے، اسی نسبت سے اس وادی کی زبان کو اس زمانے میں 'سویراکی' کہا جاتا رہا ہے۔

۴- 'سرادا' کی اس قدیم اور اہم منڈی کی نسبت سے یہاں کی زبان بھی 'سراوائی' کہلائی جو سرلا رسم الخط میں لکھی جاتی تھی۔ اس روایت کو اس امر سے بھی تقویت پہنچتی ہے کہ اسی زمانے میں اس علاقے میں 'سرائی' نام کی ایک قوم بھی بستی تھی ــ اس قوم کے ایک خدا رسیدہ بزرگ 'صاحب سرائی' کا مزار بھی ڈیرہ غازیخان کے جنوب مشرق میں موجود ہے۔

۵ ــــــــ بہ تقاضائے فطرت اس علاقہ میں رہنے والے باشندوں کو 'سرائی' اور اُن کی زبان کو 'سرے کی' کہا جانے لگا۔" (صفحات ۱۵ - ۱۶)

(سرائیکی اور اس کی نثر از دلشاد کلانچوی)

مثنوی سحرالبیان کا مطالعہ

سرائیکی کے حوالے سے!

مثنوی سحرالبیان کے خالق میر حسن ۱۷۲۷ء میں پرانی دلی میں پیدا ہوئے اصل نام غلام حسن اور تخلص حسن تھا اُنہوں نے شاعری میں پہلے اپنے والد سے اور پھر میر درد سے اصلاح لی۔ بارہ سال کی عمر میں فیض آباد چلے گئے۔ یہیں انہوں نے فارسی کی بجائے اردو میں شعر کہنے شروع کیے اور سودا کے شاگرد ضیا سے اصلاح لینی شروع کی نواب سالار جنگ کے ساتھ لکھنؤ آ گئے۔ نواب آصف الدولہ کے کہنے پر مثنویاں اور قصیدے لکھے مثنوی سحرالبیان اُن کی آخری تصنیف ہے۔ میر حسن نے ۱۷۸۶ء میں وفات پائی۔

سحرالبیان کی زبان بے حد سادہ اور سلیس ہے۔ روزمرہ بالکل آج کا ہے آبِ حیات کے مصنف محمد حسین آزاد نے لکھا ہے۔

> "کیا میر حسن کو سو برس آگے والوں کی باتیں سنائی دیتی تھیں؟ کہ جو کہا صاف وہی محاورہ اور وہی گفتگو ہے جو ہم تم بول رہے ہیں......"

میر حسن نے سحرالبیان میں روزمرہ اور بول چال کا خاص طور پر بڑا خیال رکھا ہے کہانی میں کردار جو گفتگو کرتا ہے اُس کے مرتبے کو اور اُس کی زبان اور

روزمرّہ کو خاص طور پر سامنے رکھا گیا ہے۔ میر حسن نے اپنی اس مثنوی کی زبان کو نئی طرز اور نئی زبان کہا ہے۔ ؎

نئی طرز ہے اور نئی ہے زبان
نہیں مثنوی ہے یہ سحرالبیان

میر حسن نے "نئی طرز اور نئی زبان" کا جو دعویٰ کیا ہے یہ صحیح بھی ہے۔ زبان نئی اس لئے کہ جس زمانے میں یہ مثنوی لکھی گئی لکھنؤ کے شاعر دبستانِ دہلی کی شیریں بیانی اور سادہ گوئی کی روش سے منحرف ہونے لگے تھے، نئی طرز اس لئے کہ یہ کسی فارسی مثنوی کا ترجمہ نہیں ہے۔ قصّہ طبع زاد ہے اور اس کا رنگ و آہنگ مخلوط تہذیب و معاشرت سے لیا گیا ہے۔ البتہ ہیئت و ترکیب فارسی مثنوی جیسی ہے۔ مثنوی کی کہانی لکھنوی تہذیب کا نمونہ ہے لباس، آرائش، تکلّف و تصنع شادی بیاہ کی رسومات اور ان سے متعلقہ ساز و سامان سبھی لکھنوی تہذیب کا حصّہ تھے۔

مثنوی سحرالبیان کے بارے میں نقّادوں نے بہت کچھ لکھا ہے اس میں موجود لکھنوی تہذیب و معاشرت پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کی زبان سے ہمیں سروکار ہے اور وہ بھی سرائیکی کے حوالے سے، اس کی زبان نئی ہے۔ عام بول چال کے مطابق ہے اور دو سو سال گزرنے کے بعد بھی جدید نظر آتی ہے مثنوی کی زبان کا بغور جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس پر سرائیکی زبان (اور لب و لہجہ) کے اثرات خاصے گہرے اور نمایاں ہیں۔ اس حقیقت سے تو انکار نہیں ہے کہ اُردو نے پنجاب میں پرورش پائی اور پھر دلّی و لکھنؤ تک پہنچی اور سحرالبیان میں بھی ایسی زبان استعمال کی گئی جس میں سرائیکی کے استعارات و تشبیہات الفاظ و تراکیب، محاورات اور کہاوتیں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ قصّے میں

سرائیکی تہذیب و معاشرت کی عکاسی بھی نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر عورتوں کے لباس، زیورات اور سامان آرائش کا جہاں ذکر آتا ہے وہاں بہت سے زیورات اور لباس، ایسے ہیں جو سرائیکی بولنے والوں کی تہذیب و معاشرت کا آج بھی حصہ ہیں جیسے بالے (بڑی بالیاں) نتھ، انگیا، مسّی، گلبدن (ایک قسم کا کپڑا) ملے (بڑی بالا کڑے، بادلے (ایک خاص قسم کی کڑھائی کا کام) تکما۔ دولڑا۔ ست لڑا۔ پچلڑا۔ چنپا کلی۔ پائے زیب (پازیب) جُھمکے، ٹیکا۔ لہنگا وغیرہ۔

مثنوی سحرالبیان میں قصہ عنوانات دے کر بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے سرائیکی الفاظ و تراکیب، محاورات اور کہاوتوں کی نشاندہی کے لئے مثنوی سے لئے گئے اشعار، عنوانات قصہ دے کر لکھے گئے ہیں تاکہ قارئین اصل مثنوی میں اِن اشعار کو تلاش کرنا چاہیں تو دقت نہ ہو۔

حصّہ حمد

سرائیکی الفاظ و محاورات	سحرالبیان کے الفاظ و محاورات	مثنوی کے اشعار
۱۔ خدا مہربان تاں کُل مہربان	خدا مہربان تو کُل مہربان	؎ کسی سے نہ برآوے کچھ کام جاں جو وہ مہربان ہو تو کل مہرباں
۲۔ موئے	موئے (مرے ہوئے)	؎ موئے پر نہیں اس سے رفت و گزشت اسی کی طرف سب کی ہے بازگشت
۳۔ ہمیش	ہمیش (ہمیشہ)	؎ ورے سب ہیں اس سے وہ ہے سب سے پیش ہمیشہ سے ہے اور رہے گا ہمیش
۴۔ موئے جیندیں	موئے جیتے (ہر حال میں)	؎ رہا کون اور کس کی بابت رہی موئے اور جیتے وہی ہے وہی

سرائیکی	اردو	شعر
۴۔ نمود ہووݨ / نھیوݨ نک نموذ تھیوݨ	نمود ہونا (نیک نامی یا شہرت ہونا)	سدا بے نمودوں کی اس سے نمود دل بستگان کو ہے اس سے کشود

سرائیکی میں 'بے نمود' کی جگہ 'بدنموذ' یا 'بدنموذ' بولا جاتا ہے۔ یہ محاورہ یوں بھی بولا جاتا ہے 'نک نموذ ہووݨ'، اس طرح دو محاورے یکجا ہو جاتے ہیں۔ یعنی 'نک ہووݨ'، اور 'نموذ ہووݨ'، دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی احساس نیکنامی ہونا۔

حصہ نعت

سرائیکی	اردو	شعر
۵۔ بو	بو (اردو اور سرائیکی دونوں میں املا ایک ہے البتہ ادائیگی اور لہجہ مختلف ہے)	عجب کیا جو اُس گُل کے سایہ نہ ہو کہ تھا وہ گل قدرتِ حق کی بو نہ ہے وہ پلنگ اور نہ وہ ماہرو نہ گل ہے اُس جا نہ وہ اُس کی بُو

پہلے شعر میں 'بو' کا لفظ سرائیکی لہجہ میں ہے دوسرے شعر میں اردو لہجے میں ہے۔ سرائیکی لہجے کے لفظ کو خواجہ فریدؒ کے اس شعر میں دیکھئے۔

نُوں بن فقط پیا کو نہیں ؛ مُنڈھوں غیر دی اِتھ بو نہیں

مندرجات بدرگاہ قاضی الحاجات،

سرائیکی	اردو	شعر
۶۔ صحیح سالم ہووݨ	صحیح سالم ہونا (تندرست ہونا)	صحیح اور سالم سدا مجھ کو رکھ خوشی سے ہمیشہ خدا مجھ کو رکھ

تعریفِ سُخن

سرائیکی	اردو	شعر
۷۔ یار	یار (دوست)	سخن کا صلہ یار دیتے رہے جو ہر صدا مول لیتے رہے

مدح وزیر الملک جناب نواب آصف الدولہ بہادر کی۔

سرائیکی	اردو	شعر
۸۔ باگھ۔ بگھیار	باگھ (چیتا)	نہ ہو باگھ بکری میں کچھ گفتگو اگر اِس کا چیتا نہ ہووے کبھو

۹۔ چیتنا	چیتنا (فہم، سمجھ، یادداشت)	

بیان سخاوت کا

۱۰۔ دوشالہ	دوشالہ (کندھے پر رکھنے کا ایک کپڑا)	؎ سخاوت بہ ادنیٰ سی اک اس کی ہے کہ اک دن دوشالے دیئے سات سے
۱۱۔ خجالت	خجلت (شرمندگی)	؎ قدح لے کے نرگس جو ہووے کھڑی تو خجلت سے جاوے زمیں میں گڑی

آغازِ داستان

۱۲۔ رستے	رستے (راستے)	؎ جہاں تک کہ رستے تھے بازار کے کہے تو کہ تختے تھے گلزار کے
۱۳۔ صفا محاورہ، صفا کرنڑ (چپٹ کر جانا)	صفا (صفائی، صاف)	؎ صفا پر جو اس کی نظر کر گئے اسے دیکھ کر سنگ مرمر گئے
۱۴۔ (محاورہ) دب ونجنڑ غیر اہم یا کمتر ہو جانا	دب گئے (ہیچ ہو گئے)	؎ کہوں قلعہ کی اس کی ہیں کیا شکوہ گئے دب بلندی کو دیکھ اس کی کوہ
۱۵۔ (محاورہ) پھیر پوونڑ ہوونڑ (مصیبت، گردش آنا۔ چکر پڑنا)	پھیر ہونا (فرق ہونا، چکر ہونا)	؎ دنوں کا عجب اس کے یہ پھیر تھا کہ اس روشنی پر یہ اندھیر تھا
۱۶۔ کنے	کنے (کی جانب، کی طرف، جیسے شاہ کنے، اول کنے، اسلم کنے، بکس کنے)	؎ بلا کر انہیں شاہ کنے لے گئے جو نہی روبرو سب وہ شہ کے گئے

۱۷۔ نحوست	نحوست (بدبختی۔ عذاب)	؎ نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل عمل اپنا سب کر چکا ہے زحل

داستان تولد ہونے شہزادہ بے نظیر کی،

۱۸۔ جھانجھنے	جھانجھ (جھانجھنے)	؎ سنی جھانجھ نے جو خوشی کی نوا تھرکنے لگا تالیوں کو بجا
۱۹۔ ٹھاٹھ	ٹھاٹھ (عیش۔ خوشی)	؎ بنا ٹھاٹھ نقار خانے کا سب مہیا کیا اسباب عیش و طرب
۲۰۔ انگیا	انگیا (چولی)	؎ دکھانا کبھی اپنی چھب مسکرا کبھی اپنی انگیا کو لینا چھپا

داستان تیاری میں باغ کی،

۲۱۔ در (کہاوت) اک در بند سو در کھلے (ایک راستہ بند ہو تو کئی راستے کھل جاتے ہیں)	در (دروازہ)	؎ عمارت کی خوبی دروں کی وہ شان لگے جس میں زربفت کے سائبان ؎ چقیں اور پردے بندھے زرنگار دروں پر کھڑی دست بستہ بہار ؎ کوئی ڈور سے در پہ اٹکا ہوا کوئی زہ پہ خوبی سے لٹکا ہوا
۲۲۔ چق	چق (تیلیوں والا پردہ)	؎ چقوں کا تماشا تھا آنکھوں کا جال نگہ کو وہاں سے گزرنا محال
۲۳۔ ساریاں (سب کے معنوں میں یعنی تمام)	ساریاں (ساری کی جمع یعنی تمام)	؎ سنہری مغرق چقیں ساریاں وہ دیوار اور در کی گلکاریاں

لفظ	معنی	شعر
۲۴۔ پٹے سنوارنٹ	پٹے سنوارنا (بال بنانا)	؎ کہیں اپنے پٹے سنوارے کوئی اری اور تری کہہ پکارے کوئی
۲۵۔ ریس آوٹ	ریس آنا (برابری کی خواہش ہونا)	؎ عطارد کو آنے لگی اُس کی ریس ہوا سادہ لوحی ہیں وہ خوشنویس

داستان سواری کی نیاری کے حکم میں

لفظ	معنی	شعر
۲۶۔ جنجال	جنجال (عذاب، مصیبت)	؎ پڑی جب گرہ بارہویں سال کی کھلی گلجھڑی غم کے جنجال کی
گنڈھ پوونٹ	گرہ پڑنا (سالگرہ ہونا)	
۲۷۔ بابا (بھائی۔ بیٹا۔ باپ سب کے لئے بولا جاتا ہے ابا جان کی بجائے بھی بابا مستعمل ہے)	بابا (بیٹا)	؎ کہا شاہ نے اپنے فرزند کو کہ بابا نہا دھو کے نیارا رہو

داستان حمام میں نہانے کی لطافت میں

لفظ	معنی	شعر
۲۸۔ دھودھا	دھودھا (دھو کر)	؎ کدورت مرے دل کی دھو ساقیا ذرا شیشہ مے کو دھو دھا کے لا
۲۹۔ لُنگیاں	لنگیاں (تہ بند)	؎ پرستار باندھے ہوئے لنگیاں مہ دہر سے طاس لے کر دہاں
۳۰۔ نمی	نمی (رطوبت)	؎ نمی سے نہا بالوں کا عالم عجب نہ دیکھی کوئی خوب تر اس سے شب

لفظ	معنی	شعر
۳۱۔ خاطر	خاطر (دل، طبیعت)	نہ آوے کبھی تیری خاطر پہ میل چمکتا رہے یہ فلک کا سہیل
۳۲۔ مالا	مالے (بڑی مالا)	وہ موتی کے مالے بصد زیب و زین کہیں جس کو آرامِ جاں، دل کا چین
۳۳۔ (محاورہ) منڈھ ڈبوٹن زبردستی تھوپ دینا	منڈھے (چڑھے ہوئے)	منڈھے تھے تمامی سے دیوار و در تمامی تھا وہ شہر سونے کا گھر
۳۴۔ جا محاورہ، جا بٹاوٹ	جا (جگہ)	رعیت کی کثرت ہجوم سپاہ گزرتی تھی رک رک کے ہر جانگاہ

میرحسن نے اپنے ایک اور شعر میں جا اور جاگہ دونوں کو یوں برتا ہے۔

جس جا پہ تم نے باتیں کی تھیں کھڑے ہو اک دن
جب دیکھنا وہ جاگہ بے اختیار رونا

لفظ	معنی	شعر
۳۵۔ بھایا	بھایا (پسند آیا)	ارادہ ہے کوٹھے پہ آرام کا کہ بھایا ہے عالم لبِ بام کا

داستان شہزادے کے کوٹھے پر سونے اور پری کے اُڑا لے جانے کی

لفظ	معنی	شعر
۳۶۔ (محاورہ) تلویں بھوئیں اُتّے کرنا	تلے کی زمین اوپر کرنا (انقلاب لانا)	لبِ بام کثرت جو یکسر ہوئی تلے کی زمیں ساری اوپر ہوئی
۳۷۔ خدائی	خدائی (مرضیٔ خدا)	کہا گو جدائی گوارا نہیں ولیکن خدائی سے چارا نہیں

داستان شہزادے کو پرستان میں لے جانے کی۔

لفظ	معنی	شعر
۳۸۔ بندی	بندی (غلام/بندہ کی مؤنث)	چھُٹا گر ترا تجھ سے شہر و دیار یہ بندی ہی لائی ہے تقصیر وار

لفظ	معنی	شعر
۳۹۔ دم درود	دم دُعا (دم کرانا)	؎ کبھی اپنی تنہائی پر غم کرے کبھی اپنے اوپر دُعا دم کرے
۴۰۔ مُچلکا	مچلکا (ضمانت نامہ)	؎ یہ گھوڑا ہیں دیتی ہوں کل کا تجھے ولیکن یہ دے تو مچلکا مجھے

داستان گھوڑے کی تعریف میں

لفظ	معنی	شعر
۴۱۔ کھاوے پیوے	کھاوے پیوے (کھائے پیئے)	؎ نہ کھاوے نہ پیوے نہ سوئے کبھی نہ ٹاپے نہ بیمار ہووے کبھی

داستان تعریف بدر منیر کی اور عاشق ہونا بے نظیر کا

لفظ	معنی	شعر
۴۲۔ محاورات۔ دھج جماوݨ دھج بدھݨ	دھج بنانا (رُعب جمانا)	؎ وہ بیٹھی تھی یہ دھج بناتے ہوئے دل اُس چاندنی پر لگائے ہوئے
۴۳۔ محاورات۔ ہول آوݨ (خوف آنا) ہول پوݨ (خوفزدہ ہونا)	ہول کھانا (خوفزدہ ہونا)	؎ کچھ اک خوف سے ہول کھاتی ہوئی دھڑک اپنے دل کی مٹاتی ہوئی
۴۴۔ پٹکا	پٹکا (پیٹی، کمر بند)	؎ طرحدار اک سر پہ پھینٹا سجا تمامی کا پٹکا کمر سے بندھا
۴۵۔ ہڑبڑ	ہُڑ (ہڑبر کا اسم مکبّر)	؎ وہ موتی کا لٹکن زمرّد کی ہڑ لٹک جس کی زیبندہ دستار پر
۴۶۔ سُدھ	سُدھ (ہوش)	؎ رہی کچھ نہ تن من کی سُدھ بُدھ اُسے نہ کچھ اپنے تن کی رہی سُدھ اُسے
۴۷۔ بُجھک	بھچک (ششدر، حیران)	؎ وہ شہزادۂ دل شدہ تو ٹھٹھک وہیں رہ گیا نقشِ پا سا بھچک

داستان زُلف اور چوٹی کی تعریف میں

لفظ	مطلب	شعر
۴۸۔ کنگھی چوٹی کرݨ	کنگھی چوٹی (زیبائش، میک اَپ)	؎ وہ کنگھی وہ چوٹی کھینچی صاف صاف کناری کا پیچھے جھمکتا مُوباف ؎ کہوں اُس کی چوٹی کا کیا رنگ ڈھنگ کہ جوں آخری شب ہو جُھمکے کا رنگ
۴۹۔ بھاوݨ (پسند آنا) (محاورہ) من بھاوݨ (دل پسند ہونا)	بھانا (پسند آنا)	؎ مجھے چوچلے تو خوش آتے نہیں ترے ناز بیجا یہ بھاتے نہیں
۵۰۔ چوچلے چوچلے کرݨ (نخرے کرنا)	چوچلے (ناز نخرے)	

داستان ملاقات کرنا بدر منیر کا بے نظیر سے

لفظ	مطلب	شعر
۵۱۔ پرے پرے پرے کرݨ (نفرت کرنا)	پرے (دور)	؎ مرد تم پری پر، وہ تم پر مرے بس اب تم ذرا مجھ سے بیٹھو پرے
۵۲۔ مرݨ	مرنا (قربان ہونا)	
۵۳۔ دِل لاوݨ	دل لگانا (محبّت کرنا)	؎ میں اس طرح کا دل لگاتی نہیں بہ شرکت تو بندی کو بھاتی نہیں
۵۴۔ چنگا بھلا	بھلا چنگا (صحت مند)	؎ عبث تم سے کیوں دل لگاوے کوئی بھلے چنگے دل کو جلاوے کوئی
۵۵۔ ہتھ مَلݨ	ہاتھ ملنا (افسوس کرنا)	؎ جو دیکھے وہ انگیا جواہر نگار فرشتہ ملے ہاتھ بے اختیار

نمبر	لفظ	معنی	شعر
۵۶-	نیفہ	نیفہ (شلوار کا ازار بند والا حصہ)	؎ ڈلک سُرخ نیفے کی اُبھری ہوئی گلابی سی گرد ایک تہ دی ہوئی
۵۷-	چنگیریں	چنگیریں (تیلیوں کے برتن)	؎ چنگیریں بنا اور رکھ پانداں قرینے سے اس میں رکھے ہار پان

داستان بینظیر کے آنے کی، اور باہم ملاقات کرنے کی۔

نمبر	لفظ	معنی	شعر
۵۸-	رُکھائی رُکّھا تھبوٹ (محاورہ)	رُکھائی (بے مروّتی)	؎ کہا ہائے پیاری جلایا مجھے رُکھائی نے تیری ستایا مجھے

داستان بینظیر کو قید کرنے کی

نمبر	لفظ	معنی	شعر
۵۹-	ذری	ذری (ذرا)	؎ یہ اُڑتی سی اُس کو خبر سن پڑی کہا دیکھنے پاؤں اُس کے ذری

داستان بدر منیر کے غم واندوہ کی

نمبر	لفظ	معنی	شعر
۶۰-	ذری	ذری (ذرا)	؎ اُٹھی سوتے اک دن وہ رشکِ پری کہا جا کے دیکھوں چمن کو ذری
۶۱-	مونڈھا، مُوڑھا	مونڈھا (سرکنڈوں کی کرسی)	؎ زمرّد کا مونڈھا چمن میں بچھا وہ بیٹھی عجب آن سے دلرُبا ؎ کہ زانو پہ اک پاؤں کو دھر لیا اور اک پاؤں مونڈھے سے لٹکا دیا
۶۲-	سرائیکی میں یہ ترکیب مستعمل ہے مثلاً ضد پنّا، کمین پنّا، پاگل پنّا	ڈومن پنا (ڈومنی والی خوبی)	؎ وہ خلقت کی گرمی وہ ڈومن پنا نشے میں بھبھوکا سا چہرہ بنا
۶۳-	والا	بالا (بالی کا اسم مکبّر)	؎ فقط کان میں ایک بالا پڑا کہے تو کہ تھا مہ کے ہالا پڑا

۶۵۔ نوبت	نوبت (ایک قسم کا ڈھول)	؎ وہ اُڑتی سی نوبت کی دھیمی صدا کہیں دور سے گوشش پڑتی تھی آ
۶۶۔ چرند اور پرند	چرند اور پرند (چرندے پرندے)	؎ انسان کا ہی دل ہو اس بن بند ہوئے محسوس کر چرند اور پرند
۶۷۔ سُول پڑوٹ	سُول (پیٹ کا درد)	؎ جگر میں اگر آہ کی سول ہو لگے خار کیسے ہی گو پھول ہو
۶۸۔ وطیرہ	وطیرہ (طریقہ، عادت)	؎ کبھی ہے خزاں اور کبھی ہے بہار نہیں اک وطیرے پہ لیل و نہار

داستان بےنظیر کے غم ہجر سے، بدر منیر کی بےقراری میں

۶۹۔ وقتِ زوال	وقتِ زوال (غروبِ آفتاب کا وقت)	؎ تپ غم سے یوں تمتماتے ہیں گال کہ جوں رنگِ لالہ ہو وقتِ زوال

داستان بےقراری بدر منیر کی، بےنظیر کے فراق میں

۷۰۔ میت / متر	میت (ساتھی، دوست)	؎ مسافر سے کوئی بھی کرتا ہے پیت مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت
۷۱۔ پیت پال وفا شعار	پیت (پیار)	
۷۱۔ سر منہ لپیٹ	سر منہ لپیٹ (سر منہ لپیٹ لینا)	؎ گئی منڈ کری مار آخر کو لیٹ چھپر کھٹ کے کونے پہ سر منہ لپیٹ

خواب میں دیکھنا بدر منیر کا بےنظیر کو کنویں میں،

۷۲۔ سِل	سِل (اینٹ)	؎ کنویں کا ہے منہ بند اس سے اڑی کئی لاکھ من کی ہے اک سِل پڑی

نمبر	لفظ	معنی	شعر
	ارمان	ارمان (حسرت)	؎ پر اس قید میں بھی تیرا دھیان ہے فقط تیرے ملنے کا ارمان ہے
۷۳۔	ہول آونڑ	ہول آنا (ڈر آنا)	؎ ہیں اس عشق کا یہ نہ سمجھتی تھی ڈول ترے غم سے آنے لگا مجھ کو ہول
۷۴۔	گیرو	گیرو (سرخی مائل پیلا رنگ)	؎ پہن سیلی اور گیرو اوڑھ کھیس چلی بن کے صحرا کو جوگن کے بھیس
۷۵۔	لہنگا	لہنگا (ایک زنانہ لباس)	؎ پہن ایک لہنگا زری باف کا وہ پردہ سا کر اس تنِ صاف کا
۷۶۔	مُندرے	مُندرے (کانوں کے چھلّے)	؎ زمرّد کے مندرے وہ اس آن پر کہوں کیا کہ جیسے کھلے کان پر ؎ وہ مندرے وہ تن اس کا خاکستری ہوئی حسن کی اور کھیتی ہری
۷۷۔	لِٹاں	لٹیں (زلفیں)	؎ لٹیں دے کے بل، دوش پر چھوڑ دیں وہ باگیں سی شبدیز کی موڑ دیں
۷۸۔	مٹکے	منکے (بڑے بڑے موتی)	؎ جو منکے تھے من کے اُسے کر درست پہن اپنے موقع سے چالاک و چست

داستان فیروز شاہ جنوں کے بادشاہ کے بیٹے کا عاشق ہونا جوگن پر

نمبر	لفظ	معنی	شعر
۷۹۔	دارو	دوا دارو (دوا۔ علاج)	؎ وہ دارو پلا دل کو جو راس ہو کہ جینے کی بیمار کے آس ہو
۸۰۔	آس	آس (اُمید)	

۸۱۔ مسبّب الاسباب۔	مسبّب الاسباب (مشکل کشا)	؎ مسبّب کے اسباب دیکھو ذرا کہ قدرت کی اس میں ہے کیا کیا بھرا
۸۲۔ محاورات، دل آدنڑ (محبّت ہونا) دل لادنڑ (محبت کرنا)	دل آیا (عشق ہوا محبت ہوئی)	؎ وہ سمجھی کہ اُس کا دل آیا ادھر کہ دل بھی تو رکھتا ہے دل کی خبر
۸۳۔ گرم تھیونڑ (محاورہ)	گرم ہونا (عاشق ہونا)	؎ کیا تب پری زاد نے واہ جی بہت گرم ہیں آپ اللہ جی
۸۴۔ بخت کھُلنڑ (محاورہ)	بخت کھُلنا (خوش بختی آنا)	؎ کھُلے بخت بیٹے کے اور باپ کے سروں پر ہمارے قدم آپ کے

داستان فیروز شاہ کی مجلس آرائی اور جوگن کے بلانے میں

۸۵۔ کرم	کرم (مہربانی)	؎ کہا جوگی صاحب یہ کیا بات ہے کرم آپ کا ہم پہ دن رات ہے
۸۶۔ چوکی ڈبونڑ	چوکی (نگرانی)	؎ وہ چوکی کے جو دیو تھے جابجا لگا پوچھنے کس کی ہے یہ صدا
۸۷۔ کھوج لادنڑ کھوجی، سراغرساں	کھوج (سُراغ)	؎ سو میں کھوج میں اُس کے جوگن ہوئی یہاں تک تو پہنچی پر دگن ہوئی
		؎ پری زاد آپس میں تم ایک ہو اگر تم ذرا کھوج اس کا کرو

داستان کنویں سے نکلنے میں بینظیر کے

۸۸۔ ناز بو	ناز بو (ایک خوشبودار پودا)	؎ ہوئی مست اُس ناز بو سے وہ گُل کہ نکلا وہ سنبل سے مانندِ گُل

۸۹-	ماندگی	ماندگی (تکلیف)	کہا بیبیو! کل کہوں گی میں حال اب راہ کی ماندگی ہے کمال
۹۰-	وِسواس پوونڑ	وسواس (اندیشہ)	اگر دل میں کچھ تیرے وسواس ہے نہیں دور وہ بھی تیرے پاس ہے

داستان بینظیر اور بدرِ منیر کے ملنے کی!

۹۱-	آس آس وند۔ اُمیدوار	آس (اُمید)	زمیں سے نکلنے کی کب آس تھی فلک کے مجھے ہاتھ سے یاس تھی

جواب نامہ بے نظیر کا مسعود شاہ سے

۹۲-	نیک و بد	نیک و بد (اچھا بُرا)	ابھی گھر سے نکلے ہو لڑکوں کے طور نہیں نیک و بد پر تمہیں اپنے غور

داستان بے نظیر اور بدر منیر کے بیاہ کی

۹۳-	طبلے	طبلے (ڈھول)	وہ طبلوں کا بجنا اور اُن کی صدا وہ گانا کہ اچھا بنا لاڈلا
۹۴-	نوشہ	نوشہ (دولہا)	وہ نوشہ کا گھوڑے پہ ہونا سوار وہ موتی کا سہرا جواہر نگار
۹۵-	کڑکنڑ	کڑکنا (دھاڑنا)	کڑکنا وہ نوبت کا باجوں کے ساتھ گرجنا وہ دھونسوں کا دھول دھول کے ساتھ

داستان نکاح بے نظیر کا ساتھ بدر منیر کے اور شادی نجم النساء کی پری زاد سے!

۹۶-	بار	بار (بوجھ)	کسی پر نہ ایسا ہو جو بار ہوں کہ پھر میں گلے کا ترے ہار ہوں

پنجابی	اردو	مثال
۹۷۔ گل دا ہار بننڑ	گلے کا ہار بننا (دُبال جان ہونا)	
۹۸۔ ڈلی	ڈلی (قاش)	؎ اُٹھائی ڈلی اُس کی آنکھوں سے یوں کریں نوش بادام شیریں کو جوں ؎ ڈلی وہ جو ہونٹھوں کی تھی لب ملی وہ مصری کی منہ سے اُٹھائی ڈلی ؎ کمر سے اٹھائی ڈلی اس طرح کہ ہاں ہوں نہیں کی نہیں جس طرح
۹۹۔ مِسری دی ڈلی	مصری کی ڈلی (مصری کا ٹکڑا)	؎ عجب طرح کی رنگ رلیاں ہوئیں کہ باتیں وہ مصری کی ڈلیاں ہوئیں

داستان بینظیر کی بدر منیر کو اپنے وطن لے جانے اور ماں باپ سے ملاقات کرانے کی !

پنجابی	اردو	مثال
۱۰۰۔ زنانی سواری	زنانی سواری (زنانہ سواری)	؎ زنانی سواری اُتروا کے ساتھ پکڑا اُس گلِ نو شگفتہ کا ہاتھ
۱۰۱۔ نالے وہاونڑ/چلینڑ (بہت رونا)	نالے (ندی، نالے)	؎ وہ ماں خوب بیٹے کے لگ کر گلے یہ روئی کہ آنسو کے نالے چلے
۱۰۲۔ رل ملا	رل ملا (رل مل کر، گلے مل کر)	؎ سب آپس میں رہنے لگے رل ملا پھر آئے چمن میں وہ گل کھلکھلا
۱۰۳۔ سہرے	سہرے (پھولوں کے ہار)	؎ نہ بس باپ ماں کو تھی سہرے کی چاہ دوبارہ اُنہوں نے کیا اُس کا بیاہ

۱۰۴	پھُرنیاں	پھُرنیاں (پھُرنی کی جمع)	؎ کہاروں کی زربفت کی کرُتیاں اوران کی ڈبے پاؤں کی پھُرنیاں

مثنوی سحر البیان میں بیسیوں ایسے الفاظ موجود ہیں جو سرائیکی اور اُردو دونوں میں عام بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ طوالت کی وجہ سے ایسے الفاظ کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایسے چند مشترک الفاظ یہ ہیں۔

شہادت کی اُنگلی، حمد۔جگ۔ سر قلم۔ بیباک۔ سدا۔ چلن۔ طراوت نحوست، نجومی، بچار (وچار) بچن، پوتھی، مقدّر۔ جانماز۔ دوگانہ۔ چوب (چوبی ترکھان کے لیئے بولا جاتا ہے) دھمک، کوٹھا، بار، ادا، ہُنلا، شمع دان سہرے۔ دھوم دھام۔ لڑی۔

سرائیکی مرثیہ سب توں قدیم ہے

''حجاج بن یوسف عراقیاں تے وَدھ وَدھ کے سخت توں سخت ظلم کیتے جیں کنوں تنگ آ کے بہوں سارے عراقی ہجرت کر کے ہندوستان دے مغربی علاقے سندھ تے ملتان آ گئے۔ اوہناں لوکاں وچ بہوں سارے علوی تے ہاشمی ہن اوہناں لوکاں سندھ تے ملتان دے لوکاں کوں کربلا دی کہانی سُنائی اتے یزیدی ظلم وستم دا حال بیان کیتا۔ اتھوں دے لوکاں کوں اوہناں نال ستے شہیدانِ کربلا دے نال بہوں محبت تھی گئی۔ امام محمد باقرؓ (متوفّی ۱۱۷ھ) دے زمانے وچ شیعاں دی بہوں ساری آبادی ہئی ——— ۳۵۲ھ اوہ سال ہے جیں سال بغداد تے اوندے نال لگدیاں علاقیاں وچ یادگارِ محرّم منایا گیا ہا۔ ایں دا اثر ملتان تے وی پیا۔ اِتھوں دے لوکاں دی عشرہ محرّم منایا۔ مقامی زبان وچ واقعۂ کربلا بیان کیتا ———'' (صفحہ نمبر ۱۴)

''ایہہ گل منّی منائی ہے جو ستویں صدی ہجری وچ ملتانی (موجودہ سرائیکی) زبان دی شاعری دا باغ چنگی طرح کھڑا ہویا ہا تے اوندے پھُلاں دی خوشبو اپنے وسیب دے لوکاں کو معطّر کر دی پئی ہئی۔'' (صفحہ نمبر ۱۶)

''ایندے وچ تاں کوئی شک نہیں جو مرثیہ گوئی پہلے پہلے ملتان وچ شروع تھئی ہے اتے اتھوں کنوں ڈوجھے شہراں وچ پہنتی ہے۔ ملتانیاں دکّن اتے ڈوجھے شہراں وچ وَنج کے مرثیہ گوئی دے بیج کھنڈائے۔ جنگنامہ حامد ملتانی ۷۶۰ھ دے حوالے نال اردو زبان دے وجود وچ آون کنوں پہلے ملتانی زبان وچ مرثیے لکھن دا رِواج عام ہا۔'' (صفحہ ۱۷)

(ملتانی مرثیہ از خلش پیر اصحابی شائع کردہ پنجابی اَدبی بورڈ لاہور)

نظیر اکبر آبادی کی غزل میں
ایک سرائیکی شعر

نظیر اکبر آبادی اُردو کا پہلا عوامی شاعر ہے وہ ۱۷۳۵ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۳۰ء میں ۹۵ سال کی طویل عمر پاکر فوت ہوا وہ عوامی شاعر اس لئے کہلایا کہ اس نے اُن موضوعات کو اپنی نظموں میں پیش کیا جو عوامی نقطۂ نگاہ کے حامل تھے نظیر کے بارے میں ڈاکٹر فیلن ”ہندوستانی انگلش ڈکشنری“ کے دیباچے میں لکھتا ہے

”صرف یہی ایک شاعر ہے جس کی شاعری اہل فرنگ کے نصاب کے لئے سچی ہے —— صرف نظیر ہی ایک ایسا شاعر ہے جس کے اشعار نے عام لوگوں کے دلوں میں راہ کی ہے —— نظیر نے مادری زبان کے خزانوں پر اپنا سکّہ بٹھا دیا ہے —— اُس نے ہندی الفاظ کو اُن تمام خوشنما ترکیبوں میں ظاہر کیا ہے جن میں وہ ظاہر ہو سکتے تھے ——“

نظیر نے زبان دانی اور محاورات میں لکھنؤ یا دہلی کی تقلید نہیں کی بلکہ اکبر آباد کی روایت کو پیشِ نظر رکھا ہے ان کا کلام اُن کے عہد میں قبولیت خاص حاصل نہ کر سکا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس دور کی شاعری کی روایات ایرانی شاعری کی روایات کے تابع تھیں جبکہ نظیر کے ہاں آٹا، دال، روٹی، ککڑی، دیوالی شب برات

اور ہولی وغیرہ کے موضوعات تھے بقول حالی

"نظیر اکبر آبادی نے شاید میر انیس سے زیادہ الفاظ استعمال کئے ہیں مگر ان کی زبان کو اہلِ زبان کم جانتے ہیں"

جس طرح میر امن نے باغ و بہار میں عوام کی زبان نثر میں لکھ کر اسے "زندہ نثر" بنایا ہے اسی طرح نظیر اکبر آبادی نے عوام الناس کے پسندیدہ موضوعات پر لکھ کر اپنی شاعری کو "عوامی شاعری" بنایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نظیر نے اردو شاعری میں اجتہاد کیا، ایسا اجتہاد جس کو روایت سے دور کا بھی تعلق نہ تھا بقول اے حمید" نظیر نے اردو شاعری میں اس بغاوت اور انقلاب کی بنیاد ڈالی جس سے ہمارے شاعر اور ادیب آج تک موانست اور مساوات پیدا نہیں کر سکے — اور انہوں نے بالقصد دلّی اور لکھنؤ دونوں دبستانوں سے بالکل الگ رنگ نکالا" نظیر کی شاعری سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو میں واقعیت اور جمہوریت کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔

نظیر اکبر آبادی نے اجتہاد کے لئے غزل کا پابند میدان چھوڑا اور نظم کو حالِ دل کہنے کا ذریعہ بنایا۔ اس کی باتیں آسمانی ہونے کی بجائے زمینی نظر آتی ہیں اس لئے نظیر خیالات کی بجائے "واقعات کا شاعر" نظر آتا ہے۔ نظیر بہت ذہین انسان تھا طبیعت میں اخذ کرنے کا مادّہ بہت تھا وہ آٹھ زبانوں عربی، فارسی، اردو، پنجابی، بھاشا، مارواڑی اور پوربی اور ہندی سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ سنسکرت بھی جانتا تھا یہی وجہ ہے کہ اس کے ہاں ان سب زبانوں کے الفاظ ملتے ہیں۔

نظیر نے غزل بھی کہی ہے اُن کی ایک مسلسل غزل ہے۔

سحر جو نکلا میں اپنے گھر سے تو دیکھا اک شوخ حسن والا
جھلک وہ مکھڑے میں اس صنم کے کہ جیسے سورج میں ہو اُجالا

وہ زلفیں اُس کی سیاہ پُر خم کہ اُن کے بل اور شکن کو یارو
نہ پہنچے سنبل نہ پہنچے ریحان نہ پہنچے ناگن نہ پہنچے کالا

ادائیں بانکی عجب طرح کی وہ ترچھی چتون بھی کچھ تماشا
بھنویں وہ جیسے کھنچی کمانیں پلک سناں کش، نگاہ بھالا

لبوں پہ سُرخی وہ پان کی کچھ کہ لعل بھی منفعل ہو جس سے
وہ آن ہنسنے کی بھی پھر ایسی کہ جس کا عالم ہی کچھ نرالا

وہ جامہ زیبی وہ دلفریبی وہ سج دھج اس کی وہ قد زیبا
کہ دیکھ جس پر فدا ہوں دل سے وہ، جن کو کہتے ہیں سرو بالا

جو لے لیا دل کو میرے یارو تو اُس نے لی راہ اپنے گھر کی
پڑا تڑپتا میں رہ گیا واں زبان پر آہ، لبوں پہ نالا

تُساں دے ملنے نوں دل ہے بیکل اہی او گلّاں نت آکھدا ہے
سدائے میںنوں وے اپنے گھر وچ نہیں تو اتھّے اساں دے نال آ

تمہاری آسا لگی ہے نسدن تمہارے درشن کو ترسیں نیناں
دلارے سندر، انوٹھے ابرن ہٹیلے موہن، انوکھے لالا

نظیر نے اپنی اس غزل میں نہایت کمال سے ایک حسین کو دیکھنے اور پھر اس کی محبت میں گرفتار ہونے کا ذکر کیا ہے۔ نظیر کا اپنے محبوب کو یوں دیکھنا شاعری کے اُس روایتی انداز سے بالکل مختلف ہے جو غزل میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ سودا محبوب کو دیکھے بغیر اُس کی محبت میں گرفتار رہا اور پکارتا رہا ؎

کس سے کروں میں دعوای دل جا کے اے خُدا
دلدادۂ زلفِ رخِ دلبر ندیدہ ہوں

غزل کے کسی شاعر نے محبوب کا یوں دیدار نہیں کیا ہوگا جس طرح کہ نظیر کو حاصل ہوا۔ یہ 'دیکھا بھالا محبوب' اور 'ارادی جذبہ عشق' دوسرے شعراء کے ہاں ملنے والے عشق سے قطعاً مختلف ہے۔ ساری غزل مسلسل ہے اس غزل کا یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

نساں دے ملنے نوں دل ہے بیکل اہی اوگلاں نت آکھدا ہے
سدائے مینوں دے اپنے گھر وِچ نئیں تو اُٹھے اُساں دے نال آ

نظیر کا یہ شعر اُس کی پنجابی فہمی کا نتیجہ ہے پنجابی اس زمانہ میں پنجاب کی اُس زبان کو کہا جاتا تھا جسے آجکل سرائیکی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر سید محی الدین زور نے اپنی کتاب 'ہندوستانی لسانیات' میں شمال مغربی گروہ کی زبانوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ڈاکٹر زور کا کہنا ہے کہ پنجابی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ملتانی دوسری خاص پنجابی اور ڈوگروی، اسی ملتانی زبان کو آجکل سرائیکی کہا جاتا ہے۔

اس شعر میں 'نساں' کا لفظ معنی خیز ہے اس لفظ میں 'احترام ذات' کا پہلو موجود ہے جبکہ عشق کی راہ پر چلنے والوں نے ہمیشہ صرف 'احترام عشق' کو مدِ نظر رکھا ہے۔ بقول میر ؎

دور بیٹھا غبار میر اُس سے
عشق بن یہ ادب نہیں آتا

میر کا یہ مصرع بھی اسی جانب اشارہ کرتا ہے۔

ع مرے سلیقے سے نبھی میری محبت میں

غالب نے بھی کہا تھا ؎

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چُپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

'کچھ ایسی ہی بات' دراصل احترام عشق ہے جو لبوں پر شکوہ نہیں آنے دیتا

اُردو غزل کے شعراء نے "پاسِ عشق" میں ہر آزمائش اور امتحان کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا ہے مگر احترامِ ذات کو کبھی مدِ نظر نہیں رکھا۔ لکھنؤ جیسے آداب و تکلفات کی سرزمین کہا جاتا ہے وہاں کے شعراء نے بھی اپنے اشعار میں ہمیشہ محبوب کو، تُو، تجھ، تیرا، تیرے، تم وغیرہ سے مخاطب کیا ہے شاید دبستان لکھنؤ کے شعراء کے نزدیک محبوب کوٹھے کی رنڈی سے کچھ زیادہ نہ تھا جو اُس معاشرت کا نمایاں عنصر تھی۔ دلّی کے شعراء کا اندازِ تخاطب بھی یہی رہا۔ دلّی و لکھنؤ کے دبستانوں کے شعراء کے برعکس نظیر کے اس سرائیکی شعر میں "آدابِ عشق" کے ساتھ "احترامِ ذات" اور "احترامِ محبوب" کو مدِ نظر رکھا گیا ہے اُس نے محبوب کے لئے "تساں" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جو اُردو الفاظ آپ، جناب اور محترم کا متبادل ہے۔ سرائیکی زبان کے شعراء نے اپنی شاعری (بالخصوص صنفِ غزل) میں مخاطب کے لئے احترام کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

؎ تُساں میڈا نویں جفادے نیر سارے چا ختم کیتے
ہیں دل دی آکھساں سانول جو ہتیں کرم کیتے (خادم ملک)

؎ تُساں رہو دور تاں جیونڑ دی لوڑ نہیں میکوں
تُساں ہو تاں مرن دی میکوں گوارا ہے (ریاض رحمانی)

؎ ہُنڑ دی گال نی، جڈاں اساں ہاسے سوکھے ساوے
اُوں ویلے تاں تُساں وی کُجھ سانڈے لگدے ہاوے (مقبول نوبر)

؎ تُساں اے نیر میکوں ڈُبو ہیں خود کوں آپ چا ماراں
تُساں نازک ہو تھک ولیسو نشانہ قلبِ دا چُپٹ چُپٹ (نفیس فریدی)

سرائیکی میں عام لوگوں کو مخاطب کرنے کے لئے بھی "تساں" کا لفظ مستعمل ہے
سرائیکی زبان کے شاعر ممتاز حیدر ڈاہر کے اشعار ہیں

ے اکھیں نوں نیننی دی دھوڑ کوں چھنڈ کن ڈی لوڑ ع
تُساں سارے سمجھدو سو جھلا گینھی، مگر ہے

ے اساڈے چہرے داہر نقش ہک معمہ ہے
تُساں بھنیسوا ساڈیاں بجھارتاں کے تئیں

ے تُساں کوں شیشے توں باہر وی ڈیکھنا پوسے
کر ہیندے رہسو خود اپنڑیاں زیارتاں کے تئیں

سرائیکی ہیں تُساں کے علاوہ تُہاکوں، تہاڈے، تُہاڈا، تُساڈا، تُساڈی،
اور تُساڈے کے الفاظ، مخاطب کا احترام مدنظر رکھتے ہوئے بولے جاتے ہیں
جبکہ تیڈا، تیڈے، تیکوں، تیں کوں کے الفاظ تیرا، تیرے اور تجھے کے متبادل ہیں۔

تُہاڈے ے تُہاڈے اُتنے ہیں کیہاں ڈوہ ڈیواں
ہیڈا آ پنڑاں دل دی آمدا نیں کام اچ (قیس فریدی)

تُساڈے ے تُساڈے درد ماری سانگ کاری
سوا تیرے ہُن کون کرے باری

ے اساں جیہاں نہیں لائق تُساڈے
خدا دے واسطے سُنڑ عرض ساڈے (عبدالحکیم ملتانی)

ے جنہاں دے پیر پھٹیر وجنہاں دے جسم تھکیل
تُساڈے نال چے ٹرپن تاں کھڑوی سگدے ہن

ے تُساڈے درد دیاں ڈیوں دل کوں بارتاں کے تئیں
بغیر اینہے دے کھڑسن عمارتاں کے تئیں (ممتاز حیدر ڈاہر)

تُساڈرا ے ذکر تُساڈرا مٹھڑا اے میںوں شکر، قند، نبات کنوں
گالھیں مٹھڑی ڈھولنڑ دی مٹھڑی آب حیات کنوں (علی حیدر ملتانی)

تُساڈی

یَس ہاں دلبر محض باندی تُساڈی ، ازل دے روز دی باندی تساڈی
یَس ہاں اے دلبر! مُٹھی تُساڈی ، ازل دے روز دی کُٹھی تساڈی
یَس ہاں اے دلبر! کملی تُساڈی ، ازل دے روز دی رملی تساڈی

(قصہ یوسف زلیخا — عبدالحکیم اُوچی)

سرائیکی میں تُساں (آپ) کے مقابل اَساں (ہم) اور تُساڈا۔ تُساڈے (تمہارا۔ تمہارے) کے مقابل اساڈا۔ اَساڈے (ہمارا، ہمارے) کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔

اساں ؎ اساں کنوں دل چایو وے یار
چاپے کتھاں ونج لایو وے یار (خواجہ فرید)

اساں اساڈیاں ؎ اساڈیاں غزلاں، اساڈیاں نظماں تیڈی ندر ہن
اساں کنیں جیڑھا کجھ دی ہا تیکوں دان کیتے (ممتاز حیدر ڈاہر)

اساکوں ؎ تُساڈے شہر وچ آ بوں مسافریں وانگے
اساکوں پیار کرو اپنی خواہشاں دلنگے (، ،)

اساڈا ؎ کر بندا رہندے زمانے دے غم دی مہمانی
اساڈا دِل دی جیویں کائنات وانگے ہے (، ،)

اساڈے ؎ تونڑیں فیض حاسد حسد دی کریندن
کیڑھا فرق پئے گیتے اساڈے مقام اِچ (فیض فریدی)

سرائیکی بولنے والوں کی اس سرزمین میں ایک طرف مٹھاس، ہریاول اور دھرتی کی اُمنگ ہے تو دوسری طرف یہاں بولی جانے والی زبانوں میں بلا کی چاشنی اور مخاطب کے لئے احترام اور آداب و تکلفات کی بھرپور عکاسی ملتی ہے

پنجاب کا مغربی حصّہ ہو یا مشرقی حصّہ دھرتی کا یہ مٹھاس دونوں حصوں کے شعراء کے کلام میں نمایاں نظر آتا ہے۔ مشرقی پنجاب کا پنجابی شاعر سنت سنگھ اپنے درد کا اظہار کتنے احترام اور پیار سے کر رہا ہے۔

میرا رُس گیا ماہی مینوں لوکو نہ ستاؤ
میں ہاں بپتا دی ماری مینوں ہور نہ ستاؤ
ٹُٹے دکھاں دے پہاڑ تُساں مہار کیہہ دنڈاونا
مینوں پے گیا اُجاڑا میرا ہور کیہہ جے ڈھاونا

پنجاب کے ان شعراء کے برعکس لکھنؤ اور دلّی کے شعراء نے اشعار میں کبھی محبوب کے لئے پُر تکلف الفاظ استعمال نہیں کئے اور نہ ہی آداب و احترام کے الفاظ کو محبوب کو مخاطب کرنے کے لئے برتا ہے۔

دبستانِ دلّی کے شعراء نے محبوب کو یوں مخاطب کیا ہے۔

ذوقؔ ؎ تمہاری راہ میں ملتے ہیں خاک میں لاکھوں
اِس آرزو میں کہ تم اپنا خاکِ پا سمجھو

غالبؔ ؎ جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دفا کیا ہے؟

مومنؔ ؎ تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

مصحفیؔ ؎ ہم تو ترسے ہیں صنم اِک نگہ دور کو بھی
بخت اُن کے ہیں جو ہر دم ترے ہمسائے ہوئے

اب دبستانِ لکھنؤ کے شعراء کا اندازِ تخاطب ملاحظہ فرمائیے

سوداؔ ؎ تو آپ سے زبان زد عالم ہے ورنہ میں
یک حرفِ آرزوئے بلب نارسیدہ ہوں

؎ نہ آنکھوں میں ترے جادو نہ ہرگز سحر زلفوں میں
یہ دل جس سے ہے دیوانہ محبت کا ہے وہ لٹکا

؎ گرچہ رویا میں ترے غم میں بہت سا لیکن
اپنے رونے کا مجھے رات تسلسل بھایا

آتش ؎ سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

جرأت ؎ نزع میں بھی تری صورت کو نہ دیکھا افسوس
مرتے مرتے بھی نہ ارمان نظر کا نکلا

مومن کو معاملہ بندی میں کمال حاصل ہے اُس کی غزل "تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو" سے محبوب کو مخاطب کرنے کا انداز واضح ہوتا ہے اسی غزل کا ایک شعر ہے۔

؎ کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی ، کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم سے تھے آشنا ، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

شیخ امام بخش ناسخ نے اردو غزل میں لکھنوی تہذیب کی نہ صرف نمائندگی کی بلکہ اُردو شاعری میں الفاظ کے انتخاب پر بھی زور دیا۔ ناقص تشبیہات و استعارات کو غزل سے نکالا مگر اُس نے بھی محبوب کو "تو"، "تیرے" کہہ کر مخاطب کیا

؎ مجال کیا کہ تیرے گھر میں پاؤں میں رکھوں
یہ آرزو ہے کہ میرا سر ہو تیری چوکھٹ ہو

حسرت موہانی نے آداب عشق کو تو ملحوظ رکھا مگر احترام محبوب کو چنداں اہمیت نہ دی ؎

تجھ کو فلک نے مجھ سے چھڑایا تو کیا ہوا
کیا تیری یاد بھی میرے دل سے نکل گئی

آپ کی بجائے "تُو"، "تم" کہہ کر محبوب کو مخاطب کرنا دراصل اظہارِ رنج ہے یہ فیصلہ داغ دہلوی نے عرصہ پہلے اس شعر میں کر دیا تھا۔

رنج کی جب گفتگو ہونے لگی
آپ سے تم، تم سے تو ہونے لگی

ہجر نے کہا تھا

تو قیر اب ہماری نہیں اُن کے سامنے
وہ دن گئے کہ آپ تھے ہم اب ارے ہوئے

اور غالب اس پر مہرِ تصدیق پہلے ہی مثبت کر دی ہے

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تُو کیا ہے؟
تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

مولانا حسرت موہانی نے اپنی کتاب نکاتِ سخن میں اس کی ایک توجیہہ پیش کی ہے

"واضح ہو کہ جب محبوب کو قاتل، ظالم، ستمگر یا حیلہ جُو وغیرہ الفاظ کے ساتھ مخاطب کرنا ہوتا ہے تو اس کے لئے حرفِ خطاب آپ یا تم نہیں بلکہ تُو استعمال کرتے ہیں

(باب اوّل — متروکاتِ سخن طبع ششم صفحہ ۹۵)

گویا محبوب کی قدر و قیمت اس کے رویّے سے ہے مقامِ حُسن سے نہیں۔ میرے نزدیک ایک عاشق کے لئے "بدتمیزی" کا یہ جواز، عُذرِ گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہے۔ حسرت موہانی مزید لکھتے ہیں۔

"ساقی کی طرح زاہد سے بھی آپ کے بجائے "تو" کر کے بات کیا کرتے ہیں اور یہی اچھا بھی معلوم ہوتا ہے (صفحہ ۹۷)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی عاشق احترامِ محبوب ملحوظ رکھے بغیر، محبوب کے

اپنی جانب مائل کر سکتا ہے؟ اس کا جواب نفی میں ہے (شاید اِسی لئے عُشّاق لذّتِ وصال سے محروم رہے)

اب نظیر کے اس شعر میں مستعمل الفاظ پر غور کیجئے نظیر نے اپنے اس سرائیکی شعر میں احترام محبوب کا خاص التزام کیا ہے اُس نے اپنے محبوب کو تُساں کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ اس لفظ پر تفصیلی بحث اوپر کی جا چکی ہے اس کے بعد نظیر نے 'ملنے نوں' کی ترکیب استعمال کی ہے۔ آج بھی سرائیکی زبان میں 'ملنے نوں' اور 'ملنے کوں' کے الفاظ عام گفتگو میں استعمال کئے جاتے ہیں 'ملنے نوں' کے الفاظ پنجابی زبان میں بھی عام گفتگو کا حصّہ ہیں۔ 'نُوں' کے لفظی معنی ہیں 'کیلئے'، یہ لفظ کسی دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر اپنے معانی دیتا ہے جیسے

مُوئی نوں (مُردہ کو) ع میں موئی نوں کو جھا سُول چھکے (خواجہ فریدؔ)

دل نُوں (دل کو) ع زُلفاں دل نوں پاون جالی (" ")

فریدؔ نوں (فرید کو) یار فرید نوں ڈِتڑے رودھے، سچ آکھیا ہے قر و شو دے

بید رداں نال نینہہ لاوَن کوڑ (خواجہ فریدؔ)

کِس نوں ـــ بُولا بینسر کس نوں پاواں، ڈھولنڑ کیتم نامنظور

کِتھ نوں ـــ کِتھ نوں بِنیاں بانگھ ٹِناواں، کجلا پاواں سُرخی لاواں

یار نتی دا ڈسرم دور (خواجہ فریدؔ)

راناں کُوں ؎ آخر میڈڑے وجود دا ملبہ وی ڈھے پیا

راناں کوں شور سُننڑ داہم خالی مکان وِچ (منیر فاطمی)

سرائیکی زبان کے شاعر خواجہ فریدؔ کے دیوان میں ایک کافی کی ردیفِ 'نوں' ہے، جس کا ایک شعر ہے ؎

بیشک عارف ہو کر پایا
رمز حقیقت پوری نُوں

'نت' کا لفظ بھی قدیم اردو میں مستعمل رہا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے اسے قدیم اردو کی لغت میں شامل کیا ہے جس کے معنی ہیں ہمیشہ' یہ لفظ سرائیکی زبان میں عام بولا جاتا ہے جبکہ جدید اردو میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔ سرائیکی اشعار میں 'نت' کا استعمال دیکھئے

ع نت کھاواں ڈکھڑیں نوں نک لت (خواجہ فریدؒ)

؎ زمانہ نت کہیں دا یار نئیں رہ ویندا حیدر
ایہہ تاں او سجھ ہے جیندا سو جھلا گل ڈدیہڑے (ممتاز حیدر ڈاہر)

؎ نت گلشن توں نکھڑے احسن
جندڑی سولاں وات ہوا دی (سلیم احسن)

؎ دل دی میل دا کج نہ کوئی
نت نت احسن بدلے بانڑے (")

زیر بحث شعر میں 'گلاں' کا لفظ سرائیکی و پنجابی دونوں زبانوں میں 'باتوں' کے معانی میں استعمال ہوتا ہے سرائیکی میں اس کے منیادل 'گالہیں' لفظ بھی مستعمل ہے جیسے ع

گالہیں مٹھڑی ڈھولن دی مینوں مٹھڑی آ بجھات کنوں (علی حیدر ملتانیؒ)

'آکھدا ہے' سرائیکی زبان کے مصدر 'آکھنڑ' سے فعل حال ہے، جس کے معنی ہیں 'کہتا ہے' آکھے لگنڑ محاورہ ہے جس کا مطلب ہے 'باتوں میں آجانا'،
'اکھانڑ' کہاوت کو کہتے ہیں۔ آکھیا منّنڑ (کہا ماننا)
'آکھنڑ' مصدر سے مختلف افعال یوں مستعمل ہیں

آکھے (کہے) ؎ دل آکھے کھاواں سم کوں
ہے جیونڑا کوڑ اجایا (خواجہ فریدؒ)

آکھیو (کہا) ؎ بدبخت اتھائیں تاں منزل ہئی
جتھ آکھیو راہ بُھلا بیٹھاں (ڈاکٹر مہر عبدالحق)

آکھو (کہو) ؎ کہیں دے دل تے کیا گزری ہے کوئی نہ ڈیکھݨ آوے
ہر اکھ کوں ہنڑ آکھو اپنے ہنجوں آپ سکاوے (رشید عثمانی)

آکھے (کہے) ع لوکاں دے آکھے سانول عمراں دا ساتھ چھوڑیئی (شبیر احمد رحمانی)

آکھاں (کہوں) ؎ ہیں کیوں آکھاں ظالم کوں ایں ظُلم دے منہ کوں رد کے
اپنے رب کوں کیوں نہ آکھاں جیہڑا وسدے نیڑے (اُمید ملتانی)

آکھیا (کہا) ؎ لوکاں آکھیا کملا ہے لے
جڈاں کیتی ہیں حال دہائی (")

سرائیکی زبان ہیں 'آکھدا ہے' کے متبادل 'آہدا ہے' بھی مستعمل ہے۔

آہدن (کہتے ہیں) کوئی آہدن دل کھسوا بیٹھاں
کوئی آہدن ہتھ پھسوا بیٹھاں
کوئی آہدن کملا گیا ہلا ہے
کیا عقل تے ہوش ونجا بیٹھاں (خادم ملک ملتانی)

آکھدن (کہتے ہیں) ؎ ہنجواں دے ڈیوے ہیں اج بال کے بیٹھاں گھر وچ
آکھدن آنوٹاں ہے مُول نہ آ لوٹݨ والے (ریاض رحمانی)

نظیر کے دوسرے مصرعے میں 'سدائے' کے معنی ہیں 'بُلائے' سرائیکی مصدر ہے
'سڈݨ' یعنی 'بُلانا' 'سڈݨ' (مصدر) بُلانا۔ سڈ مارݨ (محاورہ) — آواز دینا
سڈا / کانڈھا (حاصل مصدر) دعوت، بُلاوا

سڈاں (کہوں) ؎ اوں شہر وچ نہ کیویں جفا کوں وفا سڈاں
ہر شخص جتھ خلوص دا بیکر لگے میکوں (ممتاز حیدر ڈاہر)

سڈانون (کھلوانا) ـ موت ڈیندن تے مسیحائی دا دعویٰ رکھدن
دل ڈکھیندن اے دل آرام سڈانون والے (ریاض رحمانی)

سڈ مارن (بلانا) ـ ہیں جیکوں دی سڈ مار کے ہے کول بلھایا
کہیں نے وی ہبڈے نال نہیں کھل کے الایا

اسی طرح سرائیکی لفظ 'وچ' کے معنی ہیں ہیں، اندر، سرائیکی ہیں 'اچ' کا لفظ بھی انہی معنی ہیں استعمال ہوتا ہے۔

وچ ـ برہوں بلائیں سنجھ صباحیں دم دم آہیں نکلن دھا نہیں
سیج فرید نہ بھاندی یارا بگڑی چوٹ اندر وچ (خواجہ فریدؒ)

ـ لگا تیر جگر وچ کاری
تھیا خون اکھیں توں جاری (خواجہ فرید)

اللہ راہندا ہے دل دے کعبے وچ
ہنج دے دانے اکھیں دی تسبیح ہن (سرائیکی ہائیکو۔
ہبڈی ساہ تک نماز پڑھدی ہے حیدر گردیزی)

ـ ہبڈی حیاتی دے وچ کتابت دی غلطیاں ہن
زنڈی زمین تے ودے ہیں پھردے بے حال اینجھے (منیر فاطمی)

وچ/اچ ـ نت تھپکدا رہندا ہاں تسکیں دے گھوڑ اچ رات ڈینہہ
شبیت کہیں بندے دی صورت وچ مسیحائی ملے (ممتاز حیدر ڈاہر)

اچ ـ او ہبڈا وہم ہے یا کوئی بیا جھیڑا ہے
اندھاری رات اچ پوہ دی پوھے تے کیڑھا ہے (منیر فاطمی)

نظیر کے شعر ہیں 'نبیں' کا لفظ 'نہیں' کے متبادل استعمال ہوا ہے جو سرائیکی لہجہ اور سرائیکی املا ہے۔ 'نبیں' سرائیکی لہجے کا بہترین اظہار ہے سرائیکی زبان

ہیں الفاظ انتہائی ہلکے پھلکے اور قدرتی انداز ہیں یوں بولے جاتے ہیں کہ گلے کے پٹھوں پر دباؤ نہ پڑے اور یہ انتہائی قدرتی اور فطرتی حالت ہیں رہیں۔ 'نال' کا لفظ بھی سرائیکی زبان کا ہے جس کے معنی ہیں 'ساتھ' اس کا استعمال سرائیکی گفتگو اور شاعری ہیں عام ہے۔

نال ہُن تاں غصے دی ڈ انزی نہ چلا
پیار دی ہُݨ تاں فصل پک گئی ہے (سرائیکی ہائیکو)
ہُݨ تاں سُکھ چین تال جیوݨ ڈے (حیدر گردیزی)

ے اَج دا ڈکھڑا کیکوں ڈسوں
رددل کیکوں گل نال لاکے

ے ذبیا لکھ پئی بدلے یار و فطرت تاں نی بدلی
ہر اک شاخ دے نال پھلاں دے کنڈے ہوندن اَج دی (منیر فاطمی)

ے نال جُلتے یا بہہ رہوسے
ہر کہیں دی مرضی ہے (ممتاز حیدر ڈاہر)

نظیر اکبر آبادی نے اپنے شعر ہیں محبوب کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ اے محبوب! میرا دل تجھے ملنے کے لئے بہت بے چین ہے اور ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ اے محبوب! تو یا تو میرے پاس آجا یا پھر مجھے اپنے قریب بُلالے اور شرفِ رفاقت عطا کر۔

نظیر کی ساری غزل دیکھیے اس ہیں قافیے ہیں والا، اُجالا، کالا، بھالا، نرالا، بالا، نالا، لالا، جبکہ زیرِ بحث سرائیکی شعر کے لئے سرائیکی الفاظ پر مشتمل قافیہ 'نال آ' استعمال کیا گیا ہے یہ قافیہ اُردو زبان کے کسی قدیم و جدید شاعر نے استعمال نہیں کیا۔

سرائیکی شاعری میں محبوب کو انتہائی بلند مقام حاصل ہے، صوفیائے کرام نے محبت کے اعلیٰ مدارج طے کرنے کے بعد ہی محبوب کو حاصل کیا ہے اس لئے سرائیکی زبان میں محبوب کے لئے مہذب، شائستہ اور پاکیزہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ محبوب کے لئے اندازِ تخاطب بھی اعلیٰ ہوتا ہے۔ لکھنؤ اور دلّی کے اُردو شعراء کی طرح نہیں جو محبوب کو بازاری الفاظ سے نہ صرف مخاطب کرتے ہیں بلکہ اُسے بازاری خو بیوں، غیر شریفانہ انداز اور گھٹیا ناز و ادا کا مالک بھی ظاہر کرتے ہیں

سرائیکی شعراء نے غزل میں محبوب کو شریفانہ انداز سے مخاطب کیا ہے اور اس کے لئے شائستہ زبان استعمال کی ہے اس کے باوجود محبوب نے اگر اپنے عاشق کو بے پرواہی سے مخاطب کیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ محبوب کا بے پرواہی کا یہ انداز قابلِ فہم ہے، محبوب کو اپنے مرتبہ حُسن اور ناز و ادا کی وجہ سے عاشق کو بے تکلف زبان میں مخاطب کرنے یعنی تُو، تم، تیرے کہنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن ایک عاشق جب محبوب سے جذبہ محبت کی بھیک مانگتا ہے تو اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ محبوب کو اُس کے لئے شایانِ شان انداز سے مخاطب کرے کیونکہ احترامِ ذات، اور احترامِ محبوب کے بغیر عشق میں اعلیٰ وارفع مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ وادیٔ عشق میں کاسۂ گدائی لے کر پھرنے سے پہلے مؤثر اندازِ گدائی سیکھنا ضروری ہے۔ عاشق بہ نظرِ عنایت کے سبب کبھی محبوب خود بھی حالِ دل بیان کر کے اپنے عاشق کی توجہ اپنی جانب یوں مبذول کراتا ہے۔

ے تُوں آ کے ڈیکھ ذرا حال اپنی تتڑی دا
غماں دی ماری تھلاں وِچ غریب رُل گئی ہے (شبیر افضل جعفری)

اور عاشق جواب دیتا ہے

ے تُساں جنھ دی رہو شالا ہمیشہ زندگی مانڑو
اساں پُھل جھیں بدن کوں ہجر وچ ہڈ یاں تے چم کیتے (خادم ملک)

تو محبوب کہتا ہے

ے ہیں تاں تیکوں منتاں کر دی
سانول اساں دل بھال (خواجہ فریدؒ)

اور جب محبوب نگاہیں جھکائے مائل بہ کرم ہو جائے تو عاشق التجا کرتے ہوئے یوں مخاطب ہوتا ہے

کناں وچ ہُن رس تاں گھول — سانول موں نہوں کجھ تاں بول
بیا ہُن نہ ساکوں رول — سانول موں نہوں کجھ تاں بول
جیندے کیتے منتاں منتوں — رل ونجے تاں کُجھ نہ منگوں
اُڈن کیتے پر نہ تول — سانول موں نہوں کجھ تاں بول
جھوٹ تسلی ڈیندے ڈیندے — دل کوں رستے لبندے لبندے
کھلدے ہن ہُن ساڈے پول — سانول موں نہوں کجھ تاں بول
مینہ ڈٹھے تاں یاد آویں توں — چن نکلے تاں یاد آویں توں
اکھیں دے ہُن در چا کھول — سانول موں نہوں کجھ تاں بول

(منیر فاطمی)
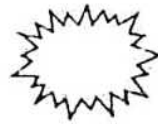
"عربی کی طرح سرائیکی بھی صحرائی زبان ہے۔ یہ اُن لوگوں کی زبان ہے جن کے متعلق علّامہ اقبال نے فرمایا ہے:

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی ۔ یا بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی

سرائیکی فطرت کے قریب رہنے والوں کی زبان ہے۔ اس لئے تصنّع و تکلّف سے پاک ہے۔ وہ رموزِ زندگی، اسرارِ کائنات، حکیمانہ نکات اور معارف سے مملو ہے۔ چونکہ یہ عوام کی زبان ہے۔ اس لئے اس میں بے ساختگی اور الھڑّپن ہے، اس میں صحرا کی وسعت، شہد کی شیرینی اور غنائیت و شعرّیت کا سحر ہے۔ اس میں کثرت سے لوک گیت ہیں اور ان گیتوں میں وہ سب کچھ ہے جس سے زندگی عبارت ہے۔ ان میں روح کا ساز و سوز بھی ہے اور زندگی کا کرب بھی۔ ان میں جذبات کا طلاطم بھی ہے اور احساسات کی کسک بھی۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ لوک گیت سرائیکی زبان کی ثروت ہیں تو یہ مبالغہ نہیں حقیقت کا اعتراف ہوگا —

سرائیکی ادبیات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صوفیانہ کلام کا حصّہ وافر ہے۔ جس زبان میں خواجہ غلام فرید کا کلام ہو اُس زبان کی اہمیّت و عظمت پر مزید کچھ کہنا تحصیل لاحاصل ہوگا ______"

(سرائیکی کتابیات مرتبہ سیٹھ عبدالرحمٰن اقتباس مقدّمہ از پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد ناصر سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی ۔ بہاولپور)

متفرقات

آ بنی	آ بنی (بلا نازل ہوئی)	؎ مانگی جو اُس نے جان تو غیر دل پہ آ بنی حالانکہ اک ہنسی تھی فقط، امتحاں نہ تھا (رشک)
آپنا سِر	اپنا سِر (کچھ نہیں، خاک نہیں)	؎ بچا لے گیا جان گر تجھ سے غیر وہ کیا لے گیا۔ اپنا سِر لے گیا (داغ)
آپنے آپ	آپی آپ (خود ہی)	؎ چھلکے آنکھوں کے دونوں پیمانے دل لگا آپی آپ گھبرانے (داغ)
آپی آپ	آپی آپ (خود ہی)	ع دیکھ کر آئینہ آپی آپ وہ کہنے لگے (داغ)
اُٹھ پہر	آٹھ پہر (ہر وقت ۲۴ گھنٹے)	؎ نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل (محسن)
اج آئے کل گیے	آج آئے کل گئے (ناپائیدار زندگی)	؎ اتنا نہ کیجئے گل رخسار پر غرور دو دن کی یہ بہار ہے آج آئی کل گئی (منیر)
اچھُّو، آوَن	اچھو آنا (چھینک آنا)	؎ یاد کھانے میں جو رنگیں مجھے تُو آیا تو بچی مر ہی کے ایسا مجھے اچھو آیا (رنگین)
اگوارڑ	اگواڑ (آگے کا حصہ)	؎ مکان منحوس بے ڈھنگا ہے دشمن کا نہ نم لیتا نہ اگواڑ ہی اچھا ہے نہ پچھواڑ ہی اچھا ہے (داغ)

بتیسی ہے بچ	ایسی تیسی ہیں (بھاڑ ہیں)	~ آٹھ گاؤں کا چودھری اور بارہ گاؤں کا راؤ اپنے کام نہ آئے تو ایسی تیسی ہیں جاؤ
برکت اے	برکت ہے (کچھ نہیں ہے)	~ پی چکے سب اب آئے زاہد آپ جا تیے بس جناب برکت ہے (داغ)
بن ٹھن کے	بن ٹھن کے (محبت سے)	~ وہ بن ٹھن کے آپس میں رہنے لگے ہم رازِ دل اپنا کہنے لگے (میر حسن)
بھگوا	بھگوا (بدرنگ، مٹیالا رنگ)	~ فقیروں سے نہ ہو بیزنگ لالا فصل ہولی ہیں ترا جامہ گلابی ہے تو میرا خرقہ بھگوا ہے (سید عبدالولی عزلت)
بے پیر / بے پیرا	بے پیر (نہ ماننے والا، بے مرشد)	~ ایک کی جوبن کی راتیں ایک کے جوبن کے دن فرق کیا ماہِ دو ہفتہ میں بُتِ بے پیر میں (رشک)
بُدھنے	بدھنے (بندھا ہوا مال لوٹے)	~ مسجد میں عاشقوں کے جو مُردے نہا لئے بولے یہاں سے لوٹیے بدھنے سنبھالئے (شاد)
پار تھیوٹن	پار ہونا (پار ہو جانا)	~ جوشِ گریہ وہ ہے طوفاں گر نہ روکیں اس کو ہم پار ہو سدِ سکندر کو یہ پانی توڑ کر (داغ)
پتنگ (جل پتنگ تھیوٹن)	پتنگ (جلتا ہوا)	~ ناصح تجھ بغیر عجب میرا رنگ تھا روشن تھی شمع آہ دل اس پر پتنگ تھا (محمد حسین کلیم)
پٹوادٹن	پٹوانا (تنگ کرنا، رُلانا)	~ کہانی مرے درد کی کچھ نہ تھی مگر ایک عالم کو پٹوا گئی (امیر)
پچھواڑ	پچھواڑ (پیچھے کا حصہ)	~ مکان منحوس بے ڈھنگا ہے دشمن کا نہ تم لینا نہ اگواڑھی اچھا ہے نہ پچھواڑہی اچھا ہے (داغ)

لفظ	معنی	مثال
پچھواوٹ	پچھوانا (خیریت دریافت کرانا)	؎ مرگئے یا ابھی زندہ ہیں تمہارے بیمار یہ تو پچھواؤ کہ کیا گزری ہے ناشاد دنؔ پر (شرف)
پسرنٹ	پسرنا (پھیلنا)	؎ جوانانِ یہاں نکلتے تھے جو لے شاد پیری میں ہمارے داؤں پر یہ ضعف کہتا ہے پسرنے ہیں (شاد)
تازے	تازے (تر و تازہ)	؎ ہے فقیروں کی دعا ہر طرح آباد رہو خوش رہو موجیں کرو تازے رہو شاد رہو (انشا)
ترونجنڑ	تر جانا (دولت مند ہونا)	؎ دل میں حاتم سے بھر گئے ملّاح زندگی بھر کو تر گئے ملّاح (قلق)
تل شکری	تل شکری (گزک ایک مٹھائی)	؎ اُسکے خال و لب شیریں کا جو کرتا ہوں بیاں مُنہ میں بنتی ہے زبان تل شکری کا ٹکڑا (بحر)
تہاڈا موہنہ ہے	آپ کا منہ ہے (آپ کا لحاظ ہے)	؎ غیر کا مُنہ بگاڑ دوں لیکن کیا کروں مُنہ یہ آپ کا ہے مجھے (اسیر)
تیر چھوٹن / چھٹن	تیر چھوڑنا / چھٹنا (تیر کو کمان سے نکالنا)	؎ سامنا شوقِ شہادت نے کیا چھوٹا جو تیر جب کھنچی شمشیر میں گردن جُھکا کر رہ گیا (آتش)
جا	جا (جگہ)	؎ کیا اے صنم تری دِل عاشق میں جا نہ تھی پہلو کیا رقیب کا آباد کس لیے (صبا)
جانماز	جانماز (مُصلّیٰ)	؎ تھی جو زاہد کی جانماز اسیر سنتے ہیں وہ بھی رہنِ جام ہوئی (اسیر)
جھمکن / جھمکا	جھمکا (چمکا)	؎ زمین اور آسمان اور مہر و مہ سب تجھ میں ہیں انساں نظر بھر دیکھ مشتِ خاک میں کیا کیا جھمکا ہے (اسد یار خاں انساں)

جال	جال (پیلو کا درخت)	مر جائے گا جو تیرا گرفتارِ دامِ زلف تربت پہ اس کی جال کا پائے گا پیڑ تو
پُچپّے پُچپّے	چپّے چپّے (جگہ جگہ)	چپّے چپّے پہ ہیں یاں گوہرِ یکتا تہِ خاک دفن ہوگا کہیں اتنا نہ خزانہ ہرگز (حالی)
پچوگا	چوگا (پرندوں کی خوراک)	تنکا اگر پڑا کہیں دیکھے ہے گھاس کا (گھوڑے کی ہجو) چوگے کو آنکھیں موند کے دبتا ہے منہ پسار (سودا)
خالی جا	خالی جا (خالی جگہ)	نم نہیں کوئی جناں میں جو نہیں جا خالی باغِ فردوس میں ہے پہلوئے حور اخالی (آتش)
دُلدُل	دُلدُل (ذوالجناح)	دُلدل او تابوت جب ہم کو نظر آئے شعور تازہ و تر پھر محرّم میں مصائب ہو گئے (شعور)
ڈھیما/ ڈھیم	ڈھیما (بڑا ٹکڑا. چاٹی)	اُردو فقرہ۔ دکاندار پہاڑ دل سے ڈھیمے کے ڈھیمے کاٹ کر لاتے ہیں۔ (سخندانِ فارس۔ محمد حسین آزاد)
رُلنڈ	رُلنا (بیکار پڑا ہونا)	جہاں ہیں سنگ ریزے تھے یہاں یاقوت کے تودے جہاں کنکر پڑے ہیں اب کبھی رُلتے گہر یاں تھے (بہادر شاہ ظفر)
سوٹی	سوٹی (چھڑی)	اُردو فقرہ۔ ماتا نے سوٹی ہاتھ میں لیے ہوئے پوچھا تم دونوں وہاں دھوپ میں کیا رہے ہو؟ (نادان دوست۔ پریم چند)
سُود	سُود (سمیت۔ مع)	اُردو فقرہ۔ دُنبے کے دُنبے بھر کئے ہوئے ہیں اور نمک سُود کر کے لٹکا دیئے ہیں (سخندان فارس۔ آزاد)
صفا	صفا (صاف)	صفا کر دل کے آئینے کو حاتم دکھا چاہے سجن گر آشکارہ (حاتم)

لفظ	معیاری اردو	مثال
صلا	صلا (مشورہ۔ آواز)	؎ سودا غزل چمن میں تو ایسی ہی کہہ کے گل پھاڑیں سن کے جیب کو دیں بلبلاں صلا (بحر)
طمبیلہ	طویلا (اصطبل)	؎ جن کے طویلے بیچ کئی دن کی بات ہے ہرگز عراقی و عربی کا نہ تھا شمار (گھوڑے کی ہجو۔ سودا)
بچیاں گوئیاں کھیڈنڑ	کچی گولیاں کھیلنا (ناتجربہ کار ہونا)	؎ اور وہ ہوتی ہیں البیلی ہیں نہیں کچی گولیاں کھیلی (نواب مرزا شوق)
کولا	کولا (کوئلہ)	؎ جل کر اگر بجھا بھی دل سوختہ مگر تو پھر جلے گا جیسے کہ کولا بجھا ہوا (ذوق)
کھلی ڈلی	کھلی ڈلی (بے تکلفی)	؎ رات کٹتی ہنسی خوشی کیا کیا ہوتی رہتی تھی کھلی ڈلی کیا کیا (مثنوی فریاد داغ۔ داغ)
گلم	گلیم (دری۔ فرش)	؎ میں قانع ہوں اپنی گلیم پارہ پارہ پر مجھے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا نہیں آتا
گھسنڑ	گھسنا (گھسنا)	؎ صیاد اب تو کر دے قفس سے ہمیں رہا ظالم پھڑک پھڑک کے پر و بال گھس چلے (سودا)
گھنگھنیاں	گھنگھنیاں (ابلی ہوئی گندم)	؎ نہ ڈال آبلے اے گرمی فغاں منہ میں کہ چپکے بیٹھ رہوں بھر کے گھنگھنیاں منہ میں (ذوق)
گبھرو	گبرو (نوجوان)	؎ کوچہ یار میں ہے روشنی اپنے دم کی کعبہ و دیر کریں گبر و مسلمان آباد (آتش)

ماجائی	ماں جائی (بہن)	؎ کھڑی ہو جاتی ہے کیوں ڈال کے آنچل سر پر سوت لگتی ہے نگوڑی تری ماں جائی کیا (جان صاحب)
مال / مالہ	مال (ڈور ، دھاگا)	؎ پیسہ ہی رنگ روپ ہے پیسہ ہی مال ہے پیسہ نہ ہو تو آدمی چرخے کی مال ہے (نظیر اکبر آبادی)
مُٹھا	مُٹھا (سست)	؎ مُٹھا تو اس قدر ہے وہ جو کچھ کہ تم سُنا لیکن اب ایک دن کی حقیقت کہوں میں یار (گھوڑے کی ہجو ۔ سودا)
منگل منگل پندرہ	منگل منگل پندرہ (ایک منگل سے تیسرے منگل تک پندرہ دن ہوتے ہیں)	سرائیکی میں دن ، ہفتے ، مہینے گننے کیلئے عوام الناس میں گننے کا یہ طریقہ ہے ۔ منگل منگل اٹھ ، منگل منگل پندرہ ۔ منگل منگل باوی ۔ منگل منگل اُنتری ۔ یہ گنتی کسی بھی دن سے شروع کی جاسکتی ہے مطلب

یہ ہے کہ آج جو دن ہے ۔ اگلے ہفتے وہی دن آئے گا تو آٹھواں دن بنے گا اُس سے اگلے ہفتے وہی دن پندرھواں اُس سے اگلے ہفتے وہی دن بائیسواں اور اُس سے اگلے ہفتے انتیسواں دن ہوگا ۔ ؎

		؎ نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل (محسن)
نہیں	نیں (نہیں)	؎ چھُپا نیں جا بجا حاضر ہے پیارا کہاں وہ چشم جو ماریں نظارہ (حاتم)
ناطاقتی	ناطاقتی (کمزوری)	؎ ناطاقتی میں اس کی کہاں تک کروں بیاں فاقوں کا اس کے اب میں کہاں تک کروں شمار (گھوڑے کی ہجو ۔ سودا)

وَل بُہا وَݨ	بل مارنا (کوشش کرنا)	؎ مجلسوں کی مجلس برہم ہوئیں لوگ دے بل مارتے کیدھر گئے (میر)
وَٹّہ	بٹّہ (پتھر۔ روڑا)	؎ کوئی بٹوں سے منہ بھی توڑے گا اپنی بانی مگر نہ چھوڑے گا (نواب مرزا شوق)
وَدھنے	بدھنے (لوٹے)	؎ مسجد میں عاشقوں کے جو مُردے نہا لیے بولے یہاں سے بوریئے بدھنے سنبھالیے (شاد)
ہتھاں دا ہَولا	سُبک دست (جلد کام کرنے والا۔ ماہر)	؎ ہرچند سبک دست ہوئے بت شکنی میں ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور (غالب)
ہونسے ہونسے ہوئے	تونسے ہوئے (پیاس کے مارے پریشان ہانپتے ہوئے)	؎ راکب عبائیں چاند سے چہرے پہ ڈالے ہیں تونسے ہوئے سمند زبانیں نکالے ہیں (میر انیس)

○

سرائیکی دا پُرانا رسم الخط

"وادی سندھ تے مسلمانیں دے قبضے کنوں پہلے اِتھاں مختلف رسم الخط رائج رہ ڳئن۔ خروشتی تے یونانی رسم الخطیں (جنہیں دے رواج دی مدّت مختصر ہے) توں سوا باقی سارے خط وادی سندھ دے پُراݨے موہنجو دڑی رسم الخط دی اولاد ہِن

اِنہاں وچوں براہمی۔ دیوناگری۔ شاردا۔ لنڈا بہوں مشہور ہِن ——————

البیرونی اِتھوں دے کئی رسم الخطیں دا ذکر کیتے۔ جنہیں وچوں سدماترک۔ ناگر۔ اردھ ناگری۔ ملقاری، دراوردی تے سنیدب زیادہ مشہور ہِن ——————

پُراݨی ملتانی زبان (جیڑھی ہمیشہ سرائیکی رہی ہے) رسم الخط دے بارے وچ البیرونی دی شہادت کافی وزن رکھدی ہے۔ او لکھدے جو سندھ (ملتان کوں وی سندھ دا شہر آکھیا ڳیتے) دے اکثر شہریں وچ دیوناگری رسم الخط رائج ہے تے ایں علاقے دے لوگ کتابت کھبّے پاسے کنوں سڄّے پاسے ݙو کریندن۔"

(صفحہ ٦٧ تا ٦٩)

(سرائیکی زبان —— اوندا رسم الخط اتے آوازاں
محمد اسلم رسولپوری)

باغ و بہار کا لسانی جائزہ

سرائیکی کے حوالے سے

فارسی زبان میں قصہ چہار درویش موجود ہے جس کا اُردو ترجمہ میر عطا حسین تحسین نے نوطرز مرصع کے نام سے کیا تھا۔ میرامن دہلوی نے اسی قصہ چہار درویش کا ترجمہ ۱۸۰۲ء میں کیا اس ترجمے میں کچھ اضافے بھی کئے اس ترجمے کا نام باغ و بہار رکھا باغ و بہار، اُردو میں ایک ادبی کتاب نظر آتی ہے۔ ۱۸۰۳ء میں یہ کتاب چھپ گئی۔ میرامن نے باغ و بہار کے مقدمے میں وجہ ترجمہ یوں بیان کی ہے۔

"اب خداوند نعمت، صاحب مروت، نجیبوں کے قدردان جان گلکرسٹ صاحب نے لطف سے فرمایا کہ اس قصے کو ٹھیٹھ ہندوستانی گفتگو میں جو اردو کہ لوگ، ہندو مسلمان عورت، لڑکے، بالے، خاص و عام آپس میں بولتے چالتے ہیں، ترجمہ کرو، موافق حکم حضور کے، میں نے بھی اسی محاورے سے لکھنا شروع کیا جیسے کوئی باتیں کرتا ہے —"

اس کا مطلب یہ ہے کہ میرامن نے باغ و بہار کو زندہ رکھنے کے لئے وہ خالص ہندوستانی زبان استعمال کی ہے جسے عام لوگ بولتے تھے اور جو عام لوگوں کی باہمی گفتگو تھی

اُردو زبان کی ترتیب و تعمیر میں ہندوستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں

نے اپنا حصّہ بقدر جُثّہ ادا کیا ہے، عربی، فارسی اور پنجابی کے ساتھ سرائیکی زبان نے بھی اپنے الفاظ، تراکیب، محاورات اور کہاوتوں سے اُردو کو وسعت دی، اور مختلف علاقوں میں بولی جانے والی مختلف زبانوں نے اُردو کو اپنے الفاظ اور خیالات سے مالامال کیا اور مختلف زبانوں کے الفاظ کے لشکر سے اُردو کا لشکر منظم ہوتا چلا گیا اور آج اردو جدید اور ترقی پذیر زبانوں کی صف میں نمایاں نظر آتی ہے۔ اُردو زبان کا تعمیری پس منظر میر امن نے 'باغ و بہار' کے مقدمے میں یوں پیش کیا ہے۔

"ہزار برس سے مسلمانوں کا عمل ہوا سلطان محمود غزنوی آیا۔ پھر غوری اور لودھی بادشاہ ہوئے اس آمدورفت کے باعث کچھ زبانوں نے ہندو مسلمان کی آمیزش پائی ــــ جب اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھے تب چاروں طرف کے ملکوں سے سب اقوام قدردانی اور فیض رسانی اس خاندان لاثانی کی سُن کر، حضور میں آ کر جمع ہوئے لیکن ہر ایک کی بولی جُدی جُدی تھی اکٹھے ہونے سے آپس میں لین دین سودا سلف، سوال جواب کرتے ایک زبان اُردو کی مقرر ہوئی ــــ"

میر امن کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکبر اعظم کے دور میں پورے برّصغیر سے لوگ اُس کے دربار میں جمع ہو گئے تھے جن کی زبان الگ الگ تھی انہی زبانوں کے باہم میل جول سے اردو ترتیب پا گئی اس کا مطلب یہ ہے کہ اردو زبان کی تعمیر میں برّصغیر کی اُن زبانوں نے حصہ لیا جو اس علاقے میں بولی جاتی تھیں چونکہ سرائیکی بھی برّصغیر کی قدیم ترین زبانوں میں سے ایک ہے۔ اس لئے اس نے بھی اُردو کی تعمیر میں حصہ لیا، سرائیکی کو اُس زمانے میں 'ملتانی زبان' کہا جاتا تھا۔ یہ ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ ترکی زبان جو اس

برصغیر سے باہر کی زبان ہے اور اس کے الفاظ اُردو میں مستعمل نظر آتے ہیں۔[1]
تو سرائیکی جو یہیں کی زبان ہے اس نے اردو زبان کو کیسے متاثر نہ کیا ہوگا؟

سرائیکی زبان کے بیسیوں الفاظ، تراکیب اور محاورات آج اُردو زبان میں دچسپے نظر آتے ہیں اگرچہ آج یہ الفاظ اردو ہی کے کہلاتے ہیں مگر اُن کا سرائیکی زبان سے لیا جانا نظر انداز نہیں کیا جا سکتا چاہیے ان کا استعمال غلط ہے یا صحیح انشاء اللہ خاں انشار ایسے الفاظ کے اردو میں موجود ہونے کے بارے میں لکھتا ہے۔

"ہر لفظ جو اردو میں مشہور ہو گیا ہے عربی ہو یا فارسی، ترکی ہو یا سریانی، پنجابی ہو یا پوربی، از روئے اصل غلط ہو یا صحیح، وہ لفظ اردو کا لفظ ہے اگر اصل کے موافق مستعمل ہے تو بھی صحیح ہے اگر خلافِ اصل مستعمل ہے تو بھی صحیح ہے اس کی صحت و غلطی اردو کے استعمال پر موقوف ہے کیونکہ جو کچھ خلاف اردو ہے غلط ہے گو اصل میں وہ صحیح ہو، اور جو کچھ موافق اردو ہے صحیح ہے گو اصل میں صحت نہ رکھتا ہو"

(دریائے لطافت مطبوعہ انجمن ترقی اردو صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

میرامن "دلّی وال" ہے وہ خود کو "دلّی والا" کہنے پر فخر محسوس کرتا ہے اُس کا کہنا ہے

"—— اور جو شخص سب آفتیں سہہ کر دلّی کا روڑا ہو کر رہا اور دس پانچ پشتیں اسی شہر میں گزریں اور اُس نے دربار امراؤں کے

---

[1] اُردو میں مستعمل چند ترکی الفاظ یہ ہیں: آغا۔ آفندی۔ باقرخانی، نوشک، جلوہ، چشم زدن، چُغا، چقماق، چق، خاتون، سراغرساں، قالین، قرق۔ قزاق، قُلی، قنات۔ قورمہ، قینچی، کورنش، لاش۔

اور میلے ٹھیلے، عرس جھڑیاں، سیر تماشا اور کوچہ گردی اس شہر کی
مدت تک کی ہوگی اور وہاں سے نکلنے کے بعد اپنی زبان کو لحاظ میں
رکھا ہوگا۔ اُس کا بولنا البتہ ٹھیک ہے یہ عاجز بھی ہر ایک شہر کی
سیر کرتا یہاں تک پہنچا ہے"

میر امن پانچ دس پشتوں سے دلّی میں رہتا تھا جہاں اُردو پیدا ہوئی پلی
بڑھی اور جوان ہوئی اس لیئے اُس نے باغ و بہار میں جو زبان لکھی ہے وہ یقیناً
اس زمانے کی اردو تھی جو خود کئی زبانوں کے ملاپ سے پیدا ہوئی تھی۔

آج جب ہم باغ و بہار کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس میں بہت سارے
ایسے الفاظ نظر آتے ہیں جو سرائیکی میں بولے جاتے ہیں، بہت سی ایسی تراکیب
ہیں جو سرائیکی میں مروّج ہیں بیسیوں ایسے محاورات ہیں جو سرائیکی زبان کا اثاثہ اور
جان ہیں باغ و بہار اپنے دور کی اُردو کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس کی زبان کو ڈاکٹر
مولوی عبدالحق نے اپنے وقت کی نہایت فصیح اور سلیس زبان کہا ہے۔ مولوی
عبدالحق کا کہنا ہے

"اُردو کی پُرانی کتابوں میں کوئی کتاب زبان کی فصاحت اور
سلاست کے لحاظ سے اس سے لگا نہیں کھاتی۔ مصنّف کو زبان پر
بڑی قدرت ہے اور ہر موقع پر اُسی کے مناسب ٹھیٹ الفاظ استعمال
کرتا ہے اور ہر کیفیت اور واردات کا نقشہ ایسی خوبی کے ساتھ کھینچتا
ہے کہ اُس کے کمال انشاء پردازی کی داد دینی پڑتی ہے اور ہر موقع
اور محل کی زبان اور بات چیت ویسی ہی لکھی ہے جیسی ہونی چاہیئے"۔

مولوی عبدالحق نے "باغ و بہار" کی جن خوبیوں کی نشاندہی کی ہے ڈاکٹر سید
عبداللہ نے انہی خوبیوں کی بنا پر باغ و بہار کی زبان کو "زندہ نثر" کہا ہے میر امن

کی سادگیٔ زبان کے بارے میں ممتاز منگلوری لکھتے ہیں،

"باغ و بہار کی اس زبان میں بے جا لفاظی ہے نہ غیر ضروری طول بلکہ ایک ایک لفظ اپنے اندر وسیع معانی کو سمیٹے ہے۔ سادگی باغ و بہار کا طرۂ امتیاز ہے لیکن ایسی سادگی جس میں نہ عامیانہ پن ہے نہ ٹھکاوٹ نہ اکتاہٹ"۔

اور بقول کلیم الدین احمد

"یہ سادگی سپاٹ نہیں، یہاں ناگواری بے رنگی نہیں، یہاں سادگی اور پرکاری بیک وقت جمع ہیں"۔

باغ و بہار کے جملوں کی ساخت، الفاظ کے انتخاب اور ترتیب کو کلیم الدین احمد نے ہلکی ہلکی چھوٹی بڑی موجوں کی طرح رواں کہا ہے۔

باغ و بہار کو اُردو زبان کی ابتدائی کتب میں شمار کیا جاتا ہے، ایک ایسی کتاب جس کا مصنف خود کو دلّی کا روڑا کہے، اپنی زبان کو بہترین زبان کہے اور جس کتاب کو اُردو کی ابتدائی سادہ اور عام فہم کتاب سمجھا جاتا ہو، ایسی کتاب میں اور اُس کے زبان و بیان میں سرائیکی زبان کے الفاظ اور محاورات کا کثرت سے پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ سرائیکی کوئی نئی زبان نہیں اور نہ ہی یہ مُردہ زبان ہے بلکہ سرائیکی زبان نے تو اُردو کو اُس وقت اپنا خون دیا ہے جب اُس کا جسم کمزور و ناتواں تھا اور اسے دوسری زبانوں سے سہارے کی ضرورت تھی، کس قدر افسوس کی بات ہے، کہ آج بعض اہلِ اُردو سرائیکی کے وجود ہی سے منکر ہیں یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے 'نیکی برباد، گناہ لازم'۔

اب 'باغ و بہار کی 'زندہ نثر' کو دیکھیے۔

۱۔ پیڑھی بہ پیڑھی کی سرائیکی ترکیب

میر امنؔ باغ و بہار کے مقدمے میں حقیقت اردو کی زبان کی لکھتے ہوئے مختلف بادشاہوں کا ذکر کرتا ہے وہ لکھتا ہے

"امیر تیمور کے عہد سے محمد شاہ کی بادشاہت تک بلکہ احمد شاہ اور عالمگیر ثانی کے وقت تک پیڑھی بہ پیڑھی سلطنت یکساں چلی آئی"۔

اس بیان میں 'پیڑھی بہ پیڑھی' کے الفاظ خالص سرائیکی الفاظ ہیں جو سرائیکی زبان کا حصہ ہی نہیں بلکہ اس زبان کے ساتھ مخصوص ہیں، صاحب فیروز اللغات نے اس لفظ کو 'اردو' کا لکھا ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خود اردو کا وجود نہ تھا اس وقت یہ ترکیب کس زبان میں مستعمل تھی، لفظ 'پیڑھی'، سرائیکی زبان کا ہے جسے آج 'اردو' کا کہا جاتا ہے۔ فارسی زبان میں اس ترکیب کی بجائے 'پشت بہ پشت' کی ترکیب مستعمل ہے، میر امن نے مقدمہ باغ و بہار میں یہ فارسی ترکیب بھی لکھی ہے

"پہلے اپنا احوال یہ عاصی، گنہ گار، میر امن دلّی والا بیان کرتا ہے کہ میرے بزرگ ہمایوں بادشاہ کے عہد سے ہر ایک بادشاہ کی رکاب میں پشت بہ پشت جانفشانی بجا لاتے رہے ـــ"

آج اردو زبان میں 'پیڑھی' کا لفظ مستعمل نہیں ہے بلکہ 'پشت' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ البتہ سرائیکی زبان میں 'پیڑھی' کا لفظ بمعنی پُشت اور نسل کے مستعمل ہے

۲۔ سرائیکی محاورات

'باغ و بہار' میں بہت سے ایسے محاورات نظر آتے ہیں جو سرائیکی زبان سے لئے گئے ہیں یہ محاورات آج بھی سرائیکی زبان میں اپنے مصادر کے ساتھ مستعمل ہیں اردو میں یہ محاورات اپنے مصادر کے ساتھ بولے اور لکھے جاتے ہیں 'باغ و بہار' میں مستعمل چند ایسے سرائیکی محاورات یہ ہیں۔

سرائیکی الفاظ میں محاورات	باغ و بہار کے محاورات	باغ و بہار کے فقرات
طبیعت ماندی تھیوݨ	طبیعت ماندی ہونا (بیمار ہونا)	حضرت نظام الدین اولیا زری، زر بخش کی طبیعت ماندی ہوئی
پانی ڈیوݨ آلا	پانی دینا، پانی دیوا (پانی دینے والا معاون و ہمدم)	یہی ارمان جی میں باقی ہے کہ میرا نام لیوا اور پانی دیوا کوئی نہیں۔
طعنہ مہنا ڈیوݨ	طعنہ مہنا دینا (طعنے دینا)	جو مرد نکھٹو ہو کر گھر سیتا ہے اُس کو دنیا کے لوگ طعنہ مہنا دیتے ہیں۔
تلپھݨ	تلپھنا (تڑپنا)	شام کے وقت اُس کوچے میں اُسی پتے پر جا پہنچا اور نزدیک دروازے کے ساری رات تلپھتے کٹی،
کاٹھ تھیوݨ	کاٹھ ہونا (بے حس ہونا، سُن ہونا)	بس یہ بات سنتے ہی کاٹھ ہو گیا اور ایسا سوکھ گیا کہ اگر کوئی میرے بدن کو کاٹے تو ایک بوند لہو کی نہ نکلے
پھبݨ	پھبنا (سجنا، جچنا)	تم نے خدمت اور وفاداری ایسی ہی کی ہے جو کچھ کہو سو پھبتی ہے اور اپنے بھی دل پر نقش ہے
ٹھٹھا مزاخ کرݨ	ٹھٹھا مزاخ کرنا (مخول کرنا)	جب اُس کا نشہ طلوع ہوتا تو اس کی لہریں اُس لڑکے سے ٹھٹھا مزاخ کر کر دل بہلاتی تھی۔
کُھب ونڄݨ	کُھب جانا (دل میں اُتر جانا)	میں اپنے دل کو ہر چند سنبھالتی پر اس کافر کی صورت جی میں ایسی کُھب گئی تھی یہی جی چاہتا کہ مارے پیار کے اُسے کلیجے میں ڈال رکھوں اور اپنی آنکھوں سے ایک پل جُدا نہ کردں،
تقید کرݨ	تقید کرنا (تاکید کرنا)	چنانچہ پھر مجھ کو تقید کر کر اُسے بھی بلوایا۔

لونڑ روٹی رلتنڑ	لون روٹی میسر آنا (دانہ پانی ملنا)	ہمارے طالع میں یہی لکھا ہے کہ روز لکڑیاں توڑیں اور سر پر دھر کر بازار میں بیچیں تب لون روٹی میسر آوے۔
نعمت دا شکر آکھ بھیجنڑ	شکر نعمت کہہ بھجایا (شکر نعمت کہلا بھیجا)	جتنا کھا سکا کھا لیا باقی اُن سبھوں کو اُٹھا دیا اور شکر نعمت کہہ بھجایا۔
لونڑ مرچاں لاونڑ	لون مرچ لگانا (لگا لپٹا کر سنانا)	غرض سوداگر بچے نے ایسی ایسی باتیں لون مرچیں لگا کر خواجہ کو سنائیں کہ وہ بچارا لاچار ہو کر ہونٹ چاٹنے لگا۔
مت تھیونڑ	مت ہونا (عقل آنا)	تیرا کیا دین ہے اور یہ کون آئین ہے؟ کس پیغمبر کی اُمت ہے؟ اگر کافر ہے تو بھی یہ کیسی مت ہے؟
رُڑھ ونجنڑ	رُڑھ گئے (پھسل گئے گر پڑے)	لوٹا اُس کے منہ سے چھوٹا۔ گھڑے پر گرا، گھڑا پھوٹا، باقی باسن رُڑھ گئے، پانی بہہ چلا۔
رُڑھنڑ	رُڑھنا (بہنا، پھسلنا، گھسٹنا)	مجھ میں طاقت تو نہ تھی، پر مارے ڈر کے رُڑھتا پڑتا، پہاڑ سے نیچے آیا
پت رکھنڑ	پت رکھنا (عزت رکھنا)	بھگوان نے میری پت رکھی۔
چوونڑ	چونا، چوانا (ٹپکنا، ٹپکانا)	جراح نے زخموں کو ٹانکے دیکر مرہم لگایا اور بید مُشک کا عرق پانی کے بدلے میرے حلق میں چوایا۔
کُڑھنڑ	کڑھنا (رونا، غم کھانا)	اے عجمی! خاطر جمع رکھ، کڑھ مت۔

بجھاکے ڈیکھݨ	بجھا کر دیکھنا (توجہ سے دیکھنا)	میں نے خوب بجھا کر جو دیکھا تو وہی میرے دونوں بھائی ہیں۔
پیڑاں لگݨ	پیڑیں لگنا (دردِ زہ ہونا)	جب ستوانسا ہوا اور ان گنا مہینہ گزر کر پورے دن ہوئے پیڑیں لگیں۔
ناس تھیوݨ	ناس ہونا (تباہ ہونا)	ناس ایک دن جنم پاتا ہے اور ایک روز ناس ہوتا ہے۔
تڑپھݨ	تڑپھنا (تڑپنا)	۱:۔ شبِ عروسی کے دن اُسے قولنج ہوا اور ایسا درد سے تڑپھنے لگا کہ ایک آن کی آن میں مر گیا ۲:۔ وہ گھر میں تلپھے ہے اور یہ قفس میں تڑپھے ہے
گھر گالݨ	گھر گھالنا (گھر تباہ کرنا)	اس کم بخت نے کس کس کا گھر گھالا۔
مزاخ کرݨ	مزاخیں کرنا (ہنسی مذاق کرنا)	مبارک کو پہچان کر، ہر ایک آشنائی کی راہ سے گلے ملنا اور مزاخیں کرتا۔
تپ چڑھݨ	تپ چڑھنا (بخار ہونا)	بادشاہ کو مارے دہشت کے تپ چڑھی۔
سُدھ نہ رہݨ	سُدھ نہ رہنا (ہوش نہ رہنا)	میرا کلیجہ دھڑکنے لگا اور خوف سے غش آگئی پھر مجھے کچھ سُدھ نہیں کہ آخر کیا ہوا؟
اگوں پچھوں کرݨ	آگا پیچھے کرنا (ٹالنا بہانے کرنا)	خدا نے تمہیں بھی مہربان کیا جو بیاہ دینے پر رضامند ہوئے لیکن میرے واسطے آگا پیچھا کرتے ہو۔

مندرجہ بالا محاورات کے علاوہ "باغ و بہار" میں درج ذیل سرائیکی افعال اور محاورات بھی استعمال کیے گئے ہیں۔

سرائیکی محاورات	باغ و بہار کے محاورات	معانی
زن کوں گھانی وچ پڑ ولیساں	زن و بچہ کو لہو میں پڑا جائے گا	کوئی زندہ نہیں بچے گا۔
پیٹ نال ہووݨ	پیٹ سے ہونا	حاملہ ہونا
من چت وچ نہ ہووݨ	ان چت میں نہ ہونا	وہم و گمان میں نہ ہونا
ننگا مُنگا کرݨ	ننگا منگا کرنا	بالکل برہنہ کر دینا۔
مہربانگی کرݨ	مہربانگی کرنا	مہربانی کرنا۔
پیزاراں پووݨ	پیزاریں پڑنا	جوتے پڑنا
نا نہہ آکھݨ	نہیں کہہ دینا	انکار کرنا۔
گھُرکݨ	گھُرکنا	ڈانٹنا
مت مارݨ	مت مارنا	عقل و ہوش گم کرنا۔
بھاگ لگݨ	بھاگ لگنا	خوش بختی کے دن آنا
اندھارا تھیوݨ	اندھیری لگنا	تاریک ہونا۔

۳۔ سرائیکی الفاظ و تراکیب

"باغ و بہار" میں سرائیکی الفاظ و تراکیب پر مشتمل فقرات ملاحظہ ہوں۔

سرائیکی الفاظ	معانی	"باغ و بہار" کے فقرات
گزران	گزر اوقات	ایسے چین سے گزران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ہر ایک کے گھر میں دن عید اور رات شب برات تھی
گزارݨ	گزارنا	وہ کشتیاں امانت، حضور میں اس پری کے گزرانیاں،

لفظ	معنی	مثال
چھُہارا	چھوہارا	شام کو روزہ کھولنے کے وقت ایک چھہارا کھاتے اور تین گھونٹ پانی پیتے اور تمام دِن رات جائے نماز پر پڑے رہتے۔
موٹے جھوٹے کپڑے	موٹا کپڑا	یہ بات دل میں مقرر کر کر ایک روز رات کو موٹے جھوٹے کپڑے پہن کر کچھ اشرفی لے کر چپکے قلعے سے باہر نکلے اور میدان کی راہ لی۔
کفنیاں	ایک قسم کا پہناوا (کفن لباس)	دیکھا تو دو چار فقیر بے نوا کفنیاں گلے میں ڈالے اور سر زانو پر دھرے عالم بیہوشی میں خاموش بیٹھے ہیں
ماجائی	بہن	وہ ماجائی میرا یہ حال دیکھ بلائیں لے اور گلے مل کر بہت روئی۔
موئی	مَری ہوئی	اے بیرن! تُو میری آنکھوں کی پُتلی اور ماں باپ کی موئی مٹی کی نشانی ہے۔
بھاڑا	کرایہ	ڈھونڈتے ڈھونڈتے ایک مکان خوش قطع بنا فراغت کا بھاڑے لے کر جا اُترا،
کھیسا	جیب	باقی گھاؤں پر، اپنے کھیسے سے ایک ڈبیا نکال کر کتنوں میں پٹی رکھی اور کتنوں پر پھاہے چڑھا کر پٹی سے باندھ دیا
چنگا/چنگے	تندرست	بیس رات دن خدمت میں اُس پری کے حاضر رہتا آرام اپنے اوپر حرام کیا خدا کی درگاہ سے روز روز اس کے چنگے ہونے کی دُعا مانگتا۔
مونڈھا	تیلیوں کی کرسی	وہ مونڈھے پر بیٹھا میرا انتظار کھینچ رہا تھا۔
ٹیپ ٹاپ	ظاہری شان	اُس جوان نے بڑی ٹیپ ٹاپ سے تیاری ضیافت کی کی۔

تقصیر	خطا، غلطی،	ہم نے معاف کیا، تیری کیا تقصیر ہے؟
آمنّا	تسلیم	ایک شخص کنارے سے بولا" یارو عشق اور عقل میں ضد ہے جو کچھ عقل میں نہ آوے یہ کافر عشق کر دکھاوے لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھو" سبھوں نے کہا" آمنّا، یہی بات ہے"۔
مُکھڑا	چہرہ	جب چاند پر نظر پڑتی تب اُس ماہ رُو کا مکھڑا یاد کرتا۔
کاٹھ	بے حس	میں یہ بات سنتے ہی کاٹھ ہو گیا۔
اندھیری	تاریک	اور تمام دنیا آنکھوں کے آگے اندھیری لگنے لگی۔
بے مہری	بے مروّتی	کیا ایک بارگی حق خدمت گزاری اور جاں نثاری کا عالم سے اٹھ گیا جو مجھ سے کم بخت پر اتنی بے مہری فرمائی؟
جھوٹھ	جھوٹ	پری نے ٹھٹھولی سے فرمایا" کیوں جھوٹھ بکتا ہے؟
چنگا بھلا	تندرست صحت یاب	اِسے دارالشفاء میں رکھو، جب بھلا چنگا ہو گا تب اس کے احوال کی پُرسش کی جائے گی۔
تتّا پانی	گرم پانی	ملکہ مسکرا کر بولی" کس برتے پر تتّا پانی"؟
بعضی بعضی باتیں	بعض باتیں	میں نے اپنے دل میں یہ قول کیا تھا کہ بعد اس نکاح کے بعضی بعضی باتیں حضور میں پوچھوں گا۔
خوش خرّم	خوش خوش	جس دن سے میں پیدا ہوئی ماں باپ کے سائے میں ناز و نعمت اور خوش خرمی سے پلی۔ (آج اردو میں خوش و خرّم مستعمل ہے میر امن نے درمیانی واؤ نہیں لکھی اور یہی سرائیکی انداز ہے)
جوہری بچّے	جوہری ہونے	خواجہ سرا نے اُس کی بود و باش کی اور جوہری بچے

		اور تجارت کی، سب کی تیاری کر دی (یہ ترکیب سرائیکی سے مخصوص ہے، سرائیکی میں بعض الفاظ کے ساتھ "پنے" کا لاحقہ لگا کر ایسی ترکیب بنائی جاتی ہے جیسے ضد پنے، آکڑ پنے، سور پنے وغیرہ، آج اُردو میں انہیں ضدی پن، اکڑ پن وغیرہ کہا جاتا ہے مگر جوہری پنے کی ترکیب مستعمل نہ ہے)
پٹڑیاں	گلے کا مردانہ زیور، تعویذ	قطرے مینہ کے، درختوں کے سبز سبز پتوں پر جو پڑے ہیں گویا زمرد کی پٹڑیوں پر موتی جڑے ہیں۔
دِلّی، بِلّی	بدسلیقہ، پاگل	مجھے یہ غیرت آئی۔ اگر اس وقت زمین پھاٹے تو میں سما جاؤں، لیکن اس کی دوستی کے باعث میں بلّی اس پر بھی چپ ہو رہی۔
ان چیت	وہم و گماں (اچانک	جاتے جاتے ان چیت، ایک دریا راہ میں ملا۔
منا منو کر	راضی کر کے	یا اس کے مالک سے کوئی اس کے پیچھے لگا چلا آیا تھا اس وقت اکیلا پا کر، منا منو کر، پھر شام کی طرف لے اُبھرا۔
بھوڑے وِچ	تہ خانے میں	ملکہ بھوڑے میں پلی تھی۔
لَپ	مٹھی میں	ملکہ نے پانچ چار لپ اشرفیوں کی لے، پھر بند کیا۔
سلوناں	نمکین	ملکہ کے فرمانے اور تاکید کرنے سے، سب قسم کے کھانے سلونے اور میٹھے اس ذائقے کے تیار ہوئے کہ اگر برہمن کی بیٹی کھاتی تو کلمہ پڑھتی۔
سُدھ بُدھ	ہوش، عقل	دنیا آنکھوں کے تلے اندھیر ہو گئی، حیران پریشان

		زار زار رونا اور خاک اُڑانا، کپڑے پھاڑنا، نہ کھانے کی سُدھ نہ بھلے بُرے کی بُدھ
سراں	سرائے	مسافر کا گھر سرا ہے۔
نک گھسنی	ناک رگڑنا توبہ	خدا کی درگاہ میں نک گھسنی کی اور خوش ہو کر بیٹی کو گلے سے لگا لیا۔
نیڑے	نزدیک	میں رانی کے نیڑے جو میری ماتا تھیں اُتاری پر اُدھل میں بیٹھی تھی اور دائی اور سہیلیاں حاضر تھیں۔
اَن	خوراک، کھاجا	بھگوان نے میری پت رکھی اُس کے شکرانے کے بدلے میں نے اپنے اوپر لازم کیا کہ اَن اور جل اُس کو پہنچایا کروں۔
مونڈھا	کندھا	گریباں مونڈھے تک چیر کر دکھایا۔
پیرزال	بوڑھی عورت	دے سُن کر اُس پیرزال کے روبرو گئے اور میرا احوال بیان کیا بعد اس کے ایک چوبے آیا اور میرے تئیں کہنے لگا کہ چل ماتا بلاتی ہے۔
مہورت	مبارک گھڑی	اس سال کون سا مہینہ اور کون سا دن اور گھڑی مہورت مبارک ہے۔

سرائیکی الفاظ و تراکیب کی فہرست یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی ان کے علاوہ درج ذیل الفاظ و تراکیب بھی باغ و بہار میں نظر آتی ہیں ان میں سے بعض کا استعمال آج اردو میں نہ ہونے کے برابر ہے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بادلہ	چاندی کی زری	نِکھی	ناراض

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بادلہ	چاندی کی زری	پلّو	کونہ، پہلو، دامن	نامرادی	ناکامی
تکھی	ناراض	تلک	تک	کُٹنی	پھاپھا کُٹنی
چِق	تیلیوں کا بنا ہوا پردہ	بے گانی	بیگانہ، اجنبی، پرائی	تقصیر	غلطی
خجالت	شرمندگی	لاچار	مجبور	وسواس	شک، شبہ
منڈا	ابتر	ٹھاٹھ	رعب، دبدبہ، مزا	پاجی	بیوقوف
کپڑے وپڑے	کپڑے	اشنان	غسل	چنگیریں	تنکوں کے طباق
واللہ اعلم	خدا بہتر جانتا ہے	پور	پود، نسل	لوبھ	لالچ
دیکھا بھالا	دیکھا ہوا	عین مین	بالکل	کچکول	کشکول
دونا	پتے کی خاص شکل	گھُرکا	ڈانٹا	استھان	ٹھکانہ، جائے قیام
مہنت	بڑا افلاطون سادھو	دارو درمن	علاج معالجہ	پچھواڑے	عقبی حصہ
ڈھولک	چھوٹا ڈھول	جھوٹا	جسمیں سے کچھ کھایا پیا گیا ہو	فارغ خطی	علیحدگی
سوغات	تحفہ	کوفت	تکلیف	بھاگ	بخت
دوگانہ	دو رکعت نماز	ٹھاٹ	مزا، دبدبہ	ماندگی	بیماری
جرّاح	ماہر فنِ جراحی	چنگا	صحت مند	موا	مرا ہوا
حُجرہ	کمرہ	بدررو	گندے پانی کا گٹر	باہمن	برھمن
ہمیانی	کمر کے گرد باندھی جاتی	موہناں منہ	منہ تک	چھاپ	انگوٹھی
	پٹی جسمیں رقم رکھتے ہیں	نکھ سکھ	چہرہ مہرہ	لونھ	لودہ، لاش
رِیت	رسم	مکر	فریب دھوکا	سُدھ بُدھ	ہوش
سائیں	جناب	محرم	واقف	چول	دروازے کی چول
دہشت	خوف، ڈر	لتّا	کپڑا	منا کر	راضی کر کے
سوغاتیں	تحفے	کونین	دونوں جہان	نوشہ	دولہا

۴۔ اِملا میں اختلاف

باغ و بہار میں بعض ایسے سرائیکی الفاظ ہیں جن کی املا آج مختلف ہے ایسے بعض الفاظ کا استعمال بھی آج کے سرائیکی الفاظ کے استعمال سے مختلف ہے۔

باغ و بہار کے سرائیکی الفاظ	معانی	آج کے سرائیکی الفاظ	باغ و بہار کے سرائیکی الفاظ	معانی	آج کے سرائیکی الفاظ
بھلے چنگے	صحت مند	چنگے بھلے	ان چِت	وہم وگمان	اَن چِت
لوتھ	لاش	لودھ	بھجایا	بھجوایا	بھجوایا، بھیجیا
مزاجیں کرنا	مذاق کرنا	مزاخ کرنڑ	لڑکے بالے	بال بچے	بال بچّے
چُھہارا	چھوہارا	چھوہارا، چُھہارا	طعنہ مہنا دینا	طعنے دینا	طعنڑے مہنڑے ڈیونڑ
دارو درمن	علاج معالجہ	دوا دارو	گھالا	ضائع کیا	گالیا
بلّی	بدسلیقہ	ولّی	آفتابہ	لوٹا	اُستادہ
بھونرے	تہہ خانہ	بھورے	ما بہنوں	ماں بہنوں	ما بھینڑیں
جانگھ	ٹانگ	جنگھ	گبرو	جوان	گبھرو
بھاگ	بخت	بھاگ	بھبھک	ششدر و حیران	بجھک

معلوم ہوتا ہے کہ سرائیکی کے مندرجہ بالا الفاظ عام گفتگو کا حصہ تھے میرامن نے ان الفاظ کو عام گفتگو سے لے کر انہیں اردو کی شکل دی اور یوں بولے جانے والے الفاظ کی تحریر میں آنے کے بعد نہ صرف اِملا بلکہ تلفظ تک بدل گیا۔

۵۔ سرائیکی کے مہمل الفاظ

سرائیکی زبان میں تمام الفاظ کے ساتھ مہمل الفاظ بھی بولے اور لکھے جاتے ہیں، باغ و بہار میں مستعمل چند ایسے الفاظ ملاحظہ ہوں، کپڑے وپڑے، ننگا منگا

دیکھنا بھالنا، عین مین، موٹا جھوٹا، منا ونا کر، ٹیپ ٹاپ، سُدھ بدھ، ہٹا کٹا
دھو دھا کر، منا منو کر،

۶۔ سرائیکی الفاظ اپنے مخصوص لہجے میں

باغ و بہار میں ایسے الفاظ موجود ہیں جن کا لہجہ خاص سرائیکی ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شمبانہ	شامیانہ	ما بہنوں	ماں بہنوں	پیر	درد (زر استعمال نہیں ہوتی)
زنبور	پکڑنے کا آلہ	بھلا چنگا	اچھا بھلا	سرا	سرائے
تمہاری جائی	تمہاری بیٹی	بھیچک	بھچک، حیران	نرا	محض
گبرد	جوان	بھجوایا	بھجوایا	بعضے دن	بعض دن
بگائی	پرائی	بگانہ	پرایا	ماندگی	بیماری
رستوں میں	راستوں میں	ہٹا کٹا	موٹا تازہ	دھو دھا کر	دھو کر
رستے میں	راستے میں	نوشہ	دولہا	لڑا کی فوج	لڑنے والی فوج
ناں	نہیں	اعتباری آدمی	با اعتبار آدمی		

۷۔ اشیاء، ظروف اور آلات کے سرائیکی اسماء

باغ و بہار میں روزمرہ استعمال کی اشیاء، ظروف اور آلات کے جو سرائیکی اسماء استعمال کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں

عام اشیاء		ظرف	
اشیاء	معانی	اشیاء	معانی
دیوار گیری	برتن رکھنے کے لئے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی ایک شئے	پتیلے	پتیلے

عام اشیاء

اشیاء	معانی
چادر	بستر کی چادر
صراحی	مٹی کی صراحی
چنگیر	تیلیوں کا بنا ہوا طباق
انگوچھا	نہانے کا کپڑا
لُنگی	تہمد، تہبند،
پٹاری	تنکوں سے بنا ایک بند ڈبہ
چھاپ	انگوٹھی
مونڈھا / مُوڑھا	ایک قسم کی کرسی جو تیلیوں سے بنائی جاتے۔
کاٹھ	لکڑی
پٹڑیاں	گلے کا مردانہ زیور
شامیانہ	شامیانہ
بادلہ	چاندی کی تاریں
کپڑے دپڑے	کپڑے
پیزاریں	جوتے
ہمیانی	رقم رکھنے کیلئے پیٹی جو کمر کے گرد ہوتی ہے
لتّا	کپڑے
چق	دروازے کے آگے لٹکانے کیلئے تیلیوں کا پردہ

ظروف

اشیاء	معانی
دیگ	دیگ
دیگچے	دیگچے
رکابی	تھالی
چمچے	چمچے
لگن	تھال
لنگری	تھالی
بدھنا	مٹی کا لوٹا
گھڑا	پانی کا گھڑا
لوٹا	جست یا پیتل کا لوٹا
کٹورے	سالن ڈالنے کا برتن
دونا	کاغذ/پتے سے بنی ہوئی ایک چیز۔

آلات

اشیاء	معانی
کفگیر	دیگ سے کھانا نکالنے کا آلہ۔
قینچی	کاٹنے کا آلہ
ڈھولک	چھوٹا ڈھول
زنبور	پکڑنے کا آلہ

۸۔ کھانوں کے سرائیکی نام

'باغ و بہار' میں کھانوں اور کھانے پینے کی اشیائے کے سرائیکی نام ملاحظہ ہوں'
گلگلے، سوہن حلوہ، نان، کلچہ، روٹی، پانی، شوربا، گوشت، مصالح، آتش
ان (کھانا، خوراک، کھاجا) عرق بید مُشک، شربت، معجون، تیل، چھہارا،
سلونا (نمکین ذائقہ)

۹۔ سرائیکی اسماء ظرف مکاں

'باغ و بہار' میں رہائش اور رہن سہن سے متعلق سرائیکی اسمائیہ ہیں
استھان، پچھواڑے، حجرہ، چُول، گھر، بھوئرے (تہ خانہ) سراں (سرائے)

۱۰۔ جسمانی اعضا کے سرائیکی اسماء

'باغ و بہار' عورتوں اور انسانوں کی اقسام اور جسمانی اعضا کے سرائیکی
اسماء درج ذیل ہیں۔

عورتوں کی اقسام	انسانوں کی اقسام	جسمانی اعضا کے اسماء اور خصوصیات	
پدمنی	زن	منہ	نکھ سکھ (شکل و صورت)
کامنی	بچہ	دل	صورت (شکل)
	پیرزال (بوڑھی عورت)	پیٹ	کُس (عورت کی شرمگاہ)
	گبرو (جوان)	مُکھڑا	مت (عقل)
		نک (ناک)	مونڈھا (کندھا)
		جانگھ (ٹانگ)	

سرائیکی ایسی زبان نہیں ہے جس نے دوسری زبانوں کو تو متاثر کیا مگر خود متاثر نہیں ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسے جیسے حملہ آور اور غیر ملکی لوگ سندھ یا افغانستان کے راستے بالائی سندھ تک آتے رہے ویسے ہی سرائیکی الفاظ کا ذخیرہ نئے الفاظ کے سبب بڑھتا رہا اس لئے آج سرائیکی میں انگریزی، عربی، فارسی وغیرہ کے الفاظ مستعمل ہیں مثال کے طور پر "کفنی" فارسی زبان کا لفظ ہے جو سرائیکی میں مستعمل ہے طبیعت، طعنہ، تقصیر اور خجل عربی الفاظ ہیں اور سرائیکی میں عام بولے جاتے ہیں۔ اسی طرح کھبسا، چنگیر، بللّی سنسکرت سے تعلق رکھتے ہیں۔

جو زبان دوسری زبانوں کے الفاظ قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اسے تنگ زبان نہیں کہا جا سکتا اور یہی جدید زبان کی پہچان ہے یہ خوبی سرائیکی زبان میں موجود ہے اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں سرائیکی جدید زبان کہلانے کی مستحق ہے اگرچہ خود بہت قدیم ہے۔
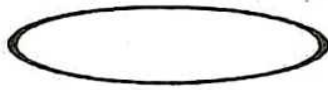
مذہب عشق اور سرائیکی زبان

مذہبِ عشق کا مصنّف نہال چند لاہوری شاہ جہاں آباد کا رہنے والا تھا اس کی یہ کتاب ۱۸۰۳ء میں مکمل ہوئی اور ۱۸۰۴ء میں پہلی مرتبہ اسے فورٹ ولیم کالج کی طرف سے شائع کیا گیا۔ یہ کتاب دراصل قصّہ تاج الملوک اور گل بکاؤلی ہے جو شیخ عزت اللہ بنگالی کے فارسی منثور قصّے کا منثور اردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ بہت مقبول ہوا اور آج ۱۸۵ سال گزرنے کے باوجود کلاسیکل ادب میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اس کے ترجمے کا زمانہ میرامن کے باغ و بہار کے زمانے کے قریب قریب ہے۔ مذہبِ عشق کا قصہ اپنے اندر قدیم داستانوں کے لوازمات جن۔ دیو، پریاں، طلسمات اور جادوئی کمالات رکھتا ہے۔ قدم قدم پر خطرات، عجیب و غریب درخت اور اُن کے پھل اس قصّے میں نظر آتے ہیں۔

قصّے میں سرائیکی زبان کے الفاظ۔ تراکیب، کہاوتیں اور محاورات مستعمل ہیں جن کا اس مضمون میں ذکر کیا جا رہا ہے۔ میرے سامنے وہ نسخہ ہے جو مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۶۱ء میں شائع کیا تھا۔ ہر لفظ کے ساتھ اسی نسخہ کا صفحہ نمبر دیا جا رہا ہے۔

سرائیکی الفاظ

صفحہ نمبر	سرائیکی الفاظ	اردو الفاظ	معانی
۸	دارو	دارو	علاج۔ دوائی

صفحہ نمبر	سرائیکی الفاظ	اردو الفاظ	معانی
۱۲	موقعے	موقعے	موقع محل
۱۵	بے صلاح	بے صلاح	بغیر مشورہ
۱۶	زال	زال	عورت
۱۹	عیّارتی	عیّارنی	عیّار کی مؤنث
۱۹	بھگّل	بھگّل	دھوکا مجازاً بیوقوف
۱۹	خجل (خوار خجل تھیوݨ۔ ذلیل ہونا خجل کرݨ، ذلیل کرنا)	خجل	شرمندہ
۱۹	غیرت	غیرت	عزّت کا احساس
۲۲	خبر داری	خبرداری	حفاظت، دیکھ بھال
۲۳	بند	بُند	بندش
۲۴	رضا	رضا	مرضی
۲۶	بے محابا	بے محابا	بالکل آزاد
۲۶	لُقمہ	لُقمہ	نوالہ
۲۸	ٹھاٹھ	ٹھاٹھ	عیش
۲۸	قلندرانہ	قلندرانہ	بے نیازانہ
۳۰	روٹ	روٹ	بڑی روٹی
۳۰	مَیدہ	مائدہ	مَیدہ
۳۹	سِلمہ	سلمہ	سِلمہ ستارہ
۳۹	بادلہ	بادلہ	بادلہ
۴۷	کُٹھالی	کُٹھالی	دھات پگھلانے کا برتن

۴۷	گِلَنڑ (مصدر)	گلنا	گلنا ۔ پگھلنا
۴۹	نوبت	نوبت	نقارہ
۵۰	پُشاک	پوشاک	لباس
۵۰	مردانی	مردانی	مردانہ
۶۱	بے تقصیر	بے تقصیر	بلا قصور
۶۱	پیوندی	پیوندی	جوڑ والا ۔ پیوند والا
۶۹	سونے رُپے	سونے روپے	سونا چاندی
۶۹	چِترائی	چِترائی	چالاکی
۷۹	کُواری	کواری	کنواری
۷۹	بے باکی	بے باکی	بے باکی
۸۳	تماشا	تماشا	صورتِ حال
۸۳	وحوش	وحوش	جانور ، چوپائے
۸۷	بے کس	بے کس	بے چارہ
۹۱	لاچاری	ناچاری	بے چارگی
۹۲	لعین	لعین	لعنتی ۔ ملعون
۱۰۰	کُوارا	کوارا	کنوارا
۱۰۳	ملاحظہ	ملاحظہ	مشاہدہ
۱۰۴	چوکی (+ ڈیوٹی نگرانی کرنا)	چوکی	نشست ۔ پہرہ
۱۰۵	تلنگوں	تلنگوں	مسخرے ۔ بد تہذیب
۱۰۵	مِسّی	مِسّی	مِسّی
۱۰۶	شمشیر / کُرتی	کُرتی	چھوٹا کُرتہ

۱۰۶	کٹوری	کٹوری	کٹوری
۱۲۱	ٹھری	ٹھری	ٹھنڈی ہوئی
۱۳۲	بے پردہ	بے پردہ	بے پردہ
۱۳۵	گاہنٹاں	گہنا	زیورات
۱۳۶	گڑھیا	گڑھا	افسوس کیا
۱۵۱	دیدے	دیدے	آنکھیں
۱۵۲	نوشہ	نوشہ	دُولہا
۱۵۲	رِیت	رِیت	رسم
۱۵۲	مُراد	مُراد	مُراد

سوانگی تراکیب

۱۲	موٹے تازے	موٹے تازے	صحت مند
۱۹	مکرّ زنی	مکر ہائی	مکّارن
۲۰	ہتھوں ہتھ	ہاتھوں ہاتھ	آؤ بھگت سے
۲۴	جاء ضرور	جاء ضرور	بیتُ الخلاء
۳۹	ہکّا بکّا	ہکّا بکّا	حیران و پریشان
۴۵	دو بدُو	دُو بدو	آمنے سامنے
۷۷	ننگے مُنگے	ننگے کھُلے	بالکل برہنہ
۸۴	کن پئی گال	کان پڑی بات	سُنی ہوئی بات
۱۰۴	پھلّاں دی بدّھی	پھولوں کی بدھی	پھولوں کے ہار بندھے ہوئے پھول
۱۲۰	بعضے بعضے	بعضے بعضے	بعض
۱۳۵	بنی ٹھنی	بن ٹھن	آراستہ و پیراستہ ہو کر

۱۵۲	اندر باہر دی نیاری	نیاری اندر باہر کی	مکمل نیاری
۱۵۳	مہمان داری / داری	مہمانداری	مہمان نوازی

سرائیکی محاورات

۱۴	بازی ہتھ آوݨ لگی	بازی ہاتھ آنے لگی	جیتنے لگے
۱۶	دل تلک گیا	دل پھسل گیا	بے قابو ہو گئے
۲۰	ہتھ لگے / لگی	ہاتھ لگا	(چیز) مل گئی
۲۲	پر نہ ملدے	پر نہ ملے	جرأت نہ کر سکے
۲۲	چوکی ڈیندے	چوکی دیتے	نگرانی کرتے، پہرہ دیتے
۲۲	بݨ آوے	بن آئے	اگر ہو سکے
۲۳	خلاصی / خلاص تھیوݨ	خلاص ہونا	آزادی / چھٹکارا ملنا۔ انزال ہونا
۴۴	اکھیں ملݨ	آنکھیں ملنا	آنکھیں مسلنا
۶۲	ہتھ ملݨ لگا	ہاتھ ملنے لگا	افسوس کیا
۱۴۸	گل نال لائے	گلے لگائے	سہارا دیا، ڈھارس بندھائی

سرائیکی فقرات

۱۲	پھڑک پھڑک کے مرے	پھڑک پھڑک کر مرے (کوسنا)	ذلیل و رسوا ہو
۴۶	چاٹاں نال اوندا مونہہ لال کیتا	مارے طمانچوں کے اُسکا منہ لال کیا	خوب مارا
۶۵	شان نہ گھٹے	شان نہ گھٹے	عزت میں فرق نہ آئے
۷۷	مونہہ سجایا ہے	منہ سجایا ہے	ناراض ہے
۷۸	سخت سخت قسماں کھاوݨ لگی	قسمیں سخت سخت کھانے لگی	بہت قسمیں کھا ہیں

٨١	دماغ/ مغز پھر گیا	مغز پھرا یا	دماغ خراب ہوگیا
٨٤	سر پٹک پٹک کے مر گیے	سر پٹک پٹک کر مر گئے	تڑپ تڑپ کر مر گیا
٩٦	اے اکھان ڑ تیڈے نے چھپ گیے	یہ کہاوت تم پر چھپ گئی	یہ مثل تم پر صادق آتی ہے
١٠٣	رقعے بھجوائے	رقعے بھجوائے	دعوت نامے/خطوط روانہ کئے
١٢٧	سر مر ہندی ہئی	سر ڈے مارتی تھی	سر ٹپکنی تھی
١٥١	مائیوں بہلا کے	مائیوں بٹھا	الگ بٹھا یا شادی کی ایک رسم

سرائیکی کہاوتیں

١٢	عقل دے اندھے گنڈھ دے پورے	عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے	دولت ہے شعور نہیں
٩٦	ہتھاں مہندی پیراں مہندی، آپنے لچھن ڈ ہتھاں کوں ڈیندی	ہاتھوں مہندی پاؤں مہندی، اپنے لچھن اور دل دیندی	اپنا الزام دوسرے کے سر تھوپنا بہانہ کر کے کام سے جان چھڑانا

طرح دار لونڈی کی لکھنوئیت اور سرائیکی زبان

طرح دار لونڈی اُردو کا مشہور ناول ہے جسے منشی سجاد حسین لکھنوی نے لکھا ہے یہ ناول ۱۹ ویں کی لکھنوی تہذیب اور تمدّن کا بہترین عکاس ہے اس ناول کو ضبط تحریر میں لاتے تقریباً ایک سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج بھی اس کے کرداروں اور اُن کی زبان میں جاذبیت اور کشش موجود ہے مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع کردہ ناول کے مقدمہ میں ڈاکٹر میمونہ بیگم انصاری لکھتی ہیں۔

"سجاد حسین کو پورا ماحول لکھنؤ کا ملا۔ ہر چند کہ لکھنؤ اجڑ چکا تھا برطانوی سامراجیت پورے طور سے خطّہ اودھ پر مسلّط ہو چکی تھی اور اس کے زیر اثر ملک میں انگریزی اور مغربی تمدّن کا چلن عام ہو رہا تھا لیکن دوسری جگہوں کے مقابلے میں لکھنؤ کا خطّہ انگریزیت سے کم مغلوب ہوا تھا۔ لکھنؤ کے پاس خود اپنی صدیوں کی تہذیب کا ورثہ موجود تھا جس کا شعور اور روایت نسلاً بعد نسل اُن کے خون اور خمیر میں حلول کر چکی تھی لہٰذا وہ مغربی اثرات سے بڑی طرح خائف تھے ......" (صفحہ نمبر ۵)

طرح دار لونڈی کے کرداروں کی زبان خالص لکھنوی زبان ہے جو وہاں کی تہذیب

پہلو نمایاں کرتی ہے۔ بقول ڈاکٹر میمونہ بیگم انصاری

"سجاد حسین کی زبان اور طرزِ ادا کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اُن کی تحریروں سے ایک تہذیبی رچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ محاورے، روزمرہ اور ضرب الامثال کا استعمال عبادت میں گرانی نہیں بلکہ لطف پیدا کر دیتے ہیں خصوصاً لکھنؤ کے محاورے ضلع جگت، پھبتی اس بے تکلفی سے استعمال ہوتے ہیں کہ کسی اور مصنف کے یہاں اس کی مثال ملنا مشکل ہے" (صفحہ ۴۴)

ناول میں خواتین کی زبان کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کی زبان اور گفتگو بھی توجہ طلب ہے۔

"عورتوں کی زبان، اُن کا لہجہ، بانکوں، چھیلوں اور بازاری لوگوں کی گفتگو کی خصوصیات اور انداز ناول میں ایک خاص فنکاری کے ساتھ موجود ہے اور اس لحاظ سے ناول کو تاریخی حیثیت حاصل ہو گئی ہے"۔ (صفحہ ۴۶)

آج جب ہم اس ناول کا مطالعہ اس کے زبان و بیان پر سرائیکی زبان کے اثرات کے حوالے سے کرتے ہیں تو سرائیکی زبان کے الفاظ، مصادر، کہاوتیں اور ضرب الامثال کرداروں کی روزمرہ گفتگو کا حصہ نظر آتی ہیں۔ جس سے اُردو زبان پر بالعموم اور لکھنؤ کی اُردو پر بالخصوص سرائیکی زبان اور سرائیکی کلچر کے اثرات بہت گہرے اور نمایاں معلوم ہوتے ہیں اور بعض اہل زبان کی یہ بات تسلیم کرنا پڑتی ہے کہ سرائیکی بولنے والے علاقوں کا کلچر، اُن کی زبان، لب و لہجہ اور اندازِ گفتگو اہلِ لکھنو سے قریب ترین ہے اس کے علاوہ سرائیکی بولنے والوں کا تہذیبی رکھ رکھاؤ اور تمدنی زندگی بھی لکھنؤ والوں سے ملتی جلتی ہے اس بات کو دوسرے لفظوں میں

یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ سرائیکی زبان اور سرائیکی تمدن و ثقافت کے اثرات، اہلِ لکھنؤ پر بہت نمایاں رہے ہیں۔

"طرح دار لونڈی" میں مصنف نے لکھنؤ کے نوابوں کے نمائندہ، نواب صاحب کی زندگی اور رہن سہن کا جو نقشہ کھینچا ہے اور جس قسم کا گھریلو ماحول پیش کیا ہے وہ آج بھی سرائیکی بولنے والے وضعدار لوگوں کی زندگی کا حصّہ ہے، ناول میں نواب صاحب کی سادگی اور مصاحبین کی چرب زبانی اور خوشامد بھی قابل توجہ ہے اگرچہ جدید دَور نے لوگوں کو مصاحبین کی گفتگو کے اس بُرے پہلو کا احساس دلا دیا ہے لیکن آج بھی سرائیکی بولنے والے دیہاتوں میں زمیندار اور 'جاگیردار' شیخ صاحب اور مرزا جیسے کرداروں کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر نواب صاحب کی طرح اپنی جیب کی فراخی دیتے نظر آتے ہیں اور خوشامدیوں کے ہاتھوں لُٹتے رہتے ہیں۔

اس مضمون میں ایسے الفاظ، تراکیب، روزمرّہ، محاورات اور ضرب الامثال کا تفصیلاً ذکر کیا جا رہا ہے جو خالصتاً سرائیکی زبان کا حصّہ ہیں۔ لیکن 'طرح دار لونڈی' میں اُردو بولنے والے کرداروں کی زبان سے ادا ہوتے ہیں، اُردو اور سرائیکی میں مشترک استعمال ہونے والے، ناول کے الفاظ و محاورات کو طوالت کے خوف سے ایک فہرست کی صورت میں درج کر دیا گیا ہے۔ ناول کے اصل الفاظ کے ساتھ سرائیکی املا اور ناول کے اصل فقرات لکھ دیئے گئے ہیں۔ ایسے فقرات اور ایسی کہاوتیں جو سرائیکی کا ترجمہ نظر آتی ہیں اُن کے ساتھ سرائیکی زبان کے فقرات، کہاوتیں اور روزمرّے بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ قارئین کے لئے ان کا تقابلی مطالعہ ممکن ہو سکے۔

الفاظ، مصادر، افعال

سرائیکی الفاظ	ناول کے الفاظ و معنی	ناول کے فقرات
اگواڑ	آگوار (آگے، سامنے)	آگوار مٹی کا پیالہ چھت پر رکھا ہو گا بس وہی جگہ ہے

اٹکل	اٹکل (طریقہ، سمجھ)	واہ واہ، تم کو افیم گھولنے، چنڈو بنانے کے سوا رتی بھر کسی بات کی جو اٹکل ہو۔
اَخیر	اخیر (آخری)	اخیر خدمت ہے، میں حقِ دوستی سے ادا ہوتا ہوں ہاں اتنا اخیر دفعہ کہے جاتے ہیں ۔۔۔۔۔۔
اَصلوں	اصلا (بالکل)	مجھ سے اصلا کسی نے خبر نہیں کی۔
اظہار	اظہار (گواہی، بیان)	بی صاحب کے اظہار کی ضرورت ہوگی۔
اوتانٹے	اوتانے (پیچھے کو گرنا، برباد ہونا)	اللہ کرے ہاتھوں میں کیڑے پڑیں اسی طرح اوتانے چلے جائیں۔
بُزار	بزار (بازار)	بزار میں آدمی کا نکالنا دشوار ہے۔
وَدھنی	بدھنی (مٹی کا لوٹا)	اور جس طرح بنا، سامان روشنی اور مٹی کی بدھنی میں مسجد سے پانی لے آئے۔
بَندی	بندی (بندہ کی مؤنث)	اتنا بندی کو دم داعیہ ہے کہ دوسری کوئی عباسی خانم کے برابر نکل آئے تو جنم بھر کی لونڈی ہو جاؤں۔
بسم اللہ	بسم اللہ (کسی کی آمد / کسی کام کے آغاز پر بولتے ہیں)	اے بسم اللہ! میرا تو گھر ہے، میں بیٹھا ہوں۔
بعضے	بعضے (بعض)	اے حضور! صدہا لڑکے لڑکیاں بک گئیں بلکہ بعضے ماں باپ نے تو ہنسی خوشی یوں ہی حوالے کر دیئے۔

بولو چالو	بولو چالو (بولو)	محلّے میں کسی سے بولو چالو نہیں۔
بھاری	بھاری (قیمتی)	اور بھاری کپڑے میں نے دیکھے نہیں۔
بھادنڑ	بھانا (پسند آنا)	مجھے ایسی باتیں نہیں بھاتی ہیں۔
بھاندے	بھادیں (پسند آئے)	یہاں تو جان خاک میں ملا دی اور کچھ بھادیں نہیں۔
بیغم	بیغم (بیگم)	بیغم صاحب! بیغم صاحب! جانے دیجئے۔
بے مُوجب مُوجب (متضاد)	بے موجب (ناواجب، نامناسب)	چاہے گردن تک کٹ جائے کیا معنی کوئی بے موجب بات زبان سے نکلے۔
پتیلیاں (واحد پتیلی)	پتیلیاں (پکانے کے برتن کا نام)	دیکھو کوئی وقت سرکار سے مہلت ملے تو اجباگنج سے پتیلیاں لا دیں گے۔
پٹّے	پٹّے (بال)	اچھا توبہ میرے پٹّے چھوڑ دے۔
پَر سال	پَر سال (پچھلے سال)	خدا نے پر سال صرف اتنی بات کے لئے تو قحط ڈالا ہی تھا۔
پنڈا	پنڈا (جسم)	شاید پنڈا دھونے گئی ہوں موا پنڈا ہر وقت جلتا رہتا ہے۔
پُھلکے (واحد پُھلکا)	پُھلکے (چپاتیاں)	مجھے کیا دو پُھلکے کھانے والی۔

لفظ	معیاری صورت (معنی)	مثال
پیر	پیر (پاؤں)	ہاں وہی میں کہتی ہوں ننگ دھڑنگ برہنہ، پیر کا بانکا کون نکل آیا۔
پیڑھی	پیڑھی (نسل)	بڑا منکوحہ والا آیا، سات پیڑھی کوئی منکوحہ نصیب ہوئی تھی۔
پانچے	پینچے (پانچے)	اب ہم سے یہ موئے بالش بھر کے پینچے نہیں پہنے جاتے۔
تتو تھمبو	تتو تھمبو (حیلے بہانے کی بات بنانا)	خیر وہ تو جس طرح بنا تتو تھمبو ہو گیا۔ چار آدمیوں نے تتو تھمبو کر دیا۔
ٹالے (+ کرنا)	ٹالے بالے (ٹال مٹول)	اچھا یہ ٹالے بالے روز ہی رہیں گے۔
ٹھیٹھر	ٹھیٹھر (تھیٹر)	پہلے پہل ایک دفعہ اسی لکھنؤ میں ٹھیٹھر آیا تھا
جا ضرور	جا ضرور (پاخانہ، بیت الخلا)	نجبنا تو ہے نہیں، جا ضرور گئی ہوگی
جنٹے / جنا	جنے / جنا (آدمی)	اور ہم کو یہاں ایک جنے کے پاس چھوڑ گئی۔
جدی	جدی (آبائی۔ موروثی)	حضور دو مکان میرے اپنے ہیں ایک میں خود رہتا ہوں ایک کرائے پر اٹھا دیا ہے جدی مکان ہیں۔
جھپیٹ (+ مارنا)	جھپیٹ (حملہ۔ الزام)	محلے والے تو جانتے ہیں کہ حضور کے زمرۂ غلاماں میں یہ بھی ہے تو دشمنوں پر بھی جھپیٹ آنے کا اندیشہ نتھے۔

جھنجھٹ	جھنجھٹ (عذاب)	وہ تو کہیے اُس وقت حضرت کا شیطان خدا جانے کہاں ہوا کھانے گیا تھا وہ بڑا جھنجھٹ پڑتا۔
چخ چخ	چخ چخ (بحث و تکرار)	اسی چخ چخ میں رات بھی زیادہ گئی تھی بات یہیں تک ہو کے رہ گئی۔
چُوانی	چُوانی (چونی)	اجی مہراج، یہ لو، تمباکو پینے کو چوانی لو۔ دو ایک دوانیاں چوانیاں لینے آنا۔
چَوکی	چَوکی (تخت پوش، کھرا)	ارے کوئی ہے، چوکی پر پانی رکھو۔ (سرائیکی میں چوکی اُس کھُرے کو بھی کہتے ہیں جو کمرے کے اندر نہانے کے لئے بنایا جاتا ہے)
چُونڈا	چونڈا (سر کے بال)	میرا کیا بوڑھا چُونڈا مُنڈ والے گی؟
چُسکی	چُسکی (افیون کا کش۔ شراب کا گھونٹ)	گرتا پڑتا جلدی سرکار میں جاتا ہوں چُسکی بھی وہیں جا کے پیتا ہوں۔
حاصل وصول	حاصل حصول (نتیجہ)	بچے ہمارے بلکتے پھریں اور حاصل حصول کچھ نہیں۔
حمام	حمام ہونا / کرنا (نہانا)	کیوں صاحب! ابھی تک حمام نہیں ہو چکا؟
دانگ	داگ (داغ)	میں بھی کسم کلام اللہ کی ایسی ایسی سناؤں گی تو پھر مدتوں تک داگ نہ چھوٹیں گے۔
ڈُوانی	دُوانی (دوئی دو آنے کا سکہ)	دو ایک دُوانیاں چُوانیاں لینے آنا۔

دیوال (دیوال گیر)	دیوال (دیوار)	دیکھو پاؤں سنبھال کے رکھنا دیوال بودی ہے
ڈانواں ڈول	ڈانواڈول (متذبذب)	لاکھ روپے کی چیز رکھی ہوگی مگر اس کی نیّت جو تم چاہو ڈانواڈول ہو۔ کیا مجال۔
ڈوس (+ڈیوٹن)	ڈوس (الزام)	بہن! اپنا سونا کھوٹا، پرکھنے والے کو کیا ڈوس۔
ڈُنڈ	ڈنڈ (ڈنڈ)	کیا کہیں، ڈنڈ تم کو دکھاتے لیکن عورتوں کے سامنے کسرت کرنا منع ہے۔
ذری/ذرا	ذری (تھوڑا سا)	بیگم ذری ادھر آؤ۔ ذری بال خشک کرلوں۔ بیگم جو کھلکھلا کر ہنسیں اور لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو لڑکا ذری حواس میں آیا۔ بیگم صاحبہ کہتی ہیں ذری دیر میں آئی۔
ریپھڑ	رپڑ (عذاب)	مفت خدا اس کی تلاش کی رپڑ پڑی۔
رُکھائی	رُکھائی (خشک مزاجی بے مروّتی)	صاحب خانہ سے رُکھائی کے ساتھ کہا۔
رووݨ	رونا (رونا)	میں تو بخشو مُردے کی جان کو روتی ہوں۔
سجّل/سجّھل بے سجّل متضاد	سجّل (سلیقہ)	وہ تو کہیے بیوی ہماری ہیں بھاگو، اُن کو جو چیز ملتی ہے سجّل ملتی ہے۔

سُنڈا/سُنڈھا	سُنڈا (قوی ہیکل، موٹا)	جب ایک سُنڈا سا مردوا کوٹھے پر چڑھنے لگا تو میرے جی میں آیا موئے کو منہ پر ہی کوسنے دوں۔
سَنّی	سنسی (ایک اوزار کا نام)	اُن قفل، کنجی کٹوا اور سنسی اور پینچ سے توڑ کر اسباب نکالا جائے۔
سواد	سواد (مزا)	مُرگی زان سے گئی، خانے والوں کو سواد نہ مِلا (مُرغی جان سے گئی، کھانے والوں کو سواد نہ مِلا)
سختی (+ ڈبوٹ + ڈکھاوٹ)	سوختی (غصہ، عذاب)	یہ ساری سوختی، بہشتی کی ہمارے ساتھ نکالتی ہو۔
سودا	سودا (کاردبار) (ہانڈی کے لیے سامان)	خیر اچھا جاتے ہیں کچھ زبردستی نہیں یہ خوشی کا سودا ہے۔ اچھا صاحب! معلوم ہوا، جو تُم کو ہمارا سودا لانا بُرا لگتا ہے۔
سیانٹا/سیانٹی	سیانی/سیانا (عقلمند، ہوشیار)	ماشاء اللہ سے سیانی بھی ہے، ہوشیار بھی ہے
سیکنٹ	سینکنا (سینکنا) محاورۃً سزا دینا	اسی ملے تو ہوا زدگی ہو جاتی ہے پھر پندرہ بیس دن پڑی سینکا کرتی ہیں۔
شہ (+ بلنٹ + ڈیوٹن)	شہ (شہ پانا) (طرفداری، حمایت، اُکساہٹ ہونا)	اتنی شہ جو پائی تو پھر کیا تھا۔
صلاح	صلاح (مشورہ)	میں اُن کی صلاح سے چلی آئی۔ صلاح تو دیوار سے بھی لیتے ہیں۔

		صلاح تو واللہ معقول ہے۔ اگر تمہاری صلاح ہو تو اُن کو کسی کے یہاں بھیج دیں
صَفیانہ	صُوفیانہ (سادہ)	صوفیانہ کپڑا ہلکا ہلکا گھر میں اچھا ہو گا۔
عِلّت	عِلّت (بُری عادت)	ابھی اُن دنوں اِسی علّت سے یار لوگوں نے بے چارے کو مفت دھروایا تھا۔
کانٹی	کانی (ایک آنکھ سے محروم)	گھر میں آئے دیکھا تو کانی چڑیا نہیں۔
فلانٹے	فلانے (فلاں)	ہم روز سنتے ہیں کہ فلانے کی لونڈی چوروں سے گھٹ گئی اور سارا گھر مُوس لیا گیا۔
کسرت	کسرت (ورزش)	کیا کہیں ڈنڈ تم کو دکھاتے لیکن عورتوں کے سامنے کسرت کرنا منع ہے۔
کِل کِل	کِلکِل (بَک بَک)	یوں ہی آئے دن کی تُو تُو مَیں مَیں، دانتا کلکل سے سوکھ کر کانٹا ہو رہی تھی۔
کماونٹ	کمانا (کام کرنا)	اِس محلّے کی بھنگن کہاں رہتی ہے؟ کیا کلّو کی ماں کو پوچھتے ہو۔ وہ تو کہیں دور سے آتی ہے، کمانی ہمارے یہاں ہے۔ اجی بی خاکروبن! تم کو کچھ معلوم ہے؟ نہیں اس گھر میں کماتی ہو نہ؟
کھدّر کھدھڑ	کھدھڑ (کھدّر)	یہ موا موٹا کھدھڑ کس سے پہنا جاوے گا؟
گھاٹا	گھاٹا (نقصان)	کسی طرح کا گھاٹا نہیں ہے۔

گھُٹنّا	گھُٹنّا (گھٹنے تک کا لباس) (تنگ پاجامہ)	کوئی تمہارا پھٹا پرانا انگرکھا گھٹنّا ہو تو تم ہی دے دینا۔
لُچّا	لُچّا (کمینہ)	ہم کو ابھی تک اصلا اس کی خبر نہ تھی، اس قدر یہ شخص لُچّا ہے۔
لیوی (لے + وی)	لئی (لئی)	منّے صاحب نے کنکوا جوڑنے کو لئی پکوائی تھی اس میں دیر ہوگئی۔
لیکھے	لیکھے (حساب سے مطابق)	ان کے لیکھے کچھ فرق ہی نہیں ہوتا۔ ان سے رتی بھر پانی پینا ہمارے لیکھے سؤر مردار ہے۔
مانجھا	مانجھا (ڈور کے لئے کلف دار مسالہ)	اتنے میں مُنّے صاحب بھی مانجھا لئے آ ہی گئے۔ اس نے مانجھے کا تکلا زمین پر پھینک دیا تھا۔
مار	مار (تگ و دَو دوڑ دھوپ)	بہت مار میں آدمی تو یہ بھول جاتا ہے
مُرڈے	مُرڈے (کمزور)	حضور گھر میں ماں باپ نے تو ہاتھ اٹھایا نہیں اس مُرڈے نے آج مجھے بالکل پست کر دیا۔
موکھا	موکھا (روشندان، بڑا سوراخ)	دن بھر میں اچھا خاصا موکھا بن گیا۔
مُنصفی	منصفی (انصاف)	بھلا دل میں کچھ مُنصفی کرو۔
مُوئی	موئی (نگوڑی، مُردہ)	موئی گلی تو لونڈیاں بکتی ہیں۔ موئی سال بھر کی بات ہونے آئی۔

موئے	موئے (نگوڑے)	اُونھ، موئے چوہلے ہیں گئے لڑکے۔
مہین	مہین (باریک)	جو ملی وہ حوالے کی موٹا مہین پھٹا پُرانا کپڑا دے دیا۔
رمیت	رمیت (ملاپ گٹھ جوڑ، دوست)	میری ایسی ہی رمیت ہوتی تو آج جس کا جی چاہتا ہاتھ پکڑ لیتی۔
مینگنی	مینگنی (بکری کا پاخانہ)	اجی دودھار گائے کی دو لاتیں بھلی مگر مینگنی بھرا دودھ نہ ہو۔
میل	میل (ملاپ تعلق۔ رابطہ)	؎ ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا آپ سے میل ہی نہ تھا گویا
نکدم	نکدم (ناک میں دم)	بھئی تم لوگوں نے تو نکدم کر دیا۔
نچنت	نچنت (بے فکر)	لے اب نچنت ہو کے باتیں کریں گے۔
وخت	دخت (دقت)	نماز کا دخت جاتا ہے۔ بعض وخت تو میرا جی بھی اوکتا جاتا ہے۔
ہیکڑی	ہیکڑی (غرور، تکبر، اکڑ)	ہمارے نوکر خود پُلس کی ساری ہیکڑی بھلا دیں گے۔
ہیں	ہیں (حرفِ استعجاب)	ہیں؟ واللہ سچ کہو۔ بھئی تم نے کہاں دیکھا۔
یا اللہ	یا اللہ (کسی بات پر تنگ ہونے کے موقعہ پر بولا جاتا ہے)	یا اللہ، یہیں سے کہو نا یا اللہ، یہ بات کیا ہے؟

متفرق الفاظ

آرسی، اختیاری پاخانہ، ٹپکے (کمرکے رومال)، چھواڑے، پنڈا، پلس (پلوبس) پیڑھی (کھٹولی) پنیرار، تالو، تحقیق، تصدیق، ٹھیکری، چمپاکلی، چھلا حرام زادہ، حکمت، خلقت، دامن، ربڑی (بالائی سے ملتی جلتی میٹھی چیز) سُرمہ سُن گن، سیندھ (سندھ۔ نقب) شادی غمی، صندوق، عذر، عیب، کاری گر، کچی کچی لکڑی (کم عمر اور ناپختہ)، کٹورا، کم بخت، کنگن، قول، گو (گھوں، پاخانہ) گلہ، گھڑے، گھیو (گھی) لاپرواہ، لڑی، لنگرے لولے، لولا لنگڑا۔ لبیق (لائق)، لوٹا، ماجائی (بہن) مائی کالال (مائی دالال) مالائی (بالائی) مسّی موکل (عامل کے کام کرنیوالے جن) موئے، نخرا، نخرے۔ نُطفہ، نتھ، ہول، واہیات

تراکیب و مرکبات

سرائیکی کی تراکیب	ناول کی تراکیب و ترجمہ	فقرات
آمنّا وصدقنا	آمنّا وصدقنا (تسلیم)	جھوٹ سچ بولو ہم آمنّا وسدقنّا کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔
اُجاڑ پچھاڑ	ادجار پجار (اجڑا ہوا، ویران)	ہاں جب ہی ہیں کہتی ہوں یہ ادجار پجار کیسا پڑا رہتا ہے۔
اول جلول	اول جلول (اُلٹا سیدھا)	تم آپ اول جلول بناتی ہو۔
اللہ اللہ خیر صلاّح / اللہ اللہ خیر سلا	اللہ اللہ خیر صلاح (آگے اللہ ہی باقی رہا) خیریت سے ختم ہوا	جو ملی وہ حوالے کی، موٹا مہین پھٹا پُرانا کپڑا دے دیا لیجئے صاحب اللہ اللہ خیر صلاح۔

		ایک تو وہ آپ کی لونڈی اور ایک غلام لیجئے اللہ اللہ خیر صلاح ۔
بے وارثے	بے وارثے (لاوارث، بے سہارا)	اب جو چاہے سو کرلے بے وارثے ہیں آج کوئی والی وارث ہوتا تو لہو کی ندیاں بہ گئی ہوتیں ۔
بھری پُری / بھرا پُرا	بھری پُری (مال اسباب سمیت)	کیا بھری پُری جاتی ہوں، لوگ دیکھیں گے، دشمن خوش ہوں گے، آؤ بھگت کریں گے تمہاری کیا نیک نامی ہوگی ۔
بھری کچہری	بھری کچہری کچہری میں سب کے سامنے (علی الاعلان)	میری اُن کی بھری کچہری میں فارخطی ہو جائے ۔
بھل منسیٔ / بھل منسائی	بھل منسی (آدمیت، شرافت)	اور اگر حضرت اُنھوں نے کہیں بھل منسی ہیں آکے ستانا شروع کر دیا تو پھر ناکوں چنے چبوا دیئے ۔
پکی پوڑھی	پکی پوڑھی (راز بر کرنا ذہن نشین کرنا)	پہلے سب پکی پوڑھی کرلیں، موقع بھی ہاتھ آئے، اس وقت تم سے کہیں ۔
پھٹا پُراناں	پھٹا پُرانا (اُترن)	پیٹ بھر کھانا دیں گے، پھٹا پُرانا بھی دے دیں گے ۔
ٹکی روٹی	ٹکیا روٹی (چھوٹی روٹی)	جہاں جائیں گے وہی ٹکیا روٹی ۔
ٹکے دا بندہ	ٹکے کا آدمی (معمولی آدمی)	بی مُگلانی ٹکے کی آدمی کیا کرسکتیں ۔
چُپ چُپاتے	چُپ چپاتے (چُپ چاپ)	یہ سب باتیں اُن بدمعاشوں نے چُپ چپاتے کرلیں ۔

چیلے چانڈے	چیلے چانٹے (حواری، مرید)	صبح کو حوالدار صاحب اپنے چیلے چانٹے لے کے چوکی سے چلے۔
چھیڑ خانی	چھیڑ خانی (چھیڑ چھاڑ)	بارے چھیڑ خانی کی مجھے عادت نہیں، ان لوگوں کا یہ حال ہے ہر وقت چھیڑ خانی کئے جاتے ہیں۔
خدا/اللہ دا سنوارا	خدا کا سنوارا اللہ کا سنوارا (خدا کا مارا)	میاں کا مجاز تو جانتی ہے کیسا خدا کا سنوارا ہے
خدا/اللہ دی سنوار	خدا کی سنوار (خدا کی مار)	خدا کی سنوار تمہارے پان پر
خدا دی خدائی	خدا کی خدائی (کائناتِ خدا)	واللہ! میں خدا کی خدائی میں کہہ دوں گا تم لوگوں نے فریب کیا۔
بندی	بندی (کسی کو برا بھلا کہنے کیلئے اس کے نام کے ساتھ بندی کا لفظ بولتے ہیں جیسے حمیدہ بندی، رضیہ بندی، مغلانی بندی وغیرہ)	اب مغلانی بندی کی جان کو بھی وہی مصیبت پڑے گی۔ (اسی طرح مذکر کے لئے اسلم بندہ، ریاض بندہ یا سلیم بندہ بولتے ہیں)
دوست دشمن	دوست دشمن۔ (اپنا پرایا)	دوست دشمن کو کس نے دیکھا ہے؟
دھنّا/دھنّی سیٹھ	دھنّا سیٹھ (دولت مند)	کون ایسا دھنّا سیٹھ ہے جو مال دبائے گا۔

ذری ذری	ذری ذری (ذرا ذرا)	ویسے ہی یہاں ذری ذری سی بات میں اُن کو توڑتے ہیں۔
رتّی برابر	رتّی برابر (ذرّہ بھر)	نہیں میرے دل میں رتّی برابر جو اس کی جگہ ہو۔
رتی جِتّی	رتّی بھَر (ذرا سا)	ان سے رتّی بھر پانی پینا ہمارے لیکھے سور مُردار ہے۔
روٹی کپڑے تے	روٹی کپڑے پر (معاوضے میں روٹی اور کپڑا)	مرزا صاحب نے بُلاتے وقت ہی کہا تھا چل تجھ کو روٹی کپڑے پر رکھا دیں۔
زوراز دری	زوراز وری (زبردستی)	یہ تو کہو زوراز وری سے دو تین باتیں نکل آئیں،
زبانی جمع خرچ	زبانی جمع خرچ (فرضی باتیں بغیر تحریر کے)	اُس پر جب یہ آفت آئی، کوئی اقرار نامہ تمسک کام نہ آیا تو یہاں کا زبانی جمع خرچ کیا ہو گا۔
نو بیں سِرے نُوں	سِرے سے (از سرِ نو)	اچھا لے اب سِرے سے بتا چلو۔
سُور مردار	سور مُردار (حرام)	ان سے رتّی بھر پانی پینا ہمارے لیکھے سُور مردار ہے۔
سُنڑ گُنڑ	سُن گن (اُڑتی خبر)	میں نے یہ بھی سُن گن پائی ہے نواب صاحب بھی کچھ بپھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔
طعنے مہنڑے	طعنے مہنے (طعنے)	اپنی خطا پر نادم نہیں ہوتی ہو، اُلٹے طعنے مہنے کرتی ہو۔

عورت ذات	عورت ذات (عورتوں کی جنس)	مَیں تو عورت ذات ہوں تم سب کو ایک لاٹھی ہانکتے ہو۔
غریب غربا	غریب غربا (غریبوں)	اور بڑی بات تو غریب غربا کی پرورش ہے
صَفاچَٹ	صفاچٹ (بالکل صاف)	آنکھوں کا کاجل بالکل شفا چپٹ (صفاچٹ) ہے۔
فارغ خطی	فارخطی (علیحدگی)	میری اُن کی بھری کچہری میں فارخطی ہو جائے۔
کُتّے خسّی	کُتّے خسّی (پاجی پن، مصیبت کی نوکری، لڑائی)	ـے اب اصلاح بتاؤ کسی بہانے سے اس کتّے خسّی سے چُھٹیں۔
کچّی لکڑ	کچّی لکڑی (کم عمر، ناپختہ ذہن)	رئیس کا لڑکا آپ لوگوں کی اوباشانہ صحبت، وہ کچی لکڑی۔
کل کدھاں	کل کداں (بعد میں، آئندہ)	اگر کل کداں کو نیت بدل جائے تو کس کی ماں کو ماں پکاریں گے۔
کھڑے کھڑے	کھڑے کھڑے (جلدی، فوراً تھوڑی دیر کے لئے)	ابھی تو کھڑے کھڑے بائیں ہاتھ سے رکھوا لوں گا ارے صاحب! کھڑے کھڑے ایک بات سُن جائیے۔
کھڑے تڑے	کھڑے ترے (تھوڑی دیر کیلئے)	تم کھڑے تڑے آجایا کرنا شو دا شلف (سودا سلف) دے جانا۔
قول قرار	قول قرار (وعدہ وعید)	آپس میں اس پر قول قرار ہو چکا ہے۔

لاحول وَلا	لاحول ولا (لاحول پڑھنا)	لاحول ولا، آجکل کا زمانہ اس قابل نہیں، علم فضل تہذیب، شرافت کا کیا ذکر۔
لکھ پڑھ/ لکھت پڑھت	لکھایا پڑھایا (تحریر، اقرارنامہ)	نہیں صاحب! تم نے لکھایا پڑھایا بھی نہیں۔
لگی روزی	لگی روزی (مستقل ملازمت، مستقل ذریعۂ آمدنی)	بھلا لگی روزی کوئی بھی چھوڑتا ہے۔
مال مصالح	مال مصالح (مال اسباب)	سب کارخانے کا اختیار دے دیا۔ جو چاہو دھرو، اُٹھاؤ، کام لو مال مصالح تمہارے قبضے میں۔
مال مسالہ	مال مسالہ (سامان)	مال مسالہ سکھار کے رکھ آیا ہوں کہ اب بچنت ہو کے باتیں کریں گے۔
نشا پاڑی	نشا پاڑی (نشے کے لیے پانی/ شراب/ بھنگ مراد ہے)	ایک تو موئے، نشا پانی میں سب گھر کی گرہستی اُڑائی۔
نوکری چاکری	نوکری چاکری (ملازمت)	نوکری چاکری اب دوبھر معلوم ہوتی ہے۔
ولی وارث	والی وارث (دوزنا، دستگیر)	یہ کون ہیں؟ کوئی والی وارث ان کے ہے؟ اب جو چاہے سو کرے، بے وارثے ہیں آج کو کوئی والی وارث ہوتا تو لہو کی ندیاں بہہ گئی ہوتیں۔
وقت بے وقت	وقت بے وقت (غیر مقررہ اوقات)	وہ وقت بے وقت آئے، دو چار باتیں کیں چلے گئے۔

ہتھ دا میل	ہاتھ کا میل (بے وقعت چیز)	پیسہ دو پیسہ کی کوئی بات نہیں ہے ہاتھ کا میل ہے۔
ہتھ چلاکی	ہاتھ چالاکی (ہاتھ کی صفائی)	جب موقع ملتا ہے ہاتھ چالاکی کرجاتی ہو۔
ہوندے سوندے	ہونے سوتے (اپنوں)	بہ منہ دیکھی باتیں اپنے ہوتوں سوتوں کے واسطے تہ کر رکھیں۔

محاورات

سرائیکی محاورات	ناول کے محاورات اور ترجمہ	ناول کے فقرات
آپنڑیں آئی تے آوݨ	آپنے والی پر آنا (بگڑ جانا)	ابھی اپنی والی پر آؤں بیگم بن کے دکھا دوں۔ ماماتیں اگر اپنی والی پر آئیں مارے جوتیوں کے کھوپڑی پلپلی کردیں، میں جو اپنی والی پر آؤں کسی کو خبر بھی نہ ہو۔
اول فول بکݨ	اول فول بکنا (الٹی سیدھی ہانکنا)	ننھے مرزا! یہ تم کیا اول فول بکتے ہو تم اپنے حواس میں رہو۔
بھاہ لاوݨ	آگ لگانا (بھڑکانا)	کہیں کوئی حلال زادہ، حرام زادہ آگ نہ لگا دے
بھریا بیٹھا ہووݨ	بھری بیٹھنا (شدید غصہ میں ہونا)	صبح جو جاتا ہوں بھری بیٹھی تو تھی ہی، رات بھر کی جھانج مجھ پر اُتاری۔
بَیت پووݨ	بیت پڑنا (کوڑے لگنا چابک لگنا)	پھر سنتا ہوں فوجداری میں قید ہوتی ہے بیت پڑتی ہے۔
بادشاہ ہووݨ	بادشاہ ہونا (صاحب حیثیت ہونا)	بس اتنی دیر ہے تنخواہ مل لے تو پھر میں بادشاہ ہوں۔

بوٹی چڑھڑ	بوٹی چڑھنا (صحت مند ہونا)	تب جا کے کھلائی پلائی سوارت ہوگی نامرادوں پر بوٹی چڑھے گی۔
پاپڑ ویلن	پاپڑ بیلنا (زنگ دور کرنا)	اور غضب خدا کا ہمارے ہی سب پاپڑ بیلے اور ہمیں گھاٹے ہیں۔
پاک کرن	پاک کرنا (پاک صاف کرنا)	ہم ہوتے تو آپ ہی پاک کرتے۔
پالا مارن	پالا مارنا (میدان جیت لینا)	یہ بات کہی گرگی، منظور کیا تو اُسی دن پالا مار لیا
پٹی پڑھاون	پٹی پڑھانا (اپنے ڈھب پر لانا)	یہ پڑوس میں رہتا تھا بس کچھ ایسی ہی پٹی پڑھائی۔
پر لگن	پر لگنا (اُڑ جانا/بہت چالاک ہونا)	نہیں معلوم پر لگ گئے، ہوا تھی اڑ گئی۔
پیدا کرن	پیدا کرنا (کمانا، دولت کمانا)	ہر صورت چار پیسہ پیدا کر دیں گے۔
پکی تھیون	پکی ہونا (طے ہونا)	اچھا تو اب پکی ہوگئی؟ کھاؤ قسم
پشاب کرن	پیشاب کرنا (لعنت بھیجنا) (انتہائی ناپسند کرنا)	اگر کوئی سو روپیہ بھی دے گا پیشاب کرتے ہیں۔ اگر لاکھ روپیہ ہو تو کھڑے پیشاب نہ کرتے۔ کل سے جو اس کارخانے پر پیشاب بھی کرنے آئے وہ اپنے باپ سے نہیں میں چوری کے مال پر پیشاب کرتا ہوں۔
پچھوں پودن	پیچھے پڑنا (تعاقب میں ہونا)	بخشو آج بہت دنوں سے میرے پیچھے پڑا ہے

پہنچیا ہویا ہوݨ	پہنچا ہوا ہونا (اللہ والا ہونا) (بہت ولی ہونا)	بھئی عامل ہیں بڑے پہنچے ہوئے ۔
ٹھیکہ گھِنّݨ	ٹھیکہ لینا (ملکیت بنا لینا)	لڑکی آج نکلتی ہے نہ کل، آج تو اس نے ٹھیکہ لے لیا ۔
بِیّں بِیّں کرݨ	جھائیں جھائیں کرنا (بک بک جھک جھک کرنا)	صبح سویرے سے منہ اندھیرے تک دیدار یزی کرو جان کھپاؤ ۔ کاری گردن سے جھائیں جھائیں کرو تب جا کے روکھی سوکھی نصیب ہو ۔
حد کرݨ	حد کرنا (کمال کرنا)	مگر آج تو حد کر دی ۔
خراب کرݨ	خراب کرنا (ذلیل و رسوا کرنا)	بیگم تمہیں نے خراب کیا ۔
در چھوڑݨ	در چھوڑنا (جدا ہونا) (گھر سے جانا)	اور اُن کو خفا ہونا کیا، مار تک لیجئے مگر یہ دَر چھوڑ کر کہاں جائیں گے ۔
سِر پَوݨا / سِر پھبّوݨ	سَر پڑنا (ذمہ لگنا)	تمہارے سَر (سر) نہ پڑتے تو کاہے کو از برن (اجیرن) ہوتے ۔
سِر دھوݨ	سَر دھونا (ایام حیض کے بعد عورت کا نہانا)	یہ وقت نہانے کا ہے؟ ابھی اس دن تو سَر دھو چکی ہوں ۔
سِر چڑھݨ	سر چڑھنا (بگڑنا)	جتنا طرح دیتا ہوں اتنا تو سر چڑھتا جاتا ہے ۔

غصّہ چڑھن	غصّہ چڑھنا (غصّہ آنا)	دیکھو! تم کہے چلے جاتی ہو اور مجھے غصّہ چڑھتا چلا جاتا ہے۔
کاں کتّے دی موت مرن	کوّے کتّے کی موت مرنا (ذلیل ہو کر مرنا)	یہ علم ٹپکے کے چور، موئے۔ غارت گئے کتّے کوّں کی موت مریں گے۔
کھُل کے آکھن	کھُل کے کہنا (صاف اور واضح بات کرنا)	کچھ کھُل کے تو میں نے سنا نہیں، یہی اِدھر اُدھر سے ایک آدھ بات سے اُڑی اور نہ کوئی کھُل کے کہتا ہے۔
کھیر چھُٹّن	دودھ چھُوٹنا (دودھ بڑھنا)	خدا جیتا رکھے، ابھی تو دودھ چھُوٹا ہے۔
گول کرن	گول کرنا (دبا جانا / پی جانا)	اس بات کو گول ہی کر جانا۔
قضا ہوون	قضا ہونا (بے وقت ہونا)	میری نماز قضا ہوتی ہے۔
لمبے ہوون	لمبے ہونا (روانہ ہونا)	آپ تو لمبے ہو جئے۔
منہ دا نوالہ ہوون	منہ کا نوالہ ہونا (آسان ہونا)	تم جانو یہ باتیں منہ کا نوالہ تو ہے نہیں، رسائیت سے یہ باتیں کی جاتی ہیں۔ حواس درست کرو، کیا منہ کا نوالہ سمجھے ہیں؟
موس ڈیون / کھنّن / دہچن	موس لینا (لوٹ لینا)	ہم روز سنتے ہیں کہ فلانے کی لونڈی چوروں سے گٹھ گئی اور سارا گھر موس لیا گیا۔
واقعہ ہوون / واقعہ گزرن	واقعہ ہونا (کچھ ہو جانا)	آج تک موقع محل ڈھونڈے گی یہاں واقعہ ہو جائے گا۔

نویں مھیوݨ	نئی ہونا (انوکھی بات ہونا)	یہ تو نئی ہوئی ہے۔
ہنھ مارݨ	ہاتھ مارنا (لوٹنا)	کسی دن وہ ہاتھ مارے گی کہ یاد کیجئے گا۔
ہتھاں وچ کیڑے پوݨ	ہاتھوں میں کیڑے پڑنا (برباد ہونا ایک دعا)	اللہ کرے ہاتھوں میں کیڑے پڑیں اسی طرح اوتانے چلے جائیں۔
ہل چل تھیوݨ	ہل چل ہونا (گڑبڑ ہونا تہلکہ مچنا)	اس بے چاری کی جان عذاب میں ہے کرتے دھرتے نہیں بنتا، سارے شہر میں ہل چل ہے۔

مخصوص فقرات

"طرح دار لونڈی" میں بہت سے ایسے فقرات ہیں جو سرائیکی زبان میں بولے جانے والے عام جملوں کا ترجمہ نظر آتے ہیں' یہ فقرات اور جملے مختلف کرداروں کی زبان سے مصنف نے ادا کراتے ہیں' چند جملے یہ ہیں۔

ناول کے فقرات	سرائیکی میں بولے جانے والے فقرات/روزمرہ
۱:۔ یہی صلاح ہے۔	ایہو صلاح اے۔
۲:۔ یہاں کوئی ہے تھوڑی۔	اِتھاں کوئی تھوڑا اے۔
۳:۔ تم مرد ذات ہو کے مجھ سے پوچھتے ہو۔	تساں مرد ذات تھی کے میڈے کولوں پچھدے او۔
۴:۔ آئندہ جیسی مرضی والا، تابعدار کو عذر ہی کیا۔ حکم حاکم	جیویں تہاڈی مرضی میکوں کیا عذر، حاکم دا حکم۔
۵:۔ دانے دانے کو محتاج ہوگے۔	دانے دانے کوں محتاج (منتھاج) تھیسو

اردو	سرائیکی
۷:۔ یہ سمجھی کوئی اپنے فائدے کی بات ہے۔	ہِن سمجھی کُئی میڈے فائدے دی گالھ اے۔
۸:۔ بی مُکلانی ٹکے کی آدمی کیا کر سکتیں۔	ٹکے دا آدمی ہے کیا کر سگدے۔
۹:۔ چل تجھ کو روٹی کپڑے پر رکھا دیں	چل تیکوں روٹی کپڑے تے رکھا ڈیواں
۱۰:۔ قسمیں کھانے لگا، کس شمر کے بچے کے پاس ایک جھنجھی بھی ہو۔	قسماں کھاون لگ گئے کیہڑے شمر دے بچے کول ہک دھیلہ وی ہووے۔
۱۱:۔ نہ دینا نہ دیا	ڈیونا ہتی نہ ڈتے۔
۱۲:۔ یہ مجھے اچھی طرح خیال نہیں۔	میکوں اصلوں خیال کو نئی۔
۱۳:۔ اندر ہو کر راہ ہے۔	اندر دں راہ ہے۔
۱۴:۔ ذری چھری تلے دم تو لو۔	ذری کاتی تلے ساہ تاں گھنو۔
۱۵:۔ اگر آج خدا وہ دن لائے۔۔۔۔	اگر اج خدا او ڈینھ گھن آوے۔ جے اج خدا او ڈینھ ڈکھاوے۔
۱۶:۔ ہوش کی دوا کرو۔	ہوش دی دوا کرو۔
۱۷:۔ ذری سوچ سمجھ کے بات کرنا چاہیئے۔	ذری سوچ سمجھ کے گالھ کرنی چاہیدی اے۔
۱۸:۔ ہیں نے تم کو اختیار دیا ہے۔	ہیں تیکوں اختیار ڈتے۔
۱۹:۔ ہیں جو اپنی والی پر آؤں تو۔۔۔	ہیں جو آپنی آلی تے آنواں تاں۔۔۔
۲۰:۔ طبیعت اندر سے خوش ہو جاوے	طبیعت اندر دں خوش تھی ونجے۔
۲۱:۔ میری تو زدنی بھی پیشاب کرنے نہ آتے (میری تو جونی بھی پیشاب کرنے نہ آئے)	میڈی تاں جُتی دی پیشاب نئیں کریندی۔
۲۲:۔ سوتا موا برابر	سُتا مویا برابر۔
۲۳:۔ میری نماز قضا ہوتی ہے	میڈی نماز قضا تھیندی اے۔
۲۴:۔ یہ تو نئی ہوئی ہے	ابھہ تاں نویں دگالھ) تھئی اے

اردو	سرائیکی
۲۵:۔ (مگر) آج تو حد کردی	اَج تاں حد کر ڈِتی اے۔
۲۶:۔..... سارا نزلہ میری جان پر گرتا ہے	.... سارا نزلہ میڈے سِر تے ڈھُندے۔
۲۷:۔ اِس بات کو گول ہی کر جانا	ایں گال کوں گول کر ڈیچ۔
۲۸:۔ شرع میں کیا شرم	سئیں شرع وِچ کیا شرم۔
۲۹:۔ اچھی طرح دیکھو تو سہی	چنگیں طرح ڈیکھو تاں سہی۔
۳۰:۔...... یہ مونچھیں پیشاب سے منڈوا ڈالوں	.... ایہہ مچھّاں پیشاب نال منوا ڈیساں۔
۳۱:۔ آج لاکھ روپیہ ہو تو کھڑے پیشاب نہ کرتے۔	اَج لکھ روپیہ ہوندا تاں کھڑ کے پیشاب نہ کریندے۔
۳۲:۔ سارے پنڈے کی سوئیاں نکل گئی ہیں اکیلی آنکھوں کی باقی ہیں۔	سارے پنڈے دیاں سوئیاں نکل گین کلّھے اکھّیں دیاں رہ گِن۔
۳۳:۔ چار پیسے کمانے کے لائق ہو گئے	چار پیسے کماوݨ دے لئیق تھی گئے۔
۳۴:۔ بھلا لگی روزی کوئی بھی چھوڑتا ہے	بھلا لگی روزی دی کُئی چھوڑیندے۔
۳۵:۔ ہم کوڑی پیسہ کا منہ نہیں دیکھتے ہاتھ کا میل ہے	...... پیسہ ہتھ دا میل ہے۔
۳۶:۔ ابھی تم نے دنیا کی ہوا ہی کیا کھائی ہے جمعہ جمعہ آٹھ دن۔	ہالی تئیں دنیا دی ہوا ہی نئیں کھادی۔ جمعہ جمعہ اٹھ ڈینھ تھئن۔
۳۷:۔ کیا مُنہ کا نوالہ سمجھے ہیں؟	تئیں منہ دا نوالہ سمجھے؟
۳۸:۔ کیا ابھی جلدی پڑی ہے؟	تیکوں جلدی پئی ہے؟
۳۹:۔ ایسے کا اعتبار، ہر دیگ چمچار۔	ابتدا کیا اعتبار، ہر دیگ دا چمچار۔
۴۰:۔ ان کے لیکھے کچھ خرچ ہی نہیں ہوتا۔	اینہدے لیکھے کجھ خرچ ئی نئیں تھیندا۔
۴۱:۔ مُرغی جان سے گئی کھانے والوں کو سواد نہ آیا۔	ککڑ دی جان گئی کھاوݨ آلیاں کوں سواد دی نہ آیا۔

نمبر	اردو	مقامی
۴۲	آئے تو سہی، دیکھا جائے گا۔	آوے تاں سہی ڈِٹھا ویسی۔
۴۳	اب اِن سے کہو، گڑھیاں میں منہ دھو رکھیں۔	ہُݨ انہاں کوں آکھو، مُنہ دھو رکھن۔
۴۴	مَیں نے اُستاد کا منہ دیکھا۔	مَیں اُستاد دا مُنہ ڈِٹھے۔
۴۵	اس میں تیکھے ہونے کی بات نہیں	ایندے وِچ تِکھے تھیوݨ دی گالھ نئیں۔
۴۶	حصہ سمجھو تو دودھ پی رہا ہے۔	تہاڈا حصہ کھیر پیندا پئے ابنویں سمجھو حصہ کھیر پی کے بلدا پئے۔
۴۷	بھئی عامل ہیں بڑے پہنچے ہوئے	بھئی عامل وڈے پہنچے ہوئے ہن۔
۴۸	کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا۔	ہر کم آپݨے ویلے تے تھیندے۔
۴۹	اپنی دالی پر آؤں تو خاک میں ملا کے رکھ دوں۔	آپݨی آلی تے آنواں تاں سُوا کمرڑ بوواں۔
۵۰	گندہ بات جتنی کریدی جائے اتنی بدبو پھیلے گی۔	گند کوں جتی پھلیسو، اُتی بو کھِنڈسی۔
۵۱	وقت ہی تو ہے۔ بڑوں بڑوں پر پڑ جاتا ہے۔	وقت وڈیاں وڈیاں تے آ دبندے۔
۵۲	اندر والا کہتا تھا خدا خیر کرے	اندر آلا آدھا ہئی اللہ خیر کرے۔
۵۳	ابھی کل کا بچہ منہ سے دودھ کی بو تک نہیں گئی۔	ہالی کل دا بال ہے منہ توں کھیر دی بو دی نئیں گئی۔
۵۴	تمہاری نالائقی نے لاکھ کا گھر خاک کیا۔	تیڈی نلیقی نے لکھ دا گھر ککھ کیتے۔
۵۵	یہ تم جانو تمہارا کام جانے	ایہہ تُساں جانو تہاڈا کم جانے۔
۵۶	اللہ کرے ہاتھوں میں کیڑے پڑیں اسی طرح اونٹنے چلے جائیں۔	اللہ کرے ہتھاں وِچ کیڑے پوون، ابنویں او تانا ونج پووے۔

ناول کی زبان میں	سرائیکی زبان میں
۵۷:۔ میں تو بخشو مردے کی جان کو روتی ہوں	مَیں تاں بخشو موئے دی جان کو روندی ہاں۔

گالیاں اور کوسنے

ناول کی زبان میں	سرائیکی زبان میں
۱:۔ دیکھ تو سہی حرام زادی تیرے سر پر لاتا ہوں	ڈیکھیں سہی حرامزادی تیڈے سر تے گھن آساں
۲:۔ تیرا جنازہ نکلے	تیڈا اجنازہ نکلے۔
۳:۔ خدا کی مار ان چوروں کی جان کو۔	انہاں چوراں نے خدا دی مار
۴:۔ اللہ کرے ہاتھوں میں کیڑے پڑیں اسی طرح اونانے چلے جاویں۔	اللہ کرے ہتھاں وچ کیڑے پوونیں اینویں اوتانڑے وچ پوونڑ۔
۵:۔ یا خدا! ان کا جنازہ نکلے	اللہ سبّب انہاں دا جنازہ نکلے۔
۶:۔ کتے کوّوں کی موت مریں گے	کتیاں کانواں دی موت مرسن
۷:۔ اچھا نہ بتاؤ ہماری پیزار سے	اچھا نہ ڈسّو، ساڈی جُتّی تے۔
۸:۔ اپنی والی پر آؤں تو خاک میں ملا کے رکھ دوں۔	آپنڑی آلی تے آنواں تاں سُوا کر ڈیواں۔

کہاوتیں اور ضرب الامثال

ناول کی زبان میں	سرائیکی زبان میں
۱:۔ کس کی بکری کون ڈالے گھاس	پرائی بکری کوں کون گھا گھتیندے
۲:۔ پیسہ ہاتھ کا میل ہے	پیسہ ہتھ دا مَیل اے۔
۳:۔ چام نہیں پیارا، دام پیارا۔	چم پیارا نئیں کم پیارا اے۔
۴:۔ ایک در بند ہزار در کھلے۔	ہک دَر بند ہزار دَر خلاص۔
۵:۔ بندھا خوب مار کھاتا ہے۔	بدّھا خوب مار کھاندے۔
۶:۔ جلدی کام شیطان کا	اُبا ہل کم شیطان دا۔
۷:۔ صلاح تو دیوار سے بھی لیتے ہیں	صلاح تاں کندھی کنوں وی گھنیندی اے۔

O

"In Sindhi, the word 'SIR' (سِر) means 'head'. From it is derived 'SIRO' from this again, is derived the adjective 'SIRAIKO

It is true that the word 'SIRAIKI' is employed to indicate a form of speech but this is not any dialect of Sindhi. It is the form of Lahnda spoken all over Sindh, but principally in upper Sindh________'(Page 149)

(Linguistic Survey of India by Garierson Vol. VIII Part I)

○

رانی کیتکی کی کہانی اور سرائیکی زبان

'رانی کیتکی اور کنور اودے بھان کی کہانی' میر انشاء اللہ خاں انشا دہلوی نے لکھی ہے انشا کی شہرت اُردو ادب میں بحیثیت ایک شاعر بہت زیادہ ہے شاعری میں انہوں نے جہاں غزلیات، قصیدے، مثنویاں، ہجوبات، رباعیات اور قطعات لکھے اور ایک بے نقط دیوان بھی لکھ ڈالا، وہاں نثر میں انہوں نے دریائے لطافت (لسانیات) ترکی روزنامہ، رانی کیتکی کی کہانی، سلک گوہر اور لطائف السعادت جیسی کتابیں لکھیں۔

انشاء اللہ خاں انشا ۱۷۵۵ء یا ۱۷۵۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱۸ء میں انتقال کر گئے وہ کئی زبانیں جانتے تھے جن میں اردو، فارسی، عربی، ترکی، پوربی پشتو، مارواڑی، پنجابی وغیرہ شامل ہیں۔ انہیں نت نئے تجربات کرنے کا شوق تھا کبھی سلک گوہر جیسی بے نقط کہانی لکھی، کبھی بے نقط شاعری کی، کبھی لطیفے کہے کبھی دریائے لطافت جیسی کتاب لکھ کر اُردو زبان کی انفرادیت اور خود مختاری کا اظہار کیا۔

'رانی کیتکی کی کہانی' بھی انشاء کا ایک نیا تجربہ ہے اس کہانی میں انہوں نے شعوری طور پر کوشش کی ہے کہ ایسی زبان میں لکھی جائے جس میں عربی اور فارسی لغت مطلق نہ آنے پائے۔ اسی لئے انہوں نے کہانی کے آغاز میں لکھا ہے

"ڈول ڈال انوکھی بات کا"

اور انشاء ایسی انوکھی باتیں لکھنے اور کہنے میں کمال رکھتے تھے۔

اس کہانی میں قدیم داستانوں کی طرح ہندو معتقدات، توہمات، سلیمانی ٹوپی، خطرات و مہمات، کایا کلپ، ہندوی تہذیب و معاشرت، عشق و محبت کی کہانیاں، منظر نگاری، غرض سبھی کچھ ہے۔ تقریبات کا ذکر کرتے ہوئے معاشرتی رسوم رواج، شادی بیاہ کی رسوم کی منظر کشی میں جذبات کا اظہار بڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔

رانی کیتکی کی کہانی کو انشاء نے خالص اُردو میں لکھا ہے وہ اُردو جس میں سرائیکی الفاظ، تراکیب، محاورات، کہاوتیں اور ضرب المثل کا ایک بے بہا خزانہ موجود تھا۔ اس کہانی کے مطالعے کے بعد اُردو میں سرائیکی زبان کی مداخلت اور اثرات کا جائزہ بآسانی لیا جا سکتا ہے۔

سرائیکی الفاظ	کہانی کے الفاظ و معانی	متن کے فقرات
چکھݨ (مصدر)	چکھے (ذائقہ لے کھائے)	اوس پھل کی مٹھائی چکھے جو بڑوں سے
اَگلیاں	اگلوں (پرانے لوگ آبا)	بڑے اگلوں نے چکھی ہے۔
پھلیاں	پھلیاں	ساری ندیوں میں ریت اور پھول پھلیاں
	(دانے دار خوشے)	کھیت میں ہیں۔
سُرت	سرت (فکر، ہوش)	اوس کی سُرت مجھے لگی رہی ہے۔
بھاوݨ	بھانا (پسند آنا)	اور کوئی ہو کچھ میرے جی کو نہیں بھاتا۔
آسرا	آسرا (سہارا)	جیتے مرتے او نھیں سبھوں کا آسرا
بولی	بولی (زبان)	باہر کی بولی اور گنواری کچھ اوس کے بیچ نہ ہو۔

لفظ	معنی	مثال
چھانہہ ۔ چھاں	چھانہہ (سایہ، عکس)	اور چھانہہ کسی کی نہ پڑے ۔
جتاونڑ	جتاتا ہوں (احساس دلانا، یاد دلانا)	دہنا ہاتھ منہ پر پھیر کر آپ کو جتاتا ہوں
ڈھب	ڈھب (طریقہ)	جس ڈھب سے ہوتا اس بکھیڑے کو
بکھیڑے	بکھیڑے (جھگڑے)	ٹالنا ۔
چوکڑی بھلنڑ	چوکڑی بھول جائے (چالاکی جاتی رہنا)	اپنی چوکڑی بھول جائے ۔
چاؤ / چئو	چاؤ (چاہت)	اور چاؤ کی ندی کا پاٹ اون نے دیکھا نہ تھا ۔
کھولیا	کھولا (دل کا راز جاننے کی کوشش کی)	آپ نے مجھے سو سو روپ سے کھولا اور بہت سا ٹٹولا ۔
مہورت	مہورت (اچھی گھڑی)	ہم اچھی گھڑی، شبھ مہورت سوچ کے
باہمنڑ، بہمنڑ	باہمن (برہمن، مذہبی پیشوا)	تمہارے سسرال میں کسی باہمن کو بھیجتے ہیں ۔
ہوچھی	اوچھی (الٹی، بے تکی)	پر کنور کی ہٹ سے کچھ ہماری نہیں چلتی، نہیں تو ایسی اوچھی بات کب ہمارے مونھ سے نکلتی ۔
لڑنڑ	لڑن (لڑنے)	کنور اودے بھان کے ما باپ نے سنتے ہی لڑن کی ٹھان ـــ چڑھ آیا ۔
سیوا	سیوا (خدمت)	اوس کی سیوا میں ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی تھیں ۔

بھڑک	بھڑک (حسنِ کشش)	ع ان آنکھوں میں ہے بھڑک ہرن کی ۔
لٹکے	لٹکے (مذاق)	ایسے لٹکے کسی بُرے دن کے سمھال لینے کو ڈال رکھتے ہیں ۔
مروڑوا	مروڑوا (بل دیتے)	ہاتھ مروڑوا کے چھنوا لوں گی ۔
تلپٹ ۔ تلپھٹ	تلپٹ (اوپر تلے، زیر و زبر)	اور کام لتا کو یوں تلپٹ کیا ۔
جَنیاں	جنیاں (عورتیں)	دونوں جنیاں ایک ٹیلے پر اچھی سی چھاں تاڑ کے آ بیٹھیاں ۔
تاڑ کے	تاڑ کے (دیکھ کر)	
بھادیں	بھادیں (دلپسند آنا، اچھا لگنا، پرواہ)	اب بھی جو میرا کہا تمہارے دھیان چڑھے تو گئے ہوئے دن بھر پھر سکتے ہیں پر تمہاری کچھ بھادیں نہیں ہم کیا پڑے بکتے ہیں ۔
پھیلاوا	پھیلاوا (پھیلاؤ، وسعت)	یہاں کی یہ دھوم دھام اور پھیلاوا دھیان کیجیے ۔
رِیندھنا / رندھنا	ریندھنا (بھوننا ۔ پکانا)	اور جب تک جیتی رہیں ہمارے یہاں سے کھایا پیا پکایا ریندھا کریں ۔
گچ ۔ گج	گج (بھری ہوئی، بھرا ہوا)	اون سے کہہ دو سولہ سنگار بال بال گج موتی پرو دو ۔

افعال و تراکیب

سُدھ رکھنا	سُدھ رکھے (احساس کرے، شعور رکھے)	یہ کل کا پُتلا جو اپنے اوس کھلاڑی کی سُدھ رکھے تو کھٹائی میں کیوں پڑے ؟

دان کرنڑ	دان دیٹے (عطا کرنا)	مورتوں کو جی دان دیٹے۔
پیا بکے	پڑا بکے (بکواس کرتا ہے)	یوں جس کا جی چاہے پڑا بکے۔
ما پیو	ما باپ (ماں باپ)	اوسے اوس کے ما باپ اور سب گھر کے لوگ کنور اودے بھان کر کے پکارتے تھے۔
گھر گھاٹ	گھر گھاٹ (ٹھکانہ)	پر کسی بات کے سوچ کا گھر گھاٹ پایا نہ تھا۔
ڈھیدا بھلیندا	دیکھتا بھالتا (دیکھتا ہوا)	ایک دن ...... دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا۔
ناہر ناہر کرنڑ	ناہ نوہ کرنا (انکار کرنا)	اوس نے بہت ناہ نوہ کی۔
ڈیندا گھندا نئیں	لیتا دیتا نہیں (کوئی تعلق نہیں)	کسی کا لینا، دینا نہیں۔
گوٹھا بٹیا رہنڑ	گھوٹھے رہنا (گم رہنا کھویا رہنا)	کسی سے کچھ کہنا نہ سننا جس دھیان میں تھے اوسی میں گھوٹھے رہنا۔
لکھ بھیجیناں	لکھ بھیجتا ہوں (لکھ کر روانہ کرتا ہوں)	اچھا آپ سدھاریئے میں لکھ بھیجتا ہوں۔
سونے دے پانی نال	سونے کے پانی سے (خوشی اور محبت سے)	مہاراج اور مہارانی اوس بیٹے کے لکھے ہوتے پر سونے کے پانی سے یوں لکھتے ہیں
بھلی بری	بری بھلی (نتیجہ۔ انجام)	ع کب سوچتی وہ بری بھلی تھی۔

کُوک پوَرنْ	کوک سی پڑ گئی (کرلاہٹ پیدا ہوگیا)	گلے مل کے ایسی رو دیاں جو پہاڑوں میں کوک سی پڑ گئی۔
گت بَنْنْ	گت ہونا (بُری حالت ہونا)	تمہارے گھر کی یہ گت ہو گئی۔
مَڑھ گھِنّو	منڈھ لو (چڑھا لو)	سارے چھتوں کو اور کوٹھوں کو گوٹے سے منڈھ لو۔
ٹھاٹھ کرنْ	ٹھاٹھ کریں (مزے کریں)	اپنے گھروں میں بناؤ کے ٹھاٹھ کریں۔
چپہ چپہ	چپا چپا (کونہ کونہ)	اور اس راج سے لگا اوس راج تک اُدھر میں چھت سی باندھ دو چپا چپا کہیں نہ رہے جہاں بھڑ بھڑ کا دھوم دھڑکا نہ ہونا چاہیئے۔
کھنڈ دَنجنْ	کھنڈ جائیں پھیل جائیں	پھول اتنے بہت سارے کھنڈ جائیں جو ندیاں جیسے سچ مچ پھول کی بہنیاں ہیں۔
بھری بُھکنی	بھری بھتولی (بھری پڑی)	اور کوئی ڈانگ اور پہاڑ تلی کا اُتار چڑھاؤ ایسا دیکھائی نہ دے جس کی گود بچھر دلوں اور پھول پھلوں سے بھری بھتولی نہ ہو۔
چوگنی پچگنی	چوگنی پچگنی (چار گنا پانچ گنا)	انہوں کے جیون میں جتنی امنگیں چھا رہی تھیں وہ چوگنی پچگنی ہو گئیں۔
ملیاں جُلیاں	ملیاں جُلیاں (باہم ملیں)	مہارانیاں دونوں سمدھنیں آپس میں ملیاں جُلیاں۔
مُنہ ڈِکھائی	مونھ دیکھائی (شادی کی ایک رسم)	راجہ اندر نے دلہن کی مونھ دیکھائی میں ایک ہیرے کا اکڈال چھپر کھٹ پڑھی پکھراج کی دی

محاورات

نک اُچّی ہووݨ	ناک اونچی ہونا (عزّت بڑھنا)	دیکھنے کو آنکھ دی اور سننے کو یہ کان دیئے ناک بھی اونچی سب میں کر دی۔
پیر رکھݨ	پاؤں رکھنا (داخل ہونا)	پندرہ برس بھر کے سولھے میں پانو رکھا تھا۔
ہکا بکّا تھیوݨ	ہکا بکا ہونا (حیران ہونا)	ہکا بکا ہو کے، لگا آسرا ڈھونڈنے،
اکھ لڑݨ	آنکھ لڑنا (محبت ہونا)	اون سبھوں میں سے ایک کے ساتھ اس کی آنکھ لڑ گئی۔
گھر کرݨ	گھر کرنا (جگہ بنانا)	اوس کے بھی جی میں اس کی چاہ نے گھر کیا۔
گھوڑا سٹݨ	گھوڑا پھینکنا (گھوڑے پر تعاقب کرنا) (باگ اٹھانا)	ایک ہرنی کے پیچھے سب لوگوں کو چھوڑ کر گھوڑا پھینکا تھا۔
دل آوݨ	جی آنا (محبّت ہونا)	میرا جی اوس پر آ گیا۔
مٹی سٹݨ	مٹی ڈالنا (ختم کرنا)	اس بات پر مٹی ڈال دو۔
ڈینہہ پھرݨ	دن پھرنا (اچھے دن آنا)	تمہارے دھیان چڑھے تو گئے ہوئے دن پھر بھی پھر سکتے ہیں۔
چھوڑ ڈیوݨ	چھوڑ دیا (معاف کرنا)	اور تین برس کا پیسا جو لوگ دیا کرتے تھے ـــــ سو سب اُن کو چھوڑ دیا۔
ہُن وسے	ہُن برسیں (آسمانی نعمتیں نازل ہونا)	اون کے گھروں میں چالیس دن رات سونے کی ٹڈیوں کے روپ میں ہُن برسیں۔

سرائیکی فقرات	کہانی کے فقرات
١۔ گھر توں باہر پیر نئیں کڈھیندا۔	گھر سے باہر پانو نہیں دھرتا۔
٢۔ تیڈا دل کیوں نئیں لگدا۔	تمہارا جی کیوں نہیں لگتا۔
٣۔ ٹبے تے چڑھ گئے۔	اونچے پر چڑھ گئے۔
٤۔ اتے آپنْے چونڈے کوں ہلا ڈن	اور اپنے چونڈے کو ہلا دیں
٥۔ ایجھاں نا۔ پتّجا۔ ڈکھایا ہئی	وہ تاؤ بھاؤ دیکھایا تھا۔
٦۔ اے گال میڈے ڈھڈ وچ نئیں پچ سکدی	یہ بات میرے پیٹ میں نہیں پچ سکتی۔
٧۔ آکھنْ تے کرنْ وچ وڈا پھیر اے	کہنے اور کرنے میں بہت سا پھیر ہے۔
٨۔ ڈو نہیں جھٹیاں ہک ٹبے تے چنگی جیہیں چھاں تاڑ کے آ بیٹھیاں۔	دونوں جنیاں ایک ٹیلے پر اچھی سی چھاں تاڑ کے آ بیٹھیاں۔
٩۔ تہاڈی ساڈی ہکّا گالھ اے	ہماری آپ کی ایک ہی بات ہے
١٠۔ تیڈے کن تھڈ دی جھک ڈیندا ہاں	تمہارے کان پہلے سے مروڑے دیتا ہوں۔
١١۔ آپنْا کیتا آپ چیسی	آپنا کیا آپ پاؤ گی۔

کہاوتیں ضرب الامثال

سرائیکی کہاوتیں	کہانی کی کہاوتیں
سر رہندے رہوے، نتیں رہندا نہ رہوے	سر رہتا رہے جاتا رہے جائے
دل کوں دل نال پیار ہوندے	جی سے جی کو ملاپ ہے۔
جیہوں جیہا مونہہ اوہوں جیہیں چاٹ	جیسا منہ ویسی تھپڑ۔

متفرق الفاظ

ہرنی، اُچکا، چاہ، اوٹ، کپڑا لتّا (کپڑے لتے) گُت، دھنک

(کپڑے پر لگانے کے لئے گوٹا کناری) سُوہا (سُرخ)، کرنیں (دوپٹہ کی گوٹ۔ کرن) سہرے (پھولوں کے) سہاگ، ڈھب ——۲ کیسری (پیلا رنگ)، نبلے (طبلے۔ ڈھول)، بھیڑ بھاڑ، کنچنیاں (کنجریاں۔ طوائفیں)، بھادے (اچھا لگے)، ٹھوکا (ٹھوکر۔ دھکا، دباؤ)، ادبھار (اُبھار۔ جوانی) جھالر لب منہ چوم رہے تھے (پیار کر رہے تھے)، آرسی (آئینہ) پیڑھی (چارپائی) جڑاؤ گہنا، گھنگھرو، کیوڑے، لاج، پہرائے، مسّی،

"________________ New Testament was published in Siraiki as the language's first printed book, in 1819. Although 1000 copies seem to have been printed, the book is now rare________'

(Page 5)
(A centuary of Siraiki studies in English by Dr.C, Shackle)

○

غالب کے خطوط اور سرائیکی زبان

غالب ۱۷۹۷ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں دہلی میں وفات پا گئے انہوں نے ساری زندگی دہلی میں گزار دی اُن کی شاعری اور نثر میں دہلی کی خاص زبان اور روزمرّہ موجود ہے جس پر فارسی کے اثرات نمایاں ہیں۔

غالب کی بیشتر نثر اُن کے خطوط پر مشتمل ہے۔ غالب جدید اردو کے بانی سلاست کے سالار اور سادگی کے موجد ہیں، انہوں نے نثر کو جو رنگ عطا کیا اُس کی تقلید بعد کے ادباء نے کی، اُن کی نثری زبان میں موجود سرائیکی زبان کے اثرات جو دہلی کی زبان پر حالات نے ثبت کئے تھے بخوبی دیکھے جا سکتے ہیں، ذیل میں چند ایسے ہی الفاظ، افعال اور تراکیب کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

میرے سامنے غالب کے خطوط پر مشتمل اردوئے معلّٰی وہ تین جلدیں ہیں جو مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہیں، اس لئے حوالے کے طور پر ان جلدوں اور خطوط کے نمبر ساتھ دیئے جا رہے ہیں

سرائیکی الفاظ	خط کے الفاظ	خطوط کے فقرات
اُگّار کے	اوگاہ کر (وصول کر کے)	داصل خاں نامی ایک سپاہی تمہارے دادا کا پیش دست تھا اور وہ کٹڑوں کا کرایہ اوگاہ کر اُن کے پاس جمع کراتا تھا (حصہ اوّل خط ۳۷۵)

ابری	ابری (جلد کے اوپر پھولدار کاغذ)	اور انگریزی ابری جلدیں الگ الگ۔ (حصہ اوّل خط ۳۸۲)
بدلی	بدلی (تبادلہ)	برخوردار میرزا عباس کی بدلی کی خبر میں نے پہلے ہی سے سُنی ہے، مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں گئے (حصہ سوم خط ۴۲)
بھرنا بھرن	بھرنا بھرنا' (نقصان پورا کرنا)	پر دیکھا چاہیئے کہ صاحب مطبع کو کیا منظور ہے اگر وہ کاغذ کی قیمت کا عذر کریں تو ہم پانچ سات روپئے سے اور بھی اُن کا بھرنا بھریں گے۔ (حصہ اول خط ۲۹۲)
بُہاری پھرن	جھاڑو پھرنا (تباہی آنا، پورا مال لٹنا)	سوان دونوں گھروں پر جھاڑو پھر گئی نہ کتاب رہی نہ اسباب رہا (حصہ اول خط ۲۱۵)
پُتر	پتر (بیٹا)	برہما کا پُتر دو دن بیمار پڑا تیسرے دن مر گیا۔ ہے ہے! کیا نیک بخت غریب لڑکا تھا۔ (حصہ اوّل خط ۳۶۸)
پت رہن	پت رہنا (عزت بچنا)	خزانے سے روپیہ آگیا ہے میں نے آنکھ سے دیکھا ہو تو آنکھیں پھوٹیں۔ بات رہ گئی۔ پت رہ گئی۔ حاسدوں کو موت آگئی۔ (حصہ اوّل خط ۱۹۵)
پھیر	پھیر (چکر، گردش، نحوست)	رپورٹ کی روانگی کی دیر ہے چند روز اور بھی قسمت کا پھیر ہے (حصہ سوم خط ۵۴)
پیدا کرن	پیدا کرنا (دولت کمانا، جائیداد بنانا)	بھائی تم سنو تو سہی۔ تمہارا دادا بہت کچھ پیدا کر گیا ہے۔ علاقے مول لئے تھے اور زمیندارا اپنا کر لیا تھا (حصہ اوّل خط ۳۷۵)

لفظ	معنی	مثال
تُرُٹ تُرُٹ گین	ٹوٹ ٹوٹ گئے (بار بار ٹوٹے)	اللہ اللہ! قلعے ہیں اکثر اور شہر میں بعض وہ شاہجہانی عمارتیں ڈھائی گئی ہیں کہ کدال ٹوٹ ٹوٹ گئے (حصہ اول خط ۳۳۳)
ٹکّے دی آمد نئیں	ٹکے کی آمد نہیں (کوئی آمدنی نہیں)	اُس کے پاس ایک پیسہ نہیں، ٹکے کی آمد نہیں (حصہ اوّل خط ۴۵۳)
چُکاون	چُکانا (طے کرانا، ختم کرانا)	جھگڑا اُن کی طرف سے ہے تم اس کو یوں چُکاؤ (حصّہ اوّل خط ۴۳۴)
چنگا میڈا پُتر	اچھا میرا بیٹا (ضدی بچے کو رام کرنے کیلئے بولا جاتا ہے)	کدار ناتھ ڈیوڑھی پر آکر جعفر بیگ وفادار وغیرہ کی تنخواہ بانٹ گیا یا نہیں؟ اچھا میرا بیٹا! یہ دونوں باتیں اپنی دادی سے پوچھ کر جلد مجھ کو لکھیو۔ (حصہ دوم خط ۲۶۰)
خُرمے	خُرمے (کھجور کا پھل)	خدا جانے وہ خُرمے کس مزے کے ہوں گے۔ (حصّہ اوّل خط ۴۶۹)
دال روٹی	دال روٹی (معمولی خوراک / دعوت)	اور ہماری دال روٹی قبول کروگے؟ (حصّہ اوّل خط ۴۴۲)
دَھپّا لگن	دَھپّا لگنا (دھکّا لگنا، نقصان ہونا)	اگر منشی بہاری لال میرا اور شہاب الدین کا دوست نہ ہوتا تو پچاس روپیہ کا مجھ کو دھپا لگتا (حصہ اول خط ۴۵۱)
ڈھائی گزا	ڈھائی گزا (اڑھائی گز کا)	مَیں نے ایک ولایتی چغہ اور ایک شال رومال ڈھائی گزا لال کو دیا تھا اور وہ اس وقت روپیہ لے کر آیا تھا۔ (حصہ اوّل خط ۹۷)
ڈِھل نہ کرو	ڈھیل نہ کرو (تاخیر نہ کرو)	صاحب! اب کام میں ڈھیل نہ کرو، کام میں تعجیل کرو (حصہ اول خط ۲۹۰)

سینکڑا	سینکڑا (ایک صد)	جانتا ہوں کہ وہ سینکڑا پورا کرنے کی فکر میں ہونگے (حصہ اول خط ۱۳۴)
شادی کماوݨ	شادی کمانا (کھلی شادی پر رقم حاصل کرنا)	گویا میں نہ تھا کہ اپنا ساز و سامان لے کر چلا جاتا۔ دو جانے جا کر شادی کماؤں اور پھر اس فصل میں کہ دنیا کرہ نار ہو۔ (حصہ اول خط ۴۲۹)
فرمہ	فرمہ (طباعت کی پلیٹ)	اگر ایک فرمہ نثر کا باقی تھا تو اب قصیدہ چھاپا جاتا ہوگا۔ (حصہ اول خط ۱۳۶)
قسمت آلی	قسمت والی (خوش قسمت)	میں یوں سمجھتا ہوں کہ یہ چھوکری قسمت والی اور حرمت والی تھی (حصہ اول خط ۲۳۷)
لہݨاں	لہنا (لینا۔ واجب الوصول)	تم سچ کہتے ہو۔ بھائی اللہ کی غم خواری اور مددگاری کا کیا کہنا ہے۔ مگر الور سے مجھ کو لہنا نہیں، یاد رکھنا کہ وہاں سے مجھے کچھ نہ آئے گا (حصہ اول خط ۲۴۷)
مدت/ مدد	مدد (امداد، تعاون)	اخیر خط پر صاحب کمشنر بہادر نے حکم دیا کہ سائل کو بطریق مدد خرچ سو روپے مل جائیں (حصہ اول خط ۲۰۶)
مدد لاوݨ	مدد لگانا (تعمیر کے لئے مزدور لگانا)	(۱) مالک نے مکان بیچ ڈالا جس نے لیا ہے اُس نے مجھ سے پیام بلکہ ابرام کیا کہ مکان خالی کر دو۔ مکان کہیں ملے تو اٹھوں۔ بے درد نے مجھ کو عاجز کیا اور مدد لگا دی (حصہ اول خط ۸۲) (۲) مینہ کھل گیا ہے۔ مکان کے مالکوں کی طرف سے مدد شروع ہو گئی ہے (حصہ اول خط ۴۶۰)

مُہُورت	مہُورت (نیک گھڑی)	دیکھئے شہر بسنے کی کون سی مہورت ہے (حصہ اوّل خط ۲۰۵)
ہُشیار بھیونڑ	ہوشیار ہونا (نیند سے جاگنا)	جاگ اُٹھا۔ تڑپا گیا، پھر سو گیا۔ پھر ہوشیار ہو گیا۔ (حصہ اوّل خط ۳۲۶)

Scanned with CamScanner

"______ گویا سرائیکی زبان دی بناوٹ وچ دردائی زباناں دے اثرات ہن۔ لیکن اینڈے ارتقائی مراحل تے مدارج وچ ہمسایہ زباناں عربی۔ فارسی دے، یورپ دیاں بعض زباناں دے۔ اتے وسط ایشیا دیاں زباناں دے اثرات ہن پاکستان دے مرکزی علاقے دی زبان ہووݨ دی حیثیت کوں اے حقیقت دی بیا زیادہ مضبوط بݨا ڈیندی ہے جو ایں زبان کوں پشتو بولݨ والے، پنجابی بولݨ والے۔ بلوچی بولݨ والے۔ سندھی بولݨ والے ثانوی زبان دے طور تے وی استعمال کریندن اتے آپݨی مادری زبان دے نال نال ایں ڈوجھی زبان دے وچ وی ادب تخلیق کیتی رہندن۔"

"______ بلوچستان وچ مختلف بولیاں اتے تہذیباں دا خلط ملط تھیوݨ ہݨ تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ خاص طور تے اِنہاں براہوی۔ بلوچی۔ سرائیکی اتے پشتو زباناں رَل کے پرورش پیندیاں رہیاں۔ ڈینس برے، جولز بلاک اتے مارگن سٹی اَرن مشہور ماہرینِ لسانیات ایں گالھ تے متفق ہن جو انہاں چَوُں زباناں وسیع پیمانے تے ہک بئے کنوں الفاظ تے ترکیباں دا تبادلہ کیتے ______" (صفحہ ۳۰۹ تا ۳۱۸)

(سرائیکی دا بلوچستانی زباناں نال اشتراک۔ سرائیکی دیاں مزید لسانی تحقیقاں۔ از ڈاکٹر مہر عبدالحق)

نذیر احمد کی نثر نگاری اور سرائیکی زبان[۱۸]

مولانا ڈپٹی نذیر احمد ۶ دسمبر ۱۸۳۶ء کو ضلع بجنور میں پیدا ہوئے ۱۴/۱۵ برس کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ دہلی آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے دلی کالج میں اتفاقیہ داخلہ ملا اور انگریزی زبان پڑھنے کا موقع مل گیا۔ مولانا نے ۳ مئی ۱۹۱۲ء کو دہلی میں وفات پائی۔

مولانا نے دلی کی ٹکسالی زبان میں متعدد ناول لکھے ہیں۔ اس مضمون میں نذیر احمد کے ناولوں کی زبان سے بحث ہے اور اُن کی زبان میں سرائیکی زبان کی جو خوبصورت آمیزش پائی جاتی ہے اُس کی نشاندہی مقصود ہے۔

نذیر احمد کی زبان علمی بھی ہے اور عوامی بھی۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ زبان عوامی ہونے کے سبب معیار سے گری ہوئی ہے بلکہ نذیر احمد نے اپنے ناولوں میں وہ زبان استعمال کی ہے جسے عوام اور خواص دونوں سمجھتے تھے البتہ فارسی اور عربی کا ان کی زبان میں خاصا دخل ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ اپنی کتاب "سرسید اور اُن کے نامور رفقاء" میں "نذیر احمد کی انفرادیت" کے تحت نذیر احمد کے ناولوں کی زبان کے بارے میں رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں

"۔۔۔ یہی نہیں سرسید کے بعد شاید وہی بڑے مصنف تھے جن کی زبان بھی عام لوگوں کی زبان کے قریب تھی ۔۔۔ یہ صحیح ہے کہ اس میں ایک مخصوص عالمانہ طبقاتی محاورہ ضرور پایا جاتا ہے، مگر نذیر احمد

کی گفتگو کی عمومی سطح عام ہی ہے۔"

جہاں تک نذیر احمد کی تحریر میں محاورات کا تعلق ہے بقول ڈاکٹر سید عبداللہ اُن کے محاورات معاشرتی لطافتوں اور علمیت کے علمبردار ہیں مولانا کے ناولوں کی زبان میں سرائیکی زبان میں بولے جانے والے محاورات بھی بکثرت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوامی سطح پر یہ سرائیکی محاورات عام بولے جاتے تھے یہ جو مرزا فرحت اللہ بیگ ایسے ہی نایاب اور ان سنے محاورات کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"خدا معلوم انہوں نے محاوروں کی کوئی فرہنگ تیار کر رکھی تھی یا کیا کہ ایسے ایسے محاورے اُن کی زبان اور قلم سے نکل جاتے تھے جو نہ کبھی دیکھے اور سُنے"۔ (نذیر احمد کی کہانی)

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزا فرحت اللہ بیگ اُس عوامی سطح کے انسان نہ تھے جس سے اُبھر کر نذیر احمد بام عروج پر پہنچے تھے اس لئے فرحت اللہ بیگ مخصوص اشرافیوں کے محاورات سے آگے کچھ نہ جانتے تھے یہی وجہ ہے کہ اُن کے نزدیک نذیر احمد کے محاورات نئے تھے لیکن یہ حقیقت ہے کہ نذیر احمد خود محاورے گھڑ نہیں لیتے تھے بلکہ مستعمل محاوروں ہی کو نئی زندگی عطا کر دیتے تھے۔

نذیر احمد کے ناولوں کی زبان کا مطالعہ سرائیکی زبان کے حوالے سے اہم بھی ہے اور دلچسپ بھی، اُن کے چار ناولوں توبۃ النصوح، مرآۃ العروس، ابن الوقت اور فسانہ مبتلا میں سرائیکی زبان کے الفاظ، تراکیب، محاورات، کہاوتیں اور ضرب الامثال بکثرت بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں جنہیں ناول کے اصل فقرات کے ساتھ اس مضمون میں شامل کیا گیا ہے تاکہ اُن کا محل استعمال بھی قارئین کے سامنے آجائے

اس مضمون میں نذیر احمد کے ناولوں سے صرف وہی الفاظ لئے گئے ہیں جو خالصتاً سرائیکی ہیں اور آج اُردو زبان میں عام مستعمل نہیں ہیں۔ ایسے الفاظ جو

سرائیکی اور اُردو دونوں میں مستعمل ہیں انہیں مضمون کی طوالت کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے جیسے توبتہ النصوح کے یہ الفاظ ہیں۔
سکنجبین، کمرہ، روادار، احسان، خدائی، ٹھیکری، نمود، لوبان، حلوا، لوری، الہام۔ دیندار، کٹورا، ہنسلی، فساد، نالو، سرسام، سگا، دولتّی، نوالے، کلی دار پاجامہ، مزیدار، قصور، آدم زاد،
ایسے الفاظ کو حوالے کے لئے شامل مضمون نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ایسے الفاظ محاورات، تراکیب، کہاوتیں اور ضرب الامثال جو ایک ناول کے بعد دوسرے ناولوں میں بھی دہرائی گئی ہیں، تکرار کی وجہ حذف کر دی گئی ہیں۔

توبتہ النصوح

سرائیکی الفاظ و تراکیب	توبتہ النصوح کے الفاظ	ناول کے فقرات
چھجّن (کم ہونا) اسے چھدرا تھیون یا ڈبلا تھیون بھی بولتے ہیں۔	چھیجنا (کم ہونا۔ گھٹنا)	اب سے دور ایک سال دلی میں ہیضے کا اتنا زور ہوا کہ ایک حکیم بقاکے کوچے سے ہر روز تنیں تیں چالیس چالیس آدمی چھیجنے لگے۔
دوگانہ فرض	دوگانہ فرض (دو رکعت نماز فرض)	باپ بیٹھے وضو کر رہے تھے مسواک کرتے کرتے اُبکائی آئی۔ ابھی نصوح دوگانہ فرض ادا نہیں کر چکا تھا سلام پھیر کر کیا دیکھتا ہے کہ باپ نے قضا کی۔
دھوئیں ڈیون	دھوئی دینا (دھواں دینا)	گھر کے کونوں میں لوبان کی دھوئی دے دی۔
موتاں	موتیں (اموات)	مگر جب وبا کا بہت زور ہوا اور اُسی

		کے گھر میں تابڑ توڑ ایک چھوڑ تین مُوئیں ہو گئیں تو ناچار تن بہ تقدیر صبر و شکر کر کے بیٹھ رہا۔
چاول کھڑے نہ رہوں	چاول کھڑے نہ رہیں (چاول کم گلے نہ رہیں)	آج زردہ پکواؤ مگر تاکید کرنا کہ چاول کھڑے نہ رہیں۔
ہوش جانے ہودٹ	ہوش و حواس برجا ہونا (ہوش قائم ہونا)	مگر ہوش و حواس سب خدا کے فضل سے برجا تھے۔
پُڑیاں	پُڑیاں (پُڑیاں)	ڈاکٹر دوائے اور صدا کی طرح آ موجود ہوا اوپر تلے چار پُڑیاں تو اس نے اپنے سامنے پلائیں۔
حالت ردی تھیوٹ	حالت ردی ہونا (حالت خراب ہونا)	دمبدم اُس کی حالت ایسی ردی ہوتی جارہی تھی کہ زندگی کے تمام تر احتمالات ضعیف تھے۔
واجبی	واجبی (مناسب)	انار دخت جو ہے سو واجبی ہی واجبی ہے۔
کچّا سانٹھ	کچّا سانٹھ (عارضی تعلق)	کچّا ساتھ، خالی ہاتھ،
آمد	آمد (آمدنی)	کہیں سے کوڑی کی آمد کا آسرا نہیں۔
پارسال / پُرسال	پارسال (پچھلے سال)	پیش بینی اور مال اندیشی کر کے پارسال گاؤں لیا تھا اب تک
پتّی دار	پتّی دار (حصّہ دار)	پتّی داروں نے اس میں اچھی طرح تسلط نہیں بیٹھنے دیا۔
زیان	زیان (نقصان)	ایسے بے ہنگام مرنا نہ میرے لئے بلکہ میرے

لفظ	لفظ و معنی	مثال
		تمام متعلقین اور وابستگان کے لئے موجبِ زیاں و باعثِ نقصان ہے۔
ڈانواں ڈول	ڈانواں ڈول (متفکر و پریشان)	اُس کی روح تعلقاتِ دنیوی میں ڈانواں ڈول بھٹکتی ہوئی پھر رہی تھی۔
روادار	روادار (قبول کرنے والا)	کسی اہلِ معاملہ اور مقدمے والے کے اپنے پاس تک آنے کے روادار نہیں۔
ہیکڑی	ہیکڑی (اکڑ)	مگر اس پر تیری یہ ہیکڑی تھی کہ گویا ہم تیرے قرض دار ہیں۔
روگ	روگ (بیماری)	ہم حفاظت نہ کرتے تو خود تیرے جسم میں فساد کا مادہ ایسا تھا کہ ایک ذرا سا روگ تیرے فنا کر دینے کو بہت تھا۔
رام کہانی	رام کہانی (طویل بات)	باپ نے جو یہ رام کہانی سُنائی بیٹے پر اس طرح کی ہیبت چھائی کہ چونک پڑا
پنکھا جھلنا	پنکھا جھلنا (پنکھے سے ہوا دینا)	بی بی پاس بیٹھی آہستہ آہستہ پنکھا جھل رہی تھی۔
رتجگا کرنا	رتجگا کرنا (رات بھر جاگنا) (رات کی تقریب)	مریض کا غسلِ صحت ہو تو ایک رتجگا بڑی دھوم سے کیا جاتے۔
خونی	خونی (قاتل)	وہ اس طرح ہاتھ باندھے مؤدب کھڑا تھا جیسے کسی بادشاہ عالی جاہ کے سامنے کوئی خونی کھڑا ہوتا ہے۔

اٹکل	اٹکل (طریقہ، اندازہ)	کھانے میں اٹکل ہو تو ہو/ لیکن اٹکل سے تو سب مال پچاس ساٹھ کا ہوگا۔
رکابی	رکابی (مٹی کی پلیٹ)	کتنے تو پیالے شہید ہوئے اور کتنی رکابیوں کا خون ہوا۔
خون نھبونڑ	خون ہونا (قتل ہونا)	
کام دھندے / دھندا	کام دھندے (کام کاج)	مجھ کو گھر کے کام دھندے سے فرصت نہیں ملتی۔
خدائی	خدائی (خدا ہونا)	غیور بڑا ہے اس کی مطلق برداشت نہیں کہ کسی کو اُسکا شریکِ خدائی گردانا جائے۔
کھٹا نھبونڑ	کھٹا ہونا (اُچاٹ ہونا)	کلیم کی حرکتوں سے میرا تمہارا دونوں کا جی آخر کھٹا ہوگیا۔
ماندگی (ماندہ - بیمار)	ماندگی (بیماری)	جملہ اعضا ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان اپنی اپنی خدمت پر مستعد نہ ماندگی، نہ کسل نہ تکان۔
سودا (واحد)	سودے (جمع) (اشیاء)	میر نے اُن کے دام دے دے کر بازاری سودوں کی چاٹ لگائی۔
پاجی	پاجی (بیوقوف)	غضب ہے کہ یہ اشراف کے بچے کہلائیں اور پاجیوں کی عادتیں رکھیں۔
لقا کبوتر	لقا کبوتر (ایک خاص قسم کا کبوتر)	آدم زاد ہو کے لقّے کبوتر کا پٹھا بنا پھرتا ہے۔
پٹھا	پٹھا (شاگرد - بچہ)	

بھلا مانس	بھلے مانس (شریف النفس)	انکی حرکات و سکنات نشست و برخاست کوئی بھی تو بھلے مانسوں کی سی نہیں ۔
جتنی چھوٹے اُتنی کھوٹے	جتنے چھوٹے اتنے کھوٹے	اور ایک کلیم پر کیا الزام ہے جتنے بڑے اُتنے کڑے، جتنے چھوٹے اُتنے کھوٹے ۔
بڈھے طوطیاں کوں پڑھاوݨ	بڈھے طوطوں کا پڑھانا (زیادہ عمر والوں کو سکھانا)	بڈھے طوطوں کا پڑھانا، پکی لکڑی کا لچکانا تم سے ہو سکے تو بسم اللہ۔
دقر	وقر (وقار۔ عزت)	میں خود جانتی ہوں کہ بیٹوں کی نظر میں میرا کتنا وقر ہے ؟
ٹہل سیوا کرݨ	ٹہل کرنا (خدمت کرنا)	لونڈی غلام تو اپنے مالک کی خدمت کرتے ہیں ٹہل کرتے ہیں ہم اللہ میاں کا کونسا کام کرتے ہیں ؟
دھاگا وٹݨ	دھاگا بٹنا (دھاگے کو بل دینا)	ہاں تم میرے بہت کام کرتی ہو پنکھا جھل دیتی ہو، دھاگا بٹ دیتی ہو سوئی میں دھاگا پرو دیتی ہو۔
گھڑݨ	گھڑنا (خود بنانا۔ ڈھالنا)	مسائل دینی آدمیوں کے بنائے ہوئے معمے اور لوگوں کی گھڑی ہوئی پہیلیاں نہیں ہیں ۔

نصوح اور چھوٹے بیٹے سلیم کی گفتگو !

پھڈی	پھڈی (ٹیڑھی)	وہی جو گورے گورے چار لڑکے ایک ساتھ رہتے ہیں پھڈی جو تیاں پہنے ہوئے منڈے ہوئے سر لڑکا مجھ سے کمزور تھا۔ ذرا اٹنگے پر چڑھا ایک ہچکی دیتا ہوں چاروں شانے چت ۔
اڑنگے نے آوݨ اڑنگی ڈیوݨ (محاورہ)	اڑنگے پر چڑھنا (داؤ میں آنا)	

لفظ	معنی	مثال
رگڑن	رگڑنا (مارنا، رگیدنا)	خدا کی قسم میں نے بھی آج اُس کو ایسا رگڑا ہے کہ یاد ہی تو کرے گا۔
سِرھیوَن	سر ہونا (ذمہ لگنا)	جناب آپ کو معلوم نہیں وہ لڑکا راہ چلتوں کے سر ہوتا ہے۔
جُھک مارن	جھک مارنا (بے کار کام کرنا)	گالی بکنا زبون بات ہے اُس نے بکیں تو جھک مارا اور تم نے زیادہ بکیں تو زیادہ جھک مارا
دُھر دُھر / دُر دُر	دُر دُر (کُتے کو دھتکارنا)	جہاں چلتے دُر دُر جس کے پاس کھڑے ہوتے پھٹ پھٹ۔
پھٹ ڈیوٹ (محاورہ) (لعنت ملامت کرنا)	پھٹ پھٹ (دھتکار)	
ٹُکر	ٹُکر (روٹی کا ٹکڑا)	کیا تو بھی مُلّا نا اور مسجد کا ٹُکر گدا بنے گا۔
ٹھیک کرن	ٹھیک بنانا (درست کرنا، سزا دینا)	میں جانتا ہوں کہ میں ہر وقت آپ کے پاس رہنے سے رہا۔ جب اکیلا پائیں گے تو ٹھیک بنائیں گے۔
بے دینی	بے دینی (دین کا نہ ہونا)	سارا خاندان گناہ اور بے دینی کی آفت میں مبتلا ہے آوے کا آوا خراب کنبے کا کنبہ گمراہ
آوے دا آوا خراب ہودن	آوے کا آوا خراب ہونا (سب کا بُرا حال)	
کُنبہ	کنبہ (خاندان)	

اُلانہا	اولاہنا (طعنہ، مہنہ)	خدا کا الزام اور تم سب کا اولاہنا تمام تر مجھ پر ہے۔

فہمیدہ اور بڑی بیٹی نعیمہ کی لڑائی

پلیٹھی	پہلونٹی (پہلا بچہ)	پانچ مہینے کا پہلونٹی کا لڑکا گود میں تھا۔
کھُل کھیڈیٹی	کھُل کھیلی (آزاد ہوگئی)	بیٹیاں جنے پیچھے تو اور بھی کھُل کھیلی۔
کفر بکن	کفر بکنا (مذہب کے خلاف بد زبانی کرنا)	لڑکی! ڈر خدا کے غضب سے کیا کفر بک رہی ہے۔
پھرکنڈ / پکھنڈ	پاکھنڈ (چالاکی، حرکات)	اُس کے پاکھنڈ دیکھ کر سارا گھر تھرّا اٹھا۔
کُکھ	کوکھ (پہلو)	مجھ کو کیا خبر کہ اس پیٹ کم بخت کو یوں آگ لگے گی اور اس ناشاد کوکھ میں ایسے کیڑے پڑیں گے۔
پنجوقتی نماز	پنجوقتی نماز (پانچ وقت کی نماز)	سب کام کاج بیچاری کو اپنے ہی ہاتھوں سے کرنا پڑتا ہے لیکن پنجوقتی نماز کیا امکان کہ قضا ہو
گہنّاں	گہنا (زیورات)	اور کچھ خدا نے برکت بھی ایسی دی ہے کہ کپڑا لتّا، گہنا پاتا، سامان ظاہر حیثیت کے مطابق کچھ بُرا نہیں۔
کپڑا لتّا	کپڑا لتّا (کپڑے)	

قضا کرنڑ	قضا کرنا (بروقت ادا نہ کرنا)	دیکھو بوّا! میری لڑکی نے آج تک نماز قضا نہیں کی۔
پکّا/ پکّی بے دین	پکّی بے دین (بالکل بے دین)	غرض دنیا کی چند روزہ شرم نے مجھ کو پکّی بے دین بنا دیا۔
سر دھودنڑ	سر دھویا (ایّام حیض کے بعد پاک ہوئی)	اب بھی اتنا تھا کہ جس دن سر دھویا دو چار وقت کی نماز ضرور پڑھ لیا کرتی تھی۔

نصوح اور منجھلے بیٹے علیم کی گفتگو

پُچھوایا	پُچھوایا (معلوم کرایا)	نصوح نے نمازِ عصر سے فارغ ہو کر منجھلے بیٹے علیم کو پچھوایا۔
ہیر پھیر کرکے (سرائیکی میں اسی وزن پر گھیر گھار کے، بھیڑ بھار وچ)	پھیر پھار کر (ہیر پھیر کرکے بدل بدل کر)	تم جواب دیتے ہو صرف لفظوں کو پھیر پھار کر۔
موٹی گالھ	موٹی بات (واضح اور صاف بات)	مجھ کو خدا نے اتنی موٹی بات کے سمجھنے کی عقل دی تھی کہ مجھ کو ایک نہ ایک دن مرنا ہے
جُز دان	جُز دان (سیپارہ رکھنے کی تھیلی)	مَیں نے جُز دان سے کتاب نکال کر پڑھنا شروع کیا۔
حرج حرجیا ہودنڑ (محاورہ) (بیمار ہونا)	حرج (نقصان)	مَیں اس میں مطلق دریغ نہیں کرتا گو میرا ذاتی حرج بھی ہوتا ہو۔

پُوری پوونڑ	پوری پڑنا (اطمینان وسکون ہونا)	ہاں لڑکی کی چاندی کی بالیاں ہیں دیکھو جو ران کو بلا کر پورا پڑے۔
ہتھ پیر چلنڑ	ہاتھ پاؤں چلنا (کام کے قابل ہونا)	اللہ رکھے اُس کے ہاتھ پاؤں چلتے ہیں تو محنت مزدوری سے خدا کا شکر ہے روکھی سوکھی روز کے روز نہیں تو ایک ہی وقت مِل تو جاتی ہے
مندا	مندا (خراب)	کام ان دنوں مندا ہے۔
وِچھ دِنجنڑ	بچھی جانا (قربان ہونا)	پھر تو اُس کا یہ حال تھا کہ بچھی جاتی تھی۔
لچھنّڑ	لچھنّ (کرتوت)	اگر یہی تمہارے لچھنّ ہیں تو تم نے پڑھ لکھ کر ڈبو دیا۔
چٹھورا	چٹھورا (فضول خرچ)	میں چٹھورا نہیں ہوں
بدراہ	بدراہ (راہِ بد پر)	اور کچھ نہ ہوگا تو میرے اگلے پچھلے فعلوں کو دیکھ کر اتنا تو جی میں سمجھ لیں گی کہ بیٹا بدراہ نہیں ہے۔
لایعنی	لایعنی (بے کار)	اور میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اپنے گھر میں کسی کو لایعنی طور پر زندگی بسر نہ کرنے دوں۔

نصوح نے کلیم کو بُلایا اور وہ نہ آیا

زبان تالو نال لگنڑ (چپ سادھ لینا)	تالو سے زبان نہ لگائی (چپ نہ رہا)	سارا گھر اُس کو سمجھاتا تھا مگر اُس نے تالو سے زبان نہ لگائی۔

مَسلہ	مَسلہ (مذہبی حکم)	یہ مسلہ ہے کہ بُڈھے طوطوں کو مار مار کر پڑھایا جائے ۔
لت تلوں نکلن / کڈھن (شکست تسلیم کرنا / کرانا)	ٹانگ تلے سے نکلنا (شکست تسلیم کرنا)	مگر دوسرا کوئی مجھ کو مات دے تو البتہ میں اُس کی ٹانگ تلے سے نکل جاؤں ۔
ڈُرادا	ڈراوا (خوف کی علامت)	اُن کے اصرار سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کپڑے کا ڈراوا دکھا کر وہ چاہتے ہیں کہ دین کا ٹوکرا زبردستی ہم لوگوں کے سر پر لاد دیں ۔
للّو پتّو لا دن	للّو پتّو (خوشامد)	یہی تمہارے دوست آشنا جو رات دن تمہاری للّو پتّو میں لگے رہتے ہیں سلام تک کے روادار تو ہونے ہی کے نہیں / غرض میاں فطرت للّو پتّو کر کے کلیم کو اپنے گھر لے گئے ۔
مُنہ کُپّا کرن	مُنہ کُپّے کی طرح (مُنہ پھلائے)	اب یہ حال ہے کہ ہر وقت مُنہ کُپّے کی طرح پھُولا رہتا ہے ۔
جَنجال	جنجال (عذاب)	یہ تمام فراغت دنیا کا جنجال اور آخرت کا عذاب ہے ۔
سرائیکی میں کسی بھی لڑکی کے نام کے ساتھ بندی کا لفظ لگا کر اُسے بُرا بھلا کہتے ہیں ۔ جیسے سکینہ بندی، رضیہ بندی، خالہ بندی ۔	نعیمہ بندی	یہ بھی تمہاری خاطر ہے کہ مان گئی ورنہ نعیمہ بندی اِدھر کی دُنیا اُدھر ہو جاتی ایک کی تو سُنتی ہی نہیں ۔

لفظ	معنی	مثال
کسر نکلنڑ (محاورہ)	کسر نکلنا (کمی پورا کرنا)	خیر صبح کو اس کی کسر نکل جائے گی۔

کلیم باپ سے ناراض ہو کر گھر سے نکل گیا۔

لفظ	معنی	مثال
ڈکھنڑ (جنوب) پورب (مشرق) اُتّر (شمال) پچھّم (مغرب)	دکّھن (جنوب)	اس دکّھن والے کمرے کا نام اُنہوں نے عشرت منزل رکھ چھوڑا ہے۔
	اُتّر (شمال)	اُتّر والے کمرے کو حکومت خانہ فرمایا کرتے ہیں۔
ہانڈی	ہانڈی (سجاوٹ کیلئے ایک چیز)	جھاڑوں کے بیچ بیچ رنگ برنگ کی ہانڈیاں
دیوال گیر	دیوار گیر (دیواروں کے ساتھ بڑھے ہوئے تختے جہاں برتن رکھے جاتے ہیں)	چھت کے مناسب حالت دیواریں تصویریں اور قطعات اور دیوار گیریوں سے آراستہ تھی۔
لُچّے	لُچّے (بُرے۔ غیر شریفانہ)	سب کی سب ایک ہی طرح کی تھیں جھوٹے قصّے، بیہودہ باتیں، فحش مطلب، لُچّے مضمون اخلاق سے بعید، حیا سے دور۔
تھپی ہوئی	تھُپی ہوئی (چپٹی ہوئی۔ لگی ہوئی)	تمہاری یہ حیثیت کہ ننگے سر، ننگے پاؤں، بدن پر کیچڑ تھپی ہوئی۔
ذری	ذری (ذرا تھوڑی سی)	دو وقت کے فاقے سے مُنہ سوکھ کر ذری سا نکل آیا تھا۔

بنپچھے گچھتے بغیر	بے پوچھے گچھے (بغیر پوچھے)	اگر پہلا سا نصوح ہوتا تو نہیں معلوم عورتوں کی طرح ڈاڑھیں مار کر روتا، سر پیٹنے لگتا یا دوڑ کر بیٹے کو لپٹ جاتا یا سپاہیوں سے بے پوچھے گچھے دست و گریبان ہو پڑتا۔
خدائی خوار	خدائی خوار (کائنات میں خوار)	نہیں معلوم خدائی خوار کہاں تھا ؟
زاری	زاری (عاجزی)	البتہ خدا سے اُس کے حق میں زار زاری کے ساتھ دعا کرنی چاہیئے۔
کھٹ پٹ	کھٹ پٹ (لڑائی جھگڑا)	ارے میاں! رشتہ داروں ہی میں کھٹ پٹ ہوا کرتی ہے۔
ناس کرن / مارن	ناس مارنا (خراب کرنا)	لباس سے غرض اصلی بدن ڈھانکنا اور آسائش پہنچانا ہے اس میں کبر و نخوت کو دخل دے کر کیا ناس مارا ہے۔
نتھ پادن (محاورہ)	ناتھ (نکیل)	بے دین ایسا ہے جیسے بے نکیل کا اونٹ بے ناتھ کا بیل، بے نھیوڑے کی انگوٹھی۔
نھیوا نھیوا لادن (محاورہ)	نھیوا (نگینہ)	

مرأۃ العروس

اَن داتا	داتا (فیاض ۔ رازق)	اور خدائے تعالیٰ جو بڑا داتا ہے اولاد کی یہ مامتا ماں باپ کو اس لئے لگادی ہے کہ اولاد پرورش پائے ،

اٹکن	اٹکنا (رُکنا)	یہ خاص محبت ماں باپ کو صرف اس لئے خدا نے دی ہے کہ چھوٹے سے ننھے ننھے بچوں کو جو ضرورت ہو اٹکی نہ رہے۔
تھپ تھپ کے	تھپک تھپک کر (دلاسا دے دے کر)	ماں دودھ پلاتی ہے اور اُس کو گود میں اٹھائے پھرتی ہے اپنی نیند حرام کر کے بچے کو تھپک تھپک کر سُلاتی ہے۔
سیاناں	سیانا (سمجھ دار)	جب بچہ اتنا سیانا ہوا کہ وہ کھچڑی کھانے لگا ماں دودھ بالکل چھڑا دیتی ہے۔
بھاگ لگن	بھاگ لگنا (خوش بختی آنا)	اب تم غور کرو کہ تم کوئی انوکھی لڑکی تو نہیں کہ بیاہ سے پیچھے تم کو کچھ اور بھاگ لگ جائیں گے۔
پھٹا پُراناں	پھٹا پُرانا (پُرانا کپڑا)	مشکل تو یہ ہے کہ تم صرف اسی روٹی دال پکا لینے اور پھٹا پُرانا سی لینے کو لیاقت سمجھتے ہو۔
پیر دھو کے پیون	پاؤں دھو کر پینا (بہت قدر کرنا)	تم کو بڑے کاموں کے انتظام کا سلیقہ ہو تو مرد تو تمہارے پاؤں دھو دھو کر پیا کریں۔
اُتارا کرن	اُتارا کرنا (اثر زائل کرنا)	کیا ہزاروں جاہل اور کم عقل مائیں ایسی نہیں ہیں جو بجائے دوا کے جھاڑ پھونک اُتارا کیا کرتی ہیں۔

آغاز قصہ

مت / عقل ماری وَنجن (محاورہ)	عقل ماری جانا (بیوقوفی کے کام کرنا)	ساس نے کہا! لڑکی کوئی تیری عقل ماری گئی ہے؟
پُچھا گُچھا	پوچھا گچھا (پوچھا)	میاں سے پوچھا نہیں گچھا نہیں آپ ہی آپ چلیں۔

چونڈا	چونڈا (بال)	اور مجھ کو تو اپنا بڈھا چونڈا نہیں منڈوانا۔
چونڈا دھپ وچ چٹا کرنا	دھوپ میں چونڈا سفید کرنا (دھوپ میں بال سفید کرنا)	اے لڑکے! ہوش میں آ، میں نے دھوپ میں اپنا چونڈا سفید نہیں کیا۔
خدا دی سنوار	خدا کی سنوار (خدا کی مار)	نہیں معلوم اس کو خدا کی کیا سنوار ہے؟
ریس	رِیس (دیکھا دیکھی نقل)	لوگوں کی رِیس اس معاملے میں ٹھیک نہیں۔
مُرکیاں	مُرکیاں (کان کا زیور، بالیاں)	مگر مُرکیاں، بازو بند میلے چکٹ ہو گئے ہیں۔
میلے چکّٹ	میلے چکٹ (بہت میلے)	

اصغری خانم کا بیان

پیریں پونڑ (محاورہ)	پیروں پڑنا (منت سماجت کرنا) (خوشامد کرنا)	کہیں نہلاتے وقت انگوٹھے تلے بیڑا رکھا جاتا ہے اور میاں کو کھلایا جاتا ہے اس سے یہ مطلب کہ پیروں پڑتا ہے۔
چاہ / چاہ	چاؤ (محبت چاہت)	شادی بیاہ چاؤ سے ہوتا ہے۔
اکھیں نال لاونڑ	آنکھوں سے لگانا (احترام کرنا)	ضبط کو کام میں لائی اور باپ کے خط کو آنکھوں سے لگایا۔

لمبانڑ / لنبانڑ	لنبان (لمبائی)	کوئی مُنہ دیکھتا ہے کوئی چوٹی کی لنبان ناپتا ہے
چاٹ (چسکا)	چاٹ لگنا (منہ کو لگنا)	خصوصًا محلّے کے کمینوں کی لڑکیاں تو چاٹ کی آشنا ہوتی ہیں۔
پھٹا اُدھڑا کپڑا	پھٹا اُدھڑا کپڑا (پھٹا پُرانا کپڑا)	شام کو محمودہ سے روئی منگا کر چراغ کی بتیاں بٹ دیا کرتی۔ زرکاری بنا لیتی، محمودہ کا پھٹا اُدھڑا کپڑا سی دیتی۔
پھکّا پھکّا پھکا تھیوتڑ (محاورہ)	پھکا پھکا (پھیکا پھیکا)	جس دن اصغری کسی وجہ سے ماما عظمت کی صلاح کار نہ ہوتی کھانا پھکا پھکا ہوتا تھا
دوناں	دونا (کاغذ پتے کا تکونہ برتن)	ماما نے دہی کا دونا نکال اصغری کے ہاتھ میں دیا۔
نبلا پانی	نیلا نیلا پانی (خالی پانی جو باقی اشیاء سے الگ ہو)	چکھا تو کھٹا چونا۔ کئی دن کا باسی نیلا نیلا پانی الگ اور دہی کی پُھٹکیاں الگ،
بدذاتی	بدذاتی (کمینگی)	ماما کی بدذاتی سب اصغری پر کھُل گئی تھی۔
چھیڑ خانی	چھیڑ خانی (چھیڑ چھاڑ)	ارے لالہ! یہ کیا تم نے مجھ سے آئے دن کی چھیڑ خانی مقرّر کی ہے۔
دل نے میل آوڑ	دل پر میل آنا (نفرت پیدا ہونا)	بہتیرا لوگوں نے بیگم صاحب کو بھڑکایا لیکن خدا سلامت رکھے انکے دل پر میل نہ آیا۔
ڈوس	دوش (الزام)	تحصیلدار کا کچھ دوش نہیں۔

مِٹھا	میٹھا (مٹھاس، چینی)	اصغری نے کہا فاتحہ کے واسطے پانچ سیر کا میٹھا بہت ہوگا / فاتحہ کے واسطے دو روپے میں خاصا میٹھا بن گیا۔
فَلانڑ جا	فلانی جگہ (فلاں جگہ)	اُس نے کہا، فلانی جگہ یہ حصہ پہنچا دو۔
سامی	اسامی (آسامی)	جس گھر میں تم نے عمر بھر پرورش پائی اُنہیں کے ساتھ تم نے یہ سلوک کیا تو دوسرے کے ساتھ تم کب چوکنے والی اسامی ہو؟
پہنچیاں	پہنچیاں (ہاتھ کا ایک زیور)	خیر اگر تم کو اعتبار نہیں تو یہ میری بیٹی کی پہنچیاں اور جوشن رکھ لو۔
سو ڈِینھ چور دے ہِک ڈِینھ سادھ دا	سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا (بُرا آدمی کبھی نہ کبھی ضرور پکڑا جاتا ہے)	اماں ایسی لُوٹ تو مت مچاؤ، سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا،
بے برکتی	بے برکتی (برکت نہ ہونا)	تم کو انتظام کا سلیقہ نہیں، اسی سبب سے گھر میں بے برکتی رہتی ہے۔
ساگ مولی دی کار	ساگ مولی کی طرح (بے ترتیبی سے)	گھر میں جو کچھ اسباب تھا عجب بدسلیقگی سے ساگ مولی کی طرح پڑا رہتا تھا۔
کم اٹکنڑ	کام اٹکنا (کام رک جانا)	پڑھنا لکھنا اسی واسطے ہوتا ہے کہ دنیا کا کوئی کام اٹکا نہ رہے۔
پڑھوائی	پڑھوائی (پڑھائی۔ اسم معاوضہ)	بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں پڑھوائی آپ سے لوں

ٹکتی (واحد)	ٹکتیاں (جمع) (ایک مٹھائی۔ بوندی)	وہ کوٹھڑی میں سے ایک قاب بھر کر ٹکتیاں نکال لائی۔
ریں ریں	ریں ریں (بچوں کے رونے کی آواز)	اچھا تھا کہ باتوں میں تعلیم ہوتی تھی نہ یہ کہ صبح سے ریں ریں کا چرخہ جو چلا تو دن چھپے تک بند نہ ہوتا۔

حکایت

مانجھن (مانجھنا۔ مانجنا)	برتن مانجھنا (برتن دھونا)	سفیہن چاہتی تھی کہ فضیلت تمام گھر میں جھاڑو دے لیپے پوتے، برتن مانجھے۔
خبر کڈھن (محاورہ)	خبر لینا (معلوم کرنا خیریت پوچھنا)	کبھی کبھی سفیہن اُس کی خبر لینے مکتب میں آتی۔
عوضی	عوضی (متبادل)	کسی عملے کو رخصت کی ضرورت ہوئی وہ آدھی تنخواہ پر عوضی اُس کو دے گیا۔
ڈانواں ڈول	ڈانواڈول (متزلزل)	پھر آدمی نیت ڈانواں ڈول کیوں کرے؟
گھر دی اَدّھی باہر دی ساری برابر ہن	گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری (گھر کی نصف شے باہر کی زیادہ پوری شے بہتر ہے)	محمد کامل نے کہا پانچ روپے کے واسطے کیا دو تین سو کوس کا سفر کروں میرا دل جانے کو نہیں چاہتا وہ مثل ہے گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری۔
کچا چِٹھّا	کچّا حال (تفصیلی حال)	ایک دن اصغری جا کر سب کچا حال اپنی ماں سے بھی کہہ آئی تھی۔
چَوہرا	چوہرا (چار گنا)	اصغری کا اہتمام، عمدہ عمدہ جوڑے تیار ہوئے اور چوہرا زیور بنا۔

رِبُت	ربت (رسم)	دو جوڑے تو بیٹے والوں کی طرف سے آئے ایک ربت کے واسطے کر کری نانش کا دوسرا چوتھی کے واسطے کار چوبی ۔

مرأۃ العروس میں مستعمل مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب بھی سرائیکی زبان سے تعلق رکھتی ہیں ۔

بالی (دالی)، چھلا، بھٹا اُدھڑا، منجن، چٹنی، مربہ، پٹاری، کلیاں (شلوار کی) کمبخت، بقرعید، ڈولی، زمزمیاں، ٹھگنی، پاپڑ، ٹونے ٹوٹکے، کڑے، کپڑا لتا سنبوسے (سموسے) علاج ولاج ۔ پارسال، اللہ بیلی، پاجی ۔ بعضے ۔

مرأۃ العروس میں چند زیورات کے نام ہیں جو سرائیکی زبان سے اُردو میں آئے ہیں جیسے نتھ، کیل، ٹیکا۔ جھومر، بالی، پتے جڑاؤ اور سادے، لگو مرکیاں جھمکے، گلو بند، چمپا کلی۔ کنٹھی، چندن ہار، نورتن، کڑے، چوڑیاں، انگوٹھی چھلے، پازیب ۔

سرائیکی زبان میں ہنر مندوں کے لئے جو نام بولے جاتے ہیں مرأۃ العروس میں نذیر احمد نے وہ نام لکھے ہیں مولانا کے اُردو ناموں کو سرائیکی ناموں کے تقابل میں دیکھیئے ۔

چند ہنر مندوں کے نام

اُردو	سرائیکی	اُردو	سرائیکی
سُنار	سُنارا	نیچہ بند	نیچہ بند
تار کش	تار کش	حلوائی	حلوائی
لوہار	لوہار، لہار	کمہار	کمبار
جڑیا	جڑیا	خیمہ دوز	خیمہ دوز

اُردو	سرائیکی	اُردو	سرائیکی
سلمہ ستارے والا	سلمے ستارے والا	نیل گر	نیل گر
قلعی گر	قلعی گر	چھیپی	چھاپ گر
نیاریا	نیاریا	ترکھان	درکھاݨ
کنگھی ساز	کنگھی ساز	رنگریز	رنگریز
جُلاہا	جُلاہا۔ پولی	ٹھیٹھرا	ٹھِٹھار
رفوگر	رفوگر	موچی	موچی
درزی	درزی		

اِبن الوقتؔ

سرائیکی	ناول کے الفاظ	ناول کے فقرات
کچّا	کچّا (نا پختہ۔ ایسا سبق جو پوری طرح یاد نہ ہو)	کہ جس قدر وہ ریاضی میں کچّا تھا تاریخ، جغرافیہ، سیاست، مُدن، اخلاق وغیرہ سے جن کا اُس کو شوق تھا اُس خامی کی تلافی ہوتی رہتی تھی۔

دوسری فصلؔ

سرائیکی	ناول کے الفاظ	ناول کے فقرات
کسر	کسر (کمی)	مرزا جواں بخت کے سارے برتاؤ ولی عہدی کے برتے جلتے تھے صرف دو باتوں کی کسر تھی
نظر/نگاہ پھرݨ/ پھیرݨ	نظر پھری ہونا (عدم توجہی ہونا)	نواب معشوق محل نے جو بادشاہ کی نظر کسی قدر پھری دیکھی قلعے کے باہر ـــــ شہر میں رہنے لگیں۔

ہول آوٹ	ہول سمانا (ڈر پیدا ہونا)	بس گولے کا پھٹنا تھا کہ نواب معشوق محل بیگم صاحب کے دل میں کچھ ایسا ہول سمایا کہ اختلاج قلب کے صدمے سے تیسرے دن انتقال فرمایا۔
رتی رتی	رتی رتی (ذرا ذرا)	ہاں تو عذرا کے اگلے ہی دن نواب معشوق محل بیگم نے ابن الوقت کو حکم دیا کہ راحت گاہ کا تمام اسباب رتی رتی قلعے میں اٹھوا لاؤ۔
تلنگا	تلنگا (بد تہذیب)	بس معلوم ہوا کہ نابکار تلنگوں کے گیہوں کے ساتھ بہنڈوں کا گھن پستا ہے۔
ددھنی	بدھنی (ٹونٹی دار چھوٹا لوٹا)	آنکھ بچا کر مسجد سے پانی کی بدھنی لے کر اُن کے پاس رکھ آیا ہوں۔
بدذات	بدذات (کمینہ)	جو کچھ یہ بدذات پاجی نمک حرام باغی تلنگے کر رہے ہیں کچھ شک نہیں کہ صریح ظلم ہے۔
نُکّڑ	نُکڑ (کونہ، موڑ)	گھر کے نکڑ پر پہنچ گیا تھا کہ اُس کو متنبہ ہوا کہ میں نے یہ کیا گیا ؟

تیسری فصل

ادھورا	ادھورا (نامکمل)	ابن الوقت پھر بھی اُن کا کسی قدر ناقص ناتمام ادھورا اندازہ کرتا تھا۔
اُدھے وی نئیں رہے	آدھے بھی نہیں رہے (بہت کمزور ہو گیا)	دفعتہً اُن کی حالت اس قدر جلد جلد متغیر ہونے لگی کہ جانثار کے سامنے سو آدھے بھی نہیں رہے تھے
اٹکن	اٹک جانا (ٹھہر جانا، رک جانا)	اُسکی جان تو انشاءاللہ سب طرح خیر ہے ہاں راستے میں کہیں اٹک گیا ہو تو خبر نہیں۔

خیر ہوونڑ	خیر ہونا خیریت ہونا	
تلا (واحد)	تلے (جمع) (جوتے کا تلوا)	نوبل صنف نے ایسی جلدی کی کہ جوتی کے تلے سے چھٹی کا نکالنا دشوار کر دیا۔
کتھائیں بھجی نیئیں ویندی	کہیں بھاگی نہیں جاتی (قابو یا گرفت سے باہر نہیں)	آپ کو ہمارے انتظار کی بھی قدر کرنی چاہیئے چھٹی کہیں بھاگی نہیں جاتی۔
کافی شافی ہوونڑ	کافی شافی ہونا (مکمل طور پر قابل بھروسہ ہونا)	اس سے بہتر اور کیا جواب ہو سکتا ہے؟ اس جواب کی نسبت کافی اور شافی اور مناسب، جو کچھ کہا جائے بجا ہے۔
سُدھ نہ ہوونڑ/رہنڑ	سُدھ نہ ہونا (ہوش نہ ہونا)	اجمیری دروازے کے برابر بھی گنتی کے چند آدمی نظر آئے جن کو اپنی دُھن میں کسی کی سُدھ نہ تھی۔
پچھا بھاری ہوونڑ/ پچھاڑی بُری ہوونڑ	پیچھا بھاری ہونا (انجام بُرا ہونا)	لڑائی کا پیچھا ہی بھاری ہوتا ہے۔

پانچویں فصل

ہِکہری (ایک گنا) دوہری (دوگنا) تہری (تین گنا) چوہری (چار گنا) پنجوہری (پانچ گنا)	تہری (تین گنا)	میدان در بار اور چھاؤنی اور قلعے سے تہری شاہی سلامی سر ہوئی۔
مہین	مہین (باریک)	ایسے نازک اور مہین کپڑے عورتوں کی زیب زینت کے لئے زیادہ مناسب ہیں۔

چھٹی فصل

پھیرا	پھیرا (چکر)	اُن کا روز کا نہیں تو تیسرے چوتھے دن کا پھیرا ضرور ہوا کرے گا۔
گُلگلے / گرُگلے	گلگلے (پکوڑے)	ابن الوقت گرُ کھا چکا تھا تو گلگلوں سے کیا ہے کا پرہیز۔

ساتویں فصل

نہ بنّن	نہ بننا (تعلقات اچھے نہ رہنا)	کسی حاکم سے اُن کی نہیں بنتی۔
اللہ اللہ کرن	اللہ اللہ کرد (خدا سے ڈرد)	ایک دن پوچھا تھا کہ کہئیے کچھ آپ نے سرمایا بھی جمع کیا؟ تو کہنے لگے اجی اللہ اللہ کرد۔
بدلی	بدلی (تبادلہ)	اور بار بار کی بدلی نے مجھے اور بھی بدنام کر رکھا ہے۔
لڑاکا	لڑاکو (جھگڑالو)	لوگ میرا نام سن کر پکار اٹھتے ہیں اجی وہ لڑاکو، ڈپٹی کلکٹر۔
ڈالی	ڈالی (تحفہ، رشوت)	انگریزوں کی بڑی رشوت کیا ہے؟ ڈالی یا دورے ہیں گئے تو رسد،
چپٹ کردنجن	چپٹ کر جانا (ہضم کرنا، کھاجانا)	رسد میں تو اکثر نوکروں کی شرارت ہوتی ہے کہ صاحب سے بھی ایک ایک کے دد دو لیتے ہیں اور بیچ میں آپ چپٹ کرجاتے ہیں۔

آٹھویں فصل

ضُعف	ضُعف (کمزوری)	انگریز کب نقصان سے محفوظ ہیں ضعف سلطنت سے بڑھ کر اور کیا نقصان ہوگا۔

ٹھپ ڈُٹی گئی / ٹھپیج گئی	ٹھُپ گئی (ذمے لگا دی گئی)	اس اعتبار سے بغاوت کی ابتدا ہندوؤں نے کی مگر آخر کار ٹھُپ گئی مسلمانوں پر
لٹکے لادݨ (محاورہ) (انوکھے کام / باتیں کرنا)	لٹکے (کمالات، کرشمے)	غرض یورپ کی دولت مندی کے اصل لٹکے سٹیم اور الیکٹری سٹی وغیرہ یعنی علوم جدیدہ ہیں۔
چسکا پووݨ (محاورہ)	چسکا پڑنا (چاٹ لگنا)	یہاں کے لوگ بالطبع ذہین ہوتے ہیں ادھر طبیعتیں لڑائی شروع کریں اور اس کا انہیں چسکا پڑ جائے تو بس ساری شکایتیں رفع ہیں۔
اللہ اللہ خیر صلّاح	اللہ اللہ خیر صلّاح (بس اس سے زیادہ کچھ نہیں)	اب پادریوں کی بڑی کامیابی اس پر آ کر ٹھہری ہے کہ قحط کی دعائیں مانگا کرتے ہیں کال پڑے اور بڑے صاحب ضلع سے لاوارث بچوں کو پرورش کے لئے لیں اُن کو
کال پووݨ	کال پڑنا (قحط پڑنا)	اپنے طور پر لکھائیں پڑھائیں تربیت کریں یہ بچے بڑے ہو کر عیسائی ہوں اللہ اللہ خیر صلّاح
سُرخاب دا پر لگݨ	سُرخاب کا پر لگنا (بڑائی پیدا ہونا)	ہیں نہیں جانتا کہ مسلمان ہیں اور کیا سرخاب کا پر لگا ہوتا ہے۔

نویں فصل

ہواخوری	ہواخوری (سیر و تفریح)	آج صاحب ہواخوری کو بھی نہیں گئے۔
میبڑا شیر	میرا شیر (استعارہ محبت کے لئے)	آپ کے چلے آنے کے بعد سے چٹھیاں لکھنے بیٹھے تو میرے شیر نے چراغ ہی بجھا دیئے۔

سدھ ھبوݨ (محاورہ)	سدھ ہو جانا (درست ہو جانا)	اٹیکٹ کی میرے پاس ایک کتاب ہے۔ میں آپ کے پاس بھیج دوں گا ایک دفعہ وہ کتاب نظر سے گذر جائے گی تو سارے کام سدھ ہو جائیں گے
مہورت	مہورت (مبارک گھڑی، شگون)	دن بھی اچھا ہے۔ مہورت بھی اچھی ہے۔
کسر رہوݨ	کسر رہ جانا (کمی رہنا)	بس اگر کسر ہے تو آپ ہی کی ہے۔

گیارہویں فصل

کنّی دباوݨ کنّی کھاوݨ کنّی ڈبوݨ	کنّی دبانا (خائف کرنا، شکست دینا)	اور اسی سلطنت کے برتے پر اس نے تمام یورپ کی سلطنتوں کی کنّی دبائی ہے۔
پٹی پڑھاوݨ	پٹی پڑھانا (اپنے ڈھب پر لانا)	اور اب لوگوں کو ایسی پٹی پڑھائی جاتی ہے کہ موروثی اور آبائی پیشوں اور حرفوں سے گریز اور نفرت کرتے ہیں۔
وڈا رووݨ ہے	بڑا رونا ہے (زیادہ شکوہ ہے)	تاجر کو اور کیا چاہیے، مگر تجارت کو چاہیے سرمایہ، اور سرمایہ ہی کا تو بڑا رونا ہے۔
گھڑاوݨ	گھڑوانا (ڈھلوانا، بنوانا)	ان کے پاس اگر روپیہ ہو تو کھانے پینے کے ضروری مصارف کے بعد اس کا زیور اپنی عورتوں کو گھڑوا دیتے ہیں۔
خیر صلاح	خیر صلاح (خیر خبریت)	زیادہ نہیں تو خیر مہینے کے مہینے ایک دوسرے کی خیر صلاح کی خبر لینی ضرور ہے۔

ٹھیکری	ٹھیکری (ٹوٹے ہوئے مٹی کے برتن کا ایک ٹکڑا)	مگر خدا جانے کیا بات ہے اگلے وقتوں کی سی خیر و برکت نہیں رد ہیر ہے کہ ٹھیکری کی طرح اڑا چلا جاتا ہے۔

بارہویں فصل

دبے مال	دبے مال (چھپی ہوئی دولت)	اور بھی بہتیروں نے خیر خواہیاں کیں مخبر بنے لوگوں کے گڑے دبے مال نکلوائے۔
پھلنا/ ودھنا	پھلنا (فائدہ پہنچنا، ترقی ملنا)	یہاں بات یہ ہے کہ دنیا کا لالچ بہت برا ہوتا ہے اور دینا بھی ایسی کہ بس غدر تو اِس شخص کو پھلا ہے۔

پندرہویں فصل

ٹھیل ٹھیل کے	ٹھیل ٹھیل کر (تیرا تیرا کر، ہلا ہلا کر، کھینچ کھینچ کر)	ابن الوقت بہتیرا ٹھیل ٹھیل کر اُن کو اپنی راہ پر لے جانا چاہتا تھا مگر یہ پیندی کے بل بیٹھے چلے جاتے تھے۔

سولھویں فصل

ریس	ریس (نقل)	انگریزوں کی ریس میں پورا برس بھی خیریت سے گذرنے نہیں پایا کہ اُدھار کھانے لگا۔
تہرے چوہرے	تہرے چوہرے (تگنا، چوگنا)	گھر کے تہرے چوہرے مکان ہوتے ساتے چالیس روپے مہینے کا بنگلہ لیا۔

اٹھارہویں فصل

ہکا بکا ٹھیونا	ہکا بکا سارہ جانا (حیران رہ جانا)	غرض صاحب روانہ ہوئے تو ابن الوقت ہکا بکا سارہ گیا۔

عاقبت خراب کھوٹن	عاقبت (آخرت، انجام)	اور عاقبت کے لئے جہاں ہم کو سدا رہنا ہے سامان کرتے رہیں۔
کنڈھ کرن	پیٹھ موڑنا، ساتھ چھوڑنا	انکا پیٹھ موڑنا تھا کہ ہر طرف سے مصیبتوں نے آگھیرا۔
سدھ ہوون / تھیون	سدھ ہونا (کام سیدھا ہونا)	ڈپٹی کلکٹری تو ان سے ایک دن نہ چلتی مگر نوبل صاحب بہادر کی پرورش سے کام سدھ ہوتے گئے۔
باندر (مذکر) باندری (مونث)	باندر (بندر)	آجکل کے لونڈوں کو جو ذرا بدھ چھو گئی ہو کیا باندر بندر کا ناچ ہے نام تمام کیفیت پیش کر کے ایک ایک پر جرمانہ کراؤں تو سہی۔

انیسویں فصل

بونگا	بونگا (الٹا / کم عقل)	ابن الوقت تو اس مزاج کا آدمی نہ تھا کہ بات کو لٹکا رکھے مگر موقع ہی بونگا آ پڑا تھا۔
میٹ ڈیون / سکن	میٹ سکنا (مٹا دینا، نظر انداز کرنا)	مگر عذر کی خیر خواہیاں سرکار کے دفتر میں چڑھ چکی ہیں، اُن کو کون میٹ سکتا ہے۔

بیسویں فصل

پلیٹے وچ	پلیٹے میں (فاصلے میں، دریا کا پاٹ)	ان کا حساب کچھ نہ ہوگا تو بھی دس کے پلیٹے ہیں دو چار سو اِدھر اُدھر۔
لوبھ	لوبھ (لالچ)	ڈپٹی صاحب! لوبھ سے دولت نہیں جمع ہوتی ہے۔
ویاج	بیاج (سود)	بیاج بٹے کی آپ ذرا چنتا نہ کریں۔
چنتا	چنتا (فکر)	

اکیسویں فصل

جوگا	جوگا (لائق، قابل)	کہتے ہیں کوئی اس جوگا نہیں کہ اس مصیبت میں اُن کا ساتھ دے۔
کنّاں دا کچّا	کانوں کا کچّا (جلد متاثر ہونے والا، دوسروں کی باتوں میں آنے والا)	صاحب کلکٹر کو تو ساری خلقت پکارے کہتی ہے کہ کانوں کے کچے ہیں۔

بائیسویں فصل

جانماز	جانماز (نماز پڑھنے کیلئے کپڑا)	کہہ دینا دونوں جانمازیں گاڑی میں سے لیتے آئیں۔

تیئیسویں فصل

ہار ونجنْ (محاورہ)	ہار کر (تنگ آکر، مجبور ہو کر)	ہر چند تلاش کیا کوئی بنگلہ ڈھب کا نہ ملا ہار کر یہ بنگلہ لیا۔
حُجرہ	حُجرہ (کمرہ)	غرض میری اکثر ضرورتوں کے لئے وہی حجُرہ کفایت کرتا ہے۔
روگ	روگ (بیماری)	بہت سے روگ جو درماں پذیر نہ تھے اب ڈاکٹر دعوے کیساتھ ان کا علاج کرتے ہیں۔
روگی (بیمار)		

پچیسویں فصل

پیر (پے + ر)	پَیر (پاؤں)	غدر کے دنوں میں کچھ ایسی گھڑی کا پیر اُس موئے فرنگی کا آیا تھا کہ بچے کی مَت پھیر دی۔
مَت	مَت (عقل)	
مت مارنْ (محاورہ)	مت پھیرنا (محاورہ)	

گھڑی	گھڑی (لمحہ)	
مِلادنؕ	ملانا (ساتھ کرلینا)	آپ ہی تو فرنگیوں نے بُلا یا اپنے ہیں ملایا۔

چھبیسویں فصل

نِتارن (سالن کے روغن کو نِتار کہتے ہیں)	نتھارنا (صاف کرنا)	اسلام نے خدا کی توحید کو بالکل نتھار دیا ہے۔
گزران	گزران (گذر بسر)	مَیں نے عرب میں اسلامی سلطنت کا نمونہ دیکھا ہے۔ صرف دوسرے ملکوں کے صدقات پر وہاں کے لوگوں کی گزران ہے۔
اٹکل	اٹکل (اندازہ)	دونوں نے ایک دوسرے کو اٹکل سے جان لیا۔
بے جوڑ	بے جوڑ بے ربط۔ بغیر میل کے	غرض ابن الوقت کے بارے میں آپ کو جتنی خبریں پہنچیں ان میں رتی برابر بھی تو سچ نہیں شیخی باز کہہ دیا بالکل بے جوڑ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ٹھوکنؕ (مصدر) ٹھکائی (حاصل مصدر)	ٹھوکنا/ٹھوک دینا (مارنا۔ سزا دینا)	کوئی انگریز ہو اُس کو سلام کرنا چاہیئے اور نہ کرو تو بعضے ٹوک دیتے ہیں اور بعضے ٹھوک دیتے ہیں
شیخی	شیخی (بڑائی۔ گھمنڈ)	سو جناب من! غدر کے بعد سے ہندوستانی اور بھی شیخی میں آ گئے۔

ستائیسویں فصل

چِڑنؕ (مصدر) چِیڑھ (بگڑنے والی بات)	چِڑے (چڑھ گئے۔ بگڑے)	انگریز بھی بجائے خود چڑے بگڑے۔

پلّے ہودٹں	پلّے ہونا (پاس ہونا، ملکیت ہونا)	ہندوستانی بھلے آدمی بن کر رہتے تو آج کو امیر ہوتے اور کچھ نہیں تو دس بارہ ہزار روپیہ تمہارے پلّے ہونا۔
پیدا کیتی ہوئی پیدا کرنڑ (محاورہ)	پیدا کی ہوئی (بنائی ہوئی)	اب بزرگوں کی پیدا کی ہوئی جائیداد کے بیچنے کی نوبت پہنچی۔
پولے	پولے (نرم)	ریگستانی علاقوں میں اونٹ پیدا کیا گیا ہے تو اس کے پاؤں کے تلوے چوڑے اور اسفنج کی طرح پولے ہیں۔
نالائق نالائقی	نالائق نالائقی (واحد) نالائقیاں (جمع)	یوں تو فرد بشر سے دن رات میں ہزارہا نالائقیاں سرزد ہوتی ہیں مگر یہ سب سے بڑی نالائقی ہے۔
شامت	شامت (عذاب)	ہیں شامتِ نفس سے دینیات میں بہت ہی تھوڑا وقت صرف کر سکتا ہوں۔

اٹھائیسویں فصل

بے وقری	بے وقری (بے عزّتی)	لوگوں کی نظروں میں جو تمہاری بے وقری ہو رہی تھی بالکل دھل گئی
پھبّنڑ	پھبنا (رچنا۔ سجنا)	بلکہ پرا اپنا اعتبار ثابت کیا ہوتا تو ایسی بلند پرواز باں تم کو پھبتیں بھی۔
مت ماری ہودٹں	مت ماری جانا (عقل جاتی رہنا)	ہم میں سے بعض آدمی زمانۂ حال کی ضرورتوں کے مطابق تعلیم پا کر کچھ لیاقت پیدا کرتے ہیں اُنکی مت یوں ماری جاتی ہے کہ مدرسے سے نکلے اور اُن کو نوکری نہ ملی۔

ڈُلتی	دولتی (دو لاتیں بیک وقت مارنا)	ہم جب چلتے ہوئے بیل کے آڑ ماریں تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دولتی کھانے کو جی چاہتا ہے۔
بے دخل کرݨ	بے دخل کرنا (نکال دینا)	اب۔ نوکری سے بھی اُن کو دوسری قوموں نے گویا بیدخل کر دیا۔
مِٹھا ہپ ہپ، کوڑا تھُو تھُو	میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھُو تھُو (فائدہ حاصل کرنا نقصان رد کرنا)	یہ کیا چھندی بازی ہے کہ دفع دخشت کی داد چاہا اور بے دینی کا الزام اپنے اوپر نہ آنے دو میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھُو تھُو
بُڈھیاں چٹکیاں	بُڈھوں (بوڑھوں)	آجکل کے لڑکے اگلے دنوں کے بُڈھوں کو چٹکیوں میں اُڑاتے ہیں۔
دال گلݨ	دال گلنا (بس چلنا)	اور عقل کے آگے تو مذہب کی دال گلنا ذرا مشکل ہی ہے۔
سیاݨا کاں	سیانا کوّا (عقلمند کوّا)	پھر تمہاری ہی نظر میں ان لامذہبوں کی عقل کی کچھ قدر اور وقعت ہوگی میں تو ان کو سیانے کوّے سے بڑھ کر نہیں سمجھتا۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ، تراکیب اور محاورات بھی ابن الوقت میں استعمال کی گئی ہیں جو سرائیکی زبان میں مستعمل ہیں۔

انگریزی، استعمال، بندوبست، لُوٹ، مولوی صاحب، مٹی، نفرت، طبیب طبیعت، رسموں، مدرسہ، ترقی، واقفیت، قیامت آنا، آوݨ، جنازہ، مرہم پٹی (ملّم پٹی) ادھورا، مال ومتاع (مال متاع) چوہرا۔ پہرا۔ —— چوکی، بندوق انعام (اِنام) حجت (حجت کرنے والا حجتی) سچی، تقریر، منکر، فردبشر، گارا

چونا، زحمت، صحبت، نرمی، رنگ پکڑنا۔ طمع ۔۔۔۔نے، ابد

فسانۂ مبتلا

دیباچۃ الکتاب

بَن ٹُوں رہی	بن بیٹھنے سے رہی (نہیں ہو سکتی)	انگریزی جتنی پڑھی جائے تھوڑی مگر کتنی ہی کیوں نہ پھیلے ہندوستان کی ملکی زبان تو بن بیٹھنے سے رہی۔

تمہید قصہ

حرف شناسی	حرف شناسی (حروف ابجد کی پہچان)	ممکن نہیں کہ حرف شناسی کے بعد اس کا پہلا سبق یہ نہ ہو۔

پہلی فصل

وہم گمان	سان گمان (اندازہ۔ تصوّر)	سارے گھر میں کسی کو بیٹے کا سان گمان تک بھی نہ تھا۔
چُم چَپٹ کے	چوم چاٹ کر (پیار کر کے)	ہر چند بیٹے کا ارمان اس بلا کا تھا کہ کیسا ہی بدصورت بیٹا ہوتا چوم چاٹ کر ماتھے چڑھاتے۔
بھاگ وند ہووے	بھاگوان ہو (خوش بخت ہو)	اللہ عمر دے اور بھاگوان ہو۔
چوچلے کرن	چوچلے کرنا (لاڈ کرنا)	ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ مبتلا کے ساتھ ماں باپ اور عزیز و اقارب نے کیا کچھ چوچلے نہ کیے ہوں گے
نہالی	نہالچہ (بچے کی چھوٹی رضائی)	جب سے پیدا ہوا سارے سارے دن ساری ساری رات گودوں ہی میں رہتا نہالچے پر لٹانے کی نوبت نہ آتی تھی۔

کھڑا کرنٹ	کھڑا کرنا (کپڑے کی کچی سلائی کرنا)	درزی نے قطع کیا، سیا اور کھڑا کرنے کے بعد اُس نے پہنا کر بھی دیکھ لیا صرف بخیا کرد ینا باقی ہے
بخا کرنٹ	بخیا کر دینا (سینا)	
کِھسکنٹ	کِھسکا (کپڑا اپھٹ گیا چھج گیا)	گلا ہوا کپڑا پہنا اور کھسکا۔

دوسری فصل

میاں جی	میاں جی (استاد کیلئے بولا جاتا ہے)	شروع شروع میں تو میاں جی کے پاس تک جائے اور مکتب میں بیٹھنے کے لئے مبتلا نے
مجَبل	فَیل (عذاب اودھم)	خوب خوب فیل مچائے اور غضب بکھیرا

تیسری فصل

بھورے وِچ	بھونرے میں (تہ خانے میں)	چودہ برس کی عمر تک مبتلا بھونرے میں پلا۔
جماعت بندی	جماعت بندی (جماعتوں کی ترتیب)	ایک جماعت بندی تو سرکاری تھی مگر ایک جماعت بندی لڑکوں نے آپس میں ٹھہرا رکھی
ٹولی	ٹولی (گروہ)	تھی جس کو ہم نے ٹولی سے تعبیر کیا۔
جونم پزار	جوتی پیزار (لڑائی جھگڑا)	چوری کرو۔ جھوٹ بولو، سر بازار جوتی پیزار کرو۔

چوتھی فصل

کماؤ	کماؤ (برسرِ روزگار)	خوشحال باپ کا بیٹا شکل وصورت کا اچھا بلکہ حد سے زیادہ اچھا پڑھا لکھا۔ کماؤ، دس روپے کا مدرسے میں

کانڑیں	کانڑی (ایک آنکھ والی)	باوجود یکہ ہر شخص خوبصورتی کا خواہاں ہے مگر بُری بھلی، کالی گوری یہاں تک کہ کانڑی کھُدری اللہ کی بندیاں سبھی کھپی چلی جاتی ہیں۔
سرائیکی میں پٹی کھدری اکٹھا مستعمل ہے	کھدری (کھردری، بدصورت)	
اللہ دی بندی	اللہ کی بندی (اچھی صورت والی)	
مُنہ مِٹھا کرݨ	منہ میٹھا کرنا (رشتہ کی بات پکی ہونے پر مٹھائی تقسیم کرنا)	سمدھنیں آ کر لڑکی کا منہ میٹھا کر جائیں۔
موری / موہری	موہری (نکاسیٔ آب کی نالی کا منہ)	خیر ہار کر رقعہ واپس تو کیا مگر اس طرح کہ مارے غصہ کے نکال کر موہری پر پھینک دیا

پانچویں فصل

پٹی پڑھاوݨ	پٹی پڑھانا (اپنے ڈھب پر لانا)	ـــ دوست آشناؤں نے پھر اس کو آ گھیرا اور پھر وہی اپنی قدیم پٹی اُس کو پڑھا چلے

چھٹی فصل

سارے سارے ڈینھ ساری ساری رات	سارے سارے دن ساری ساری رات (دن رات)	کیا کریں جب سے میر مہذب مرے اُن کا لڑکا خدا اُس کو ہدایت دے بُری صحبت میں پڑ کر ایسا آوارہ ہو رہا ہے کہ سارے سارے دن ساری ساری رات گھر میں دھما چوکڑی مچی رہتی ہے۔

ساتویں فصل

ن ہل گئے	دل ہل گئے (دل شدید متاثر ہوا)	بارے ہوش آیا تو اس نے ایسے بَین شروع کیے کہ سننے والوں کے کلیجے منہ کو آنے لگے دل ہل گئے

اٹل	اٹل (بے فکر)	اور اُس باورچی کو مزدوری کے علاوہ بدستور کے مطابق تہ دیگی کی چوٹی دار رکابی بھی ملتی وہ ایک رکابی ایسی ہوتی تھی کہ اُس کا سارا گھر اُس کو کھا کر اٹل ہو جاتا ۔

آٹھویں فصل

شامت د امارا	شامت کا مارا (بد قسمت)	اور اگر کوئی شامت کا مارا، قضارا ماخوذ بھی ہوا تو سبد نگر والے (وکیلِ مختار) اُس کو سزا نہیں ہونے دیتے ۔
اٹکا دن	اُٹکانا (روکنا)	حاضر نے بُلایا تو اس نے ہل تو کندھے پر سے اُتار کر وہیں رکھ دیا اور اسی ہل سے بیلوں کو اٹکا سامنے آ کھڑا ہوا ۔
ادھ + واڑ	ادھواڑ (نصف)	اور کھار میں ایک دو بیگھے کا کھیت بھو بالو بنیے کا ہے اس میں ادھواڑ کا باٹبہ دار ہوں ۔
وخت	وخت (وقت)	حاضر میاں کی دیا سے ردھی سوکھی مسّی کسی دو وخت نہیں تو ایک وخت مل ہی جاتی ہے چھوٹے بڑے انہی کی ٹہل میں لگے رہتے ہیں ۔
مسّی ردٹی	مسّی (موٹی روٹی، بیسن کی روٹی)	
ٹہل سیوا	ٹہل (خدمت)	
	لگی لگی نہ لگی نہ لگی (ہو گیا تو ٹھیک نہ ہوا تو ٹھیک)	پس حاکم ظاہری کبھی پورا پورا انصاف کر ہی نہیں سکتا اسکا فیصلہ اندھے کی لاٹھی ہے لگی لگی نہ لگی نہ لگی ۔

سرائیکی میں اسی قسم کی تکرار فقرات (یعنی عام گفتگو) میں ملتی ہے۔ جیسے

۱:۔ کم تھی گیا تھی گیا، نہ تھیا نہ تھیا،

۲:۔ ڈیہاڑی لگی لگی، نہ لگی نہ لگی، اُوکوں کُئی پروا نئیں۔

۳:۔ سُنڑیا سُنڑیا نہ سُنڑیا نہ سُنڑیا۔

زوار	زوار (زائر۔ زائرین)	کربلا اور بغداد اور حرمین اور نجف اور کاظمین تک کے زوار ہر سال نام سُن کر آتے تھے
پَلہ پلہ چھڑاوݨ (محاورہ) منہ چھڑاوݨ (″)	پَلہ (کونہ، سرا)	ہنگاموں اور خانہ جنگیوں میں اکثر سزا کا پلہ دونوں طرف برابر رہتا ہے۔
حُقنہ	حقنہ (پچکاری، بتی)	پورے پندرہ دن بول و براز بند تھا نہ مُسہل اثر کرتا تھا نہ حقنہ نہ پچکاری،
تالونال زبان نہ لگݨ	تالو سے زبان نہ لگنا (شدید پیاس ہونا)	دن اور رات مچھلی کی طرح تڑپتے تھے اور کسی وقت تالو سے زبان نہ لگتی تھی۔
فلاݨاں	فلانا (فلاں)	مرنے سے سات دن پہلے نہیں معلوم کیا بات تھی بیہوشی میں وطن کے لوگوں کے نام لے لے کر کہتے ہیں فلانا مجھ کو مارے ڈالتا ہے فلانا سیخیں میرے پیٹ میں بھونکتا ہے۔ فلانا مجھ کو تنور میں دھکا دیتا ہے فلانا میری کھال کھینچتا ہے۔
تنور سیخاں	تنور (تندور)	
مرݨ برحق	مرنا برحق (موت یقیناً آئیگی)	مُنہ سے کہتے ہیں مرنا برحق — رتّی رتّی کا حساب دینا برحق۔

رتّی رتّی دا حساب	رتّی رتّی کا حساب (مکمل حساب)	
چُوں کرنڑ	چُوں کرنا (ذرا سا بھی بولنا)	میر منتقی نے اتنا کچھ کہا اور سید حاضر سے چوں کرتے نہ بن پڑی

بارھویں فصل

لناڑنڑ	لتاڑنا (بُرا بھلا کہنا)	جہاں گیا اُس نے لتاڑا اور جس سے ملا اُس نے لتھیڑا۔

تیرھویں فصل

پُٹھا	پٹھا (بچہ، شاگرد، نوجوان)	کہاں میر منتقی پچاس پچپن برس کے بُڈھے اور کہاں مبتلا بیس برس کا پٹھا۔
پھیرا پھیرے لگنڑ (محاورہ)	پھیرا (چکر)	مبتلا کے ہوش میں میر منتقی کا دہلی آنے ہوتے یہ تیسرا پھیرا تھا۔
گربہ مسکین بنڑ (")	گُربہ مسکین (بھولا بھالا)	کھانے کے لئے طلبی آئی — کھانے کے بہانے چچا کے سامنے جانے کے کپڑے پہنے اور گُربہ مسکین بن کر جُھکے ہوئے نیچی نظر، مودّب، دستر خوان پر جا بیٹھے۔
پہنچا (واحد)	پہنچوں (جمع) (ہتھیلی کا پچھلا حصّہ) (ایک زیور کا نام)	میر منتقی مولوی آدمی، دور سے کھانا آتا ہوا دیکھ کر کسی شغل میں ہوں چھوڑ چھاڑ پہنچوں تک ہاتھ دھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر اکڑوں ہو بیٹھے۔
وہیّا	بیّا (ایک پرندہ)	بیّا گھونسلا بناتا ہے۔

لفظ	معنی	مثال
ٹُٹکاری	ٹٹکاری (سیٹی۔ ایک آواز ہانکنے کی)	بعض حلول مصیبت پر بھی کہنے کے محتاج، گویا بیل ہیں کہ آر بھی گھپوڑ اور ساتھ منہ سے بھی ٹٹکاری دو۔
عقل دے کوتو	عقل کے کوتاہ	ان کے کچھ مطلب ہیں بیہودہ، اغراض ہیں فاسد، تم کو دیکھ پایا عقل کے کوتاہ گانٹھ کے پورے۔
گنڈھ دے پورے	گانٹھ کے پورے (عقل کے اندھے، گانٹھ کے پورے۔ مراد بیوقوف اور خود غرض)	
ٹُنکے مارنڑ (محاورہ)	ٹُنکے چلانا (اداؤ لگانا)	آپ نے ٹنکاری اور تم کو گردانا ٹٹی اور لگے تمہاری آڑ میں ٹُنکے چلانے۔

چودھویں فصل

لفظ	معنی	مثال
بُر (جیسے یک بُرا)	ایک بُر کا (ایک عرض کا)	پھر ایسی مقطع صورت، پر گلے میں گُزنا نہ ہو تو خیر، نیچی چولی کا انگرکھا اور ٹانگوں میں ایک بُر کا گھٹنا۔

سترھویں فصل

لفظ	معنی	مثال
خرمستی (واحد)	خرمستیاں (جمع) (بدمزاجیاں، بیوقوفانہ حرکات)	اور ایک بات ہیں تم سے اور بھی کہتا ہوں کہ یہ تمام خرمستیاں پیٹ بھرے کی ہیں ایک اور دوسرے یہ روگ اکثر شہریوں ہی کو ہوتے دیکھا۔
روگ	روگ (بیماری)	
ہر پھر کے	ہر پھر کر (پھرا پھرا کر)	مگر ہر پھر کر وہی بات آئی کہ اس رغبتِ طبعی کو شاعروں کے سراپے سے کیا تعلق؟

مطلب اٹکنا	مطلب اٹکنا (کام رُکنا)	اگر تمہاری ناک تمہارے کام اچھی طرح دیتی ہے تو وہ اچھی ہے تمہارے لئے میرا کون سا مطلب تمہاری ناک سے اٹکا ہے کہ میں اس کو بُرا سمجھوں۔
چُگی ڈاڑھی	چُگی ڈاڑھی (لمبی داڑھی جو بھری ہوئی نہ ہو)	نپولین کے دیکھا دیکھی سارے فرانس نے اپنی ڈاڑھیاں چُگی کرلیں اور اسی کو شعارِ خوبصورتی ٹھہرالیا اور چُگی ڈاڑھی کا نام رکھ لیا اپریل بیرڈ

اٹھارہویں فصل

ہلے ہوئے	ہلے ہوئے (عادی)	مبتلا تو ایک مدت سے اُدھار پر عیاشی کر رہا تھا سینکڑوں روپے اُن لوگوں کے اس پر چڑھے ہوئے تھے پہلے کے ہلے ہوئے، خدا جانے میر متقی کے رہتے ہوئے بھی انہوں نے کیوں کر صبر کیا ہوگا۔
بد لحاظی	بد لحاظی (بے لحاظ ہونا)	اُس کو بیگم کا حال سب سے پہلے معلوم ہوا ہوگا لیکن باپ کے رہتے محلے کے محلے میں بد لحاظی نہیں کر سکتا تھا۔
رہ پڑنا	رہ پڑنا (قیام کرنا)	مبتلا اگر ایک جلسے میں مدعو نہ ہوتا تو اُس سے رات کا رہ پڑنا بھی کچھ تعجب نہ تھا۔

انیسویں فصل

لٹکا رکھنا	لٹکا رکھنا (معلق چھوڑ دینا۔ طول دینا)	اور اسی لئے فرمایا ہے کہ تم سے عدلِ حقیقی تو ہو نہیں سکے گا تو ایسا بھی تو غضب مت کرو کہ ایک ہی طرف کے ہو رہو اور دوسری کو لٹکا رکھو۔

گل ہاڑنڑ / منڈھنڑ / گل مڑھنڑ	گلے مڑھی جائیں (زبردستی دے دی جائیں) گلے مڑھنا (محاورہ)	مگر اسی طرح جو ردیں اگر زبردستی ہمارے گلے مڑھی جائیں گی تو جو حالت اپنے بیوہ عورتوں کی بیان کی اس سے بدتر ہماری ہو گی
رڑے	رڑے (محض، خالی)	اس نکاح کی وجہ سے جو لوگ رڑے دنیا دار تھے البتہ حضرت کی زیادہ وقعت کرنے لگے۔

بیسویں فصل

کھُل کھیڈنڑ	کھُل کھیلنا (آزادی سے بُرے کرنا)	بڑے ماموں جان کی زندگی تک چوری چھپے کرتے تھے وہ مرے تم کھُل کھیلے۔
گرم ہوونڑ / تھیونڑ	گرم ہونا (ناراض ہونا)	بے وجہ بے سبب اس قدر کیوں گرم ہوتی ہو ؟
ہوندے سوندے	ہوتے ساتے (ہوتے ہوئے)	اور فرض کرو مجھے اس کو بُلانا منظور ہوتا تو مردانے ہوتے ساتے مجھ کو اس کے گھر میں لانے کی کیا ضرورت تھی۔
کپڑا لتا	کپڑا لتا (کپڑا۔ لباس)	اور پھر کس طرح پر کہ گہنا اور پاتا اور کپڑا لتا اور ساز و سامان یعنی بھرا بھرایا گھر، سب کو لات مار کر جس طرح بیٹھی تھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔
بھریا گھر	بھرا بھرایا گھر (مکمل گھر)	
لت مارنڑ	لات مارنا (نفرت کرکے ٹھکرانا)	
تھبی / تھئی	تھئی (ڈھیر)	پیچھے سے ایک ماما ہاتھ میں روٹیوں کی تھئی اُٹھا کر دوڑی۔

وٹناں	اُبٹنا (اُبٹن)	غیرت بیگم تو یہ چاہتی تھی کہ اُبٹنے کی جگہ تھوڑی سی کیچڑ ملے تو اُٹھا کر منہ کو مَل لوں ۔

اکیسویں فصل

اُتّے دے کم	اوپر کے کام (گھر کے باہر کے کام)	مدّت سے اُن کے یہاں اوپر کے کام پر نوکر تھی ۔
گُجھّی مار	گجُی مار (اندرونی چوٹ)	ہر بالی کی بھی کُندی خوب ہوئی مگر اُس کو گجُی مار لگی تھی ۔
صلاحیں کرنڑ	صلاحیں کرنا (مشورے کرنا)	بارے جب سب کے ہوش و حواس درست ہوئے تو لگے اپنی اپنی صلاحیں کرنے ۔
سمجھ دا پھیر	سمجھ کا پھیر (سمجھنے میں فرق)	تمہاری سمجھ کا پھیر ہے ورنہ میں تو حقیقت میں اس بات کو سُن کر بہت خوش ہوا کہ بھائی نے نکاح پڑھا لیا
ہُوں کرنڑ / ہوں ہاں کرنڑ	ہوں کرنا (ہوں ہاں کرنا۔ کچھ کہنا)	تم کیسی مسلمان ہو ایک شخص جب تک خلافِ شرع چلتا رہا تم نے ہوں تک نہ کی اس کا طریقۂ شریعت پر آنا تھا کہ تمہارے تن بدن میں آگ ہی تو لگ گئی ۔
دست درازی / اسی وزن پر زبان درازی، عمر درازی	دست درازی (ہاتھ بڑھانا۔ لڑنا)	عزت بیگم تم نے یہ بڑی سخت بے جا حرکت کی اور اگر تم اس طرح دست درازی کرو گی تو یقین جانو تم اپنی تو اپنی ایک نہ ایک دن
نک کپاونڑ	ناک کٹوانا (بے عزتی کروانا)	ہمارے خاندان کی ناک کٹوا دو گی ۔

بائیسویں فصل

لفظ	معنی	مثال
پیڑھی	پیڑھی (چھوٹی کھاٹ / چارپائی)	آدمی الگ گھر کرتا ہے تو پلنگ پیڑھی تخت چوکی، چولہا چکی، برتن بھانڈا سبھی چیزیں اُس کو درکار ہوتی ہیں۔
مہین	مہین (باریک)	ملا گیری چُنا ہوا مہین رنگ کا دوپٹا۔
للّو پتّوں کرن	للّو پتّوں (بہلاوے پھسلاوے)	دیکھا نامراد کُٹنی کو! کیسی معصوم کی للّو پتّوں میں لگی رہتی ہے۔
اُلانبھا	اُلاہنا (طعنہ مہنہ)	عزت بیگم کو تو اُلٹے سیدھے ہر طرح ہر بالی کو اُلاہنا دینا منظور تھا۔
سلوٹ (واحد) سلوٹاں (جمع)	سلوٹ (بل شکن)	فرش پر سلوٹ پڑی دیکھی اور تیوری پر بل پڑا۔
چم چیڑ / چم چچڑ ہوون	چمچیڑ (چمٹ جانا)	بخار تھا کہ چمچیڑ ہوگیا۔
ہوون	ہونا (بچہ پیدا ہونا)	اور مبتلا کے گھر میں معصوم اور بتول دونوں کے ہونے میں بُلائی جا چکی تھی۔
گوڈیاں وچ سر دِیون	گھٹنوں میں سر دینا (سوچ میں غرق ہونا)	اُس کے گئے پیچھے سے جو غیرت بیگم گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھی تو دوپہر ڈھلتے ڈھل گئی۔
چُوں کرن	چُوں کرنا (دم مارنا، ہمت کرنا)	سو بیوی اپنی عزت اپنے ہاتھ ہیں میں نے تو چوں نہیں کی۔
کاڑھا	کاڑھا (جوشاندہ)	دوائیں تو بہت ہیں پر کچھ کاڑھے ہیں پینے کے کچھ لیپ ہیں لگانے کے۔

جان کھاوݨ	جان کھانا (دِق کرنا)	اُس نے تو اگلے ہی دن سے خانوں کی جان کھانی شروع کر دی۔
شُوم	شُوم (کنجوس)	سخی سے شوم بھلا جو تُرت دے جواب۔
چُک وَنجݨ (طے ہو جانا) چُکاوݨ (طے کرانا) چُکݨ (چوک جانا رہ جانا)	چُک جانا (طے ہو جانا)	میں سمجھتی تھی خدا جانے مہرے سے حامی بھی بھرے یا نہ بھرے اور بھرے تو دس ہزار مانگے پندرہ ہزار مانگے پر ماشاءاللہ قسمت تمہاری بڑی زبردست ہے سستا چُک گیا۔
نیلا پانی	نیلا پانی (پتلا دودھ)	یہ کہیں سے بیچاری انوکھی گھوسن نکلی کہ پانی میں دودھ ملا کر لاتی ہے پرسوں کھیر پکی کسی نے منہ پر نہیں رکھی کل جی چاہا کہ سوپوں میں ڈالیں نیلا نیلا نسوت پانی۔
منہ نے رکھّݨ	(چکھنا)	
ٹھُلا	ٹھُلا (موٹا، صحت مند)	ناظر دیہات میں پیدا ہوا دیہات میں پلا، ہاتھ پاؤں کا ٹھلا، گٹھیلا۔
دُو بدو ہووݨ / دُو بدو آوݨ	دو بدو ہونا (مدّمقابل ہونا)	مبتلا کو اگر یہ معلوم ہو کہ یہ کم بخت چھوٹا کھوٹا چھپا رستم ایسے غضب کا بجھا ہوا، تو کبھی بھول کر بھی اس سے دو بدو نہ ہو۔
ٹنٹا مکّݨ	ٹنٹا مٹنا (قضیہ ختم ہونا)	غیرت بیگم کو پھانسی ہو تو پھانسی، عمر قید میں تو شک نہیں چلو سستے چھوٹے اور روز کا ٹنٹا مٹا۔
بُوہنی	بُوہنی (صبح کی پہلی فروخت سے آمدنی)	کوتوال سمجھا ایسے وقت آئے ہیں تو معلوم ہوتا ہے ضرور کچھ بوہنی کرائیں گے

چوبیسویں فصل

ٹھپ ڈیوݨ	ٹھُپ جانا	تم نے گھولی تو نہیں مگر تم پر ٹھپ تو گئی؟
ٹھپیجݨ / ٹھپواوݨ	(ٹھوپ دی جانا)	ہر بالی، تم نے ٹھپوائی تو ٹھپی،

پچیسویں فصل

داری قربان	داری قربان (فدا ہونا)	وہ داری قربان تھی جب تک توقع ہیں جان تھی۔
اَڈوان	ادوان (پائنتی کی رسّی)	ایک کی چول ٹوٹی ہوئی ہے تو دوسرے ہیں ادوان نہیں کسی کی پٹی لچکی ہوئی ہے تو کسی کے سیرڑے ہیں جان نہیں۔
شیرڑ	سیرڑا (چارپائی کی چوڑائی کی ایک لکڑی)	

مندرجہ بالا الفاظ و تراکیب اور محاورات کے علاوہ فسانۂ مبتلا ہیں درج ذیل سرائیکی مصادر اور الفاظ و تراکیب بھی موجود ہیں۔

نقص، لچھّن، خوشحال، ارمان، دم کتے، ٹونے ٹوٹکے، دارو درمن، سانچہ، سگی، زحمت، ہپّا (بچوں کا کھانا) ضدّی، مچلا (چالاک) گھر کنا، ہیکڑی، ریں ریں (رونے کی آواز)، شامت کی ماری، نواڑمی پلنگ، سرخاب کا پر لگنا، زنخا، دھڑی (پانچ سیر کا وزن) مہلت، پاخانہ، کنڈی پھاٹک کفر، چٹنی، اندھی۔ لولی، تھان (گھوڑا باندھنے کی جگہ) حجت، کورا، کڑاکے کی دھوپ، ادھورا، کُٹ (علّت) طرفداری، سینکنا تکرار، ادھورا، ماندہ، جوبن، کوری چاندنی، خدائی خوار، ہڑ ہڑ کھڑ کھڑ (بک بک جھک جھک) اللہ اللہ خیر صلّاح، بھاگ، کھویا، کرچ (ایک قسم کا ہتھیار) مانجھنا، منجوانا۔

"—————— ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مغربی پاکستان نے اردو زبان کی نشوو ارتقا میں اہم کردار انجام دیا ہے اور یہ کہ اردو پنجاب اور مغربی پاکستان کے دیگر علاقوں کی اپنی زبان ہے ——————

—————— ہندکو بولی لہندا کی دیگر شاخوں مثلاً ہندکی (ضلع ہزارہ کی زبان اور اوان کاری (ڈیرہ اسمٰعیل خان کی زبان) ملتانی وغیرہ سے بڑی ملتی جلتی ہے گریئرسن نے اس مماثلت کے متعلق بڑی مفید معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ صرف مقامی لب و لہجہ کی وجہ سے زیادہ تر اصوات میں کمی بیشی ہو جاتی ہے —————— لیکن بنیادی طور پر لہندا کی شاخوں اور ہندکو میں کوئی فرق نہیں۔ اس کے علاوہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک ہی زبان ہے جو پشاور۔ ہزارہ۔ کوہاٹ۔ بنوں سے زیادہ تر شہری لوگ استعمال کرتے ہیں اور اس کے اثرات ڈیرہ اسمٰعیل خان تک بھی پہنچ گئے ہیں۔"

(تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند ——————
علاقائی ادبیات مغربی پاکستان — ہندکو ادب
شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)

جدید اردو میں متروک چند سرائیکی الفاظ

اُردو زبان کی تعمیر میں کئی زبانوں نے حصّہ لیا۔ جہاں فارسی، عربی، ترکی اور سنسکرت نے اپنا کردار ادا کیا وہاں علاقائی زبانیں بھی پیچھے نہ رہیں۔ ان سب زبانوں نے اپنا ذخیرۂ الفاظ اردو کی جھولی میں ڈال دیا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جب اُردو زبان نشوونما پا گئی اور اس کا قد کاٹھ بڑھ گیا تو کچھ لوگوں نے اُردو میں مستعمل علاقائی زبانوں کے الفاظ کو (جن میں سے بعض کو پہلے اردو کی شکل میں ڈھالا جا چکا تھا) غیر ضروری۔ بوجھل، ثقیل اور بھدّا سمجھ کو ترک کرنا شروع کر دیا اور ان کے مقابلے میں دوسرے الفاظ اور مترادفات وضع کر لئے۔

اساتذہ میں ظہورالدین شاہ حاتم (سنہ ۱۱۱۱ھ سنہ ۱۱۹۶ھ) نے سب سے پہلے اصلاح زبان کی طرف توجہ کی اور بعض ایسے الفاظ کو متروک قرار دے کر اُن کی ایک فہرست اپنے انتخاب کلیات، دیوان زادہ، میں درج کی[1]۔ شاہ حاتم کے بعد امام بخش ناسخ (متوفی سنہ ۱۲۴۸ھ / سنہ ۱۸۳۸ھ) نے اصلاحِ زبان اور اصلاحِ شاعری کی دوسری شعوری کوشش کی اور بقول اے حمید

"ایسے الفاظ و افعال جو اپنی ساخت کی وجہ سے بھدّے اور ثقیل معلوم ہوتے تھے اُن کو شاعری سے باہر کرنا۔ ناسخ نے اپنا فرض منصبی"[2]

---

[1] متروکاتِ سخن مصنفہ حسرت موہانی طبع ششم صفحہ ۹ [2] اردو شعر کی داستان، شائع کردہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

ناسخ نے اُردو زبان میں موجود مختلف زبانوں کے بہت سے الفاظ کا استعمال ترک کر دیا اور اپنے شاگردوں کو اس کی تقلید کے لئے کہا۔ شاہ حاتم اور ناسخ کی مرتّب کردہ فہرست ہائے الفاظ کو آج "متروکاتِ اُردو" کہا جاتا ہے۔

مولانا حسرت موہانی نے اپنے رسالے "نکات سخن" میں متروک الفاظ کی ایک فہرست پیش کی ہے۔ جس میں کچھ ایسے الفاظ ہیں جو آج بھی سرائیکی بولنے والوں کی زبان پر ہیں انہوں نے متروکات سخن کو درج ذیل عنوانات میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ متروکات قدیم: "وہ متروکات جو شعرائے عہد قدیم کے کلام میں پائے جاتے ہیں دورِ حاضر میں یہ الفاظ یک قلم متروک سمجھے جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگ ان کے مفہوم سے بھی کم آگاہ ہوں گے"

انجھو	(آنسو) ،	آپس	(اپنے)
آگو	(آگے۔ پہلے سے)،	آونا	(آنا)
باج	(بغیر۔ سوا) ،	پیا	(محبوب)
تسبی	(تسبیح) ،	تلے	(نیچے)
تئیں	(تک) ،	ٹنیں	(ٹوٹنے)
جاگہ	(جگہ) ،	دوجا	(دوسرا)
دوانا	(دیوانہ) ،	روونے	(رونے)
سجّن	(معشوق) ،	کنے	(پاس)
کُئی	(کوئی) ،	نہیں	(نہیں)
بھواں	(بھنویں) ،		

۲۔ متروکاتِ معروف: "وہ متروکات جو شعرائے عہدِ متوسط کے کلام میں پائے جاتے ہیں" یہ ایسے الفاظ ہیں جو افعال یا صفات ہونے کے باوجود اپنے فاعل

جمع مؤنث کی وجہ سے بصورت جمع آتے ہیں۔

جُدائیاں ، کالیاں ، متوالیاں، لاچاریاں۔ ساریاں ، پھاریاں

رَہوے (ہمیشہ) ، رَہت (رہے)

۳۔ متروکاتِ جائز :" وہ متروکات جو شعرائے دورِ آخر و عہدِ حاضر میں پائے جاتے ہیں اور جن کے ترک کرنے کو راقم (حسرتؔ موہانی) جائز سمجھتا ہے"

پرے (دُور) ، پنے (بن)

۴۔ متروکاتِ بیجا :" وہ متروکات جنہیں شعرائے دورِ آخر و عہدِ حاضر نے کلام میں نہ برتا مگر راقم (حسرت موہانی) کے نزدیک انہیں ترک کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی"

تَلک (تک)

۵۔ قابلِ ترک :" وہ الفاظ جو اس وقت تک عموماً مستعمل ہیں اور جائز سمجھے جاتے ہیں لیکن راقم (حسرت موہانی) کے نزدیک جن کا ترک اولیٰ ہے"۔

لون (نمک) لگ گئے (لگے) ، لگے (معلوم ہو) سمیت (ہمراہ، ساتھ)

ذیل میں چند ایسے سرائیکی الفاظ کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اُردو زبان میں مستعمل رہے ہیں مگر بعد میں لکھنؤ اور دلّی کے اہلِ زبان نے انہیں اوپرا سمجھ کو ترک کر دیا۔ جدید اردو ان الفاظ سے خالی ہے۔

سرائیکی الفاظ	اُردو الفاظ مع معانی	سند
اگوُں	آگو (آگے۔ پہلے سے)	سوزِ دل اپنا اُس کو کیا مصحفی سناؤں آگو ہی وہ پھرے ہے کانوں میں شال باندھے (مصحفی)
آوڻاں	آونا (آنا)	اب ترے آونے کا کیا حاصل کام اپنا تو بس تمام ہوا (قائم چاند پوری)

آئیاں	آئیاں (آئی کی جمع)	؎ بے دیکھے جس کے پل میں آنکھیں بھر آئیاں ہوں کیا قہر ہے جو اس سے برسوں جُدائیاں ہیں (مصحفی)
آپس	آپس (اپنے)	؎ اے سرو گل اندام آپس نقش قدم سوں بھر جائے اگر صحن کو گل پوش کرنے توں (ولی)
اَنجھو	انجھو (آنسو)	سرائیکی زبان کا یہ لفظ بعض علاقوں میں اپنے ابتدائی الف کی بجائے 'ہ' سے بھی بولا جاتا ہے اردو میں

بعض اوقات 'انجھو' کی بجائے 'نیر' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جو سنسکرت کا

ہے۔ ع لُٹ گئی میرے پیار کی دنیا اب تو نیر بہالے

'نیر' کے معنی جل، آب، دریا، ندی اور نالہ ہیں۔ ہندی زبان میں انجھو

کی بجائے 'نیر' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ 'انجھو' صرف آنکھوں سے بہنے والے

پانی یعنی آنسوؤں کے لئے بولا جاتا ہے جبکہ 'نیر' ہر قسم کے پانی کے استعمال کیا جاتا ہے،

قدیم اردو میں 'انجھو' اور 'ہنجو' دونوں استعمال ہوتے ہیں۔

اَنجھو ؎ رُستم دہل کے دل میں ڈالے انجھو سو پانی
دیکھے اگر بھواں کی تلوار کا جھماکا (آبرو)

ہنجو ؎ رات دن ہنجواں میں اپنے شناسنر کرتا ہے تر
اے برہمن دیکھ تجھ کو بیدخواں مجنوں ہوا

سرائیکی زبان میں 'ہنجو' یوں استعمال ہوا ہے۔

میں ناں سمّاں اکھّیں بھال
پانواں ہنجواں دی پھال

سجن ڈ ول آویں ہا
تُنل ول آویں ہا

ع منگیا ہئی موتیاں دا ڈے گیا ہنجواں دا ہار

اُسان	اسان (آسان)	یہ لفظ جدید اُردو میں الف ممدودہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے قدیم اُردو میں الف مقصورہ کے ساتھ لکھا اور بولا جاتا تھا۔ سرائیکی میں آج بھی الف مقصورہ کے ساتھ مستعمل ہے۔ ؎ قاتل نے وقت ذبح لیا جب خدا کا نام خنجر ہماری حلق پہ اَسان پھر گیا (داغ)
ایجوں	ایجوں (اس کو۔ بعض۔ چند)	سرائیکی زبان میں اس کے معنی ہیں ”اس کو“ جبکہ جمع کے لئے ”انہاں کوں“ بولا جاتا ہے قدیم اُردو میں یہ لفظ بعض۔ چند کے معانی میں مستعمل رہا ہے۔ ؎ رسم قلم و عشق مت پُوچھ تُو کہ ناحق ایجوں کی کھال کھینچی ایجوں کو دار کھینچا (میر)
بھاریاں	بھاریاں (بھاری کی جمع)	جدید اُردو میں متروک ہے۔ ؎ عہدِ طفلی میں بھی تھا میں بسکہ سودائی مزاج بیڑیاں منت کی بھی پہنیں تو میں نے بھاریاں (آتش)
بچن	بچن (قول۔ سخن۔ وعدہ)	سرائیکی میں بول بچن کی ترکیب بمعنی وعدے وعہد مستعمل ہے۔ یہ ایسے وعدے کے لئے بولی جاتی ہے جس میں ٹرخانے اور ٹال مٹول کا عنصر شامل ہو۔ ؎ حق میں عاشقاں کے تجھ لباں کا بچن قند ہے نیشکر ہے شکر ہے (شاہ حاتم)
بُرکی	بُرکی (چُٹکی)	سرائیکی مصدر ہے ”بُرکن“ جس کے معنی ہیں چھڑکنا

بُرکی اُس دوائی کو کہا جاتا ہے جو سفوف کی شکل میں ہو اور چٹکی کے ذریعے چھڑکی جائے۔

؎ فاسق کے دل پہ ڈالی جب مفسِ بدنے بُرکی
راجواڑے کی گلی کانپ جا غبار ہو انکا (شاہ مبارک آبرو)

لفظ	معنی	تشریح
بگانہ / بگانہ	بگانہ (بیگانہ۔ پرایا)	قدیم اُردو میں 'بگانہ' لکھا جاتا تھا آجکل 'بیگانہ' مستعمل ہے بگانہ سرائیکی لفظ ہے جو آج اُردو میں متروک ہے۔
بھانویں	بھانڈیں (چاہے۔ خواہ)	سرائیکی زبان میں یہ لفظ انہی معنی میں مستعمل ہے۔ اُردو میں اسے بھانا بمعنی پسند کرنا اچھا لگنا۔ استعمال کیا گیا۔ اِنشاء نے اپنی قطعہ بند غزل میں اس لفظ کو یوں استعمال کیا ہے

نہ لٹوے بہا دور ہو یاں سے شبنم　　نمک کیوں چھڑکتی ہے زخمِ جگر پر
مرے بھانویں گلشن کو آتش لگی ہے　　نظر کیا پڑے خاک گلہائے تر پر

سرائیکی فقرہ: ڈو ہیں چیزاں رکھیاں ہن بھانویں اے گھن بھانویں او گھن

؎ دردِ دل سُن کے یہ بولا مرے بھانویں ہی ہنیں
گر بُرا حال ہے تیرا تو بھلا مجھ کو کیا (جرأت)

اوپر والے شعر میں بھانویں کے معنی ہیں 'پسند کرنا'

لفظ	معنی	تشریح
	سرائیکی شعر	؎ سفر دُھپاں دا ہووے بھانویں احسن نہ چھاتّہہ دی لوڑ ہے توں نال ہیٹڑے (سلیم احسن)
بھڑن	بھڑنا (لڑنا)	؎ دِل تو دیکھو آدم بے باک کا عشق سے بھڑتا ہے پُتلا خاک کا (آبرو)
بھلا	بھلا (اچھا۔ ہاں)	سرائیکی فقرہ، اسلم! جلدی آ (جواب) بھلا آندا پیاں۔ (اسلم! جلدی آؤ (جواب) اچھا۔ آرہا ہوں)

جدید اُردو میں یہ استعمال متروک ہے۔ اس کا استعمال یوں ہوتا رہا ہے۔

اُردو فقرہ! زید جلد آؤ۔ چلم گر پڑی ہے (زید کہتا ہے) بھلا آئے (بحوالہ نور اللغات)

آج اردو میں بھلا کے معانی ہیں۔ اچھائی۔ بھلائی۔ ؎

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا

اور درویش کی صدا کیا ہے (میر)

بِلّی / دِلّی	بے لّی / بِلّی (بدسلیقہ، بیوقوف)	ایسی خاتون جو سگھڑ نہ ہو اُسے سرائیکی میں 'دِلّی' کہا جاتا ہے۔ قدیم اُردو میں دِلّی کی واؤ کو بے/ب سے بدل دیا گیا۔ اور یہ لفظ قدیم نظم و نثر دونوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ؎ رات کو لیتی ہو رسّی کا نام تم بھی اَنا جی بے لّی ہو (جان صاحب)

اُردو فقرہ :۔ مجھے یہ غیرت آئی اگر اس وقت زمین پھاٹے تو میں سما جاؤں لیکن اس کی دوستی کے باعث میں بِلّی اس پر بھی چُپ ہو رہی۔

(باغ و بہار۔ سیر پہلے درویش کی)

پَنا / پنّے	پنا / پنے (پن)	یہ لفظ بعض سرائیکی اسمائے کیفیت میں برتا جاتا ہے۔ جیسے!

پاگل پنّا (پاگل پن)، احمق پنّا (احمق پن)

کنجر پنّا (بدمعاشی)، اُچک پنّا (اُچکا پن)

حسرت موہانی نے اسے متروکاتِ جائز میں شمار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں 'یہ جو بعض شعرائے لکھنؤ نے 'پن' کی بجائے فارسی الفاظ کے ساتھ 'پنے' کا استعمال بھی جائز رکھا ہے اس کی تائید نہیں کی جا سکتی،

		؎ آئینہ لے کے ہاتھ میں گرتے ہیں مُنہ کے بل اس ناز نیں پہ خود اُن کی نظر نہیں (ماہر لکھنوی) ؎ نازک پنے سے چھین جو لوگے تو ہوگا کیا کیوں کر اٹھیں گے ناز دلِ بے قرار کے (ماہر لکھنوی)
پچھلے پہرے	پچھلے پہرے (عمر کے آخری حصے میں)	قدیم اردو میں 'پچھلا پہرا' مستعمل رہا ہے، جدید اردو میں 'پچھلا پہر' مستعمل ہے سرائیکی زبان میں اس کے معنی ہیں بڑھاپا، عمر کا آخری دور،

سرائیکی فقرہ : ساری زندگی گناہ کیتے ہن، پچھلے پہرے تاں توبہ کر گھن۔
(ساری زندگی گناہ کئے ہیں، عمر کے آخری حصے میں تو توبہ کر لو)

پر	پَر (لیکن، مگر)	آج اُردو میں یہ لفظ متروک ہے مگر سرائیکی میں مستعمل سرائیکی فقرہ : میں اُوکوں ہُوں آکھیا پر او نہ آیا (مَیں نے اُسے بہت کہا مگر وہ نہ آیا) اردو میں یوں مستعمل رہا ہے ؎ مشتاق بہت ہیں مرے کہنے کے پرے داغ یہ وقت ہی ایسا ہے کہ مَیں کچھ نہیں کہتا (داغ)
پرے	پرے (دور)	اس لفظ کا استعمال اہلِ لکھنؤ نے بہت پہلے ترک کر دیا تھا البتہ دہلی اور پنجاب کے شعراء اسے استعمال کرتے رہے اور آج بھی مستعمل ہے۔ ؎ چل پرے ہٹ، نہ مجھ کو دِکھلا مُنہ اے شبِ ہجر! تیرا کالا منہ (مومن) ؎ ان سے وصال ہو کسی صورت نہیں یقیں جب پاس ہم گئے وہ ہم سے پرے رہے (نادر)

ہیں عدم سے بھی پرے ہوں ورنہ غافل بارہا
میری آہِ آتشیں سے بالِ عنقا جل گیا (غالبؔ)

پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہوں وہ کارواں تو ہے (اقبالؔ)

سرائیکی زبان میں یہ لفظ عام بولا جاتا ہے۔
سرائیکی فقرات:- (۱) چل۔ پرے ہٹ (۲) چل، ہٹ پرے تھی
(چل دور ہو) (چلو ہٹو دور ہو جاؤ)

پسارݨ	پسارنا (پھیلانا)	آج اردو میں اس مصدر کے متبادل 'پھیلانا' مستعمل ہے 'پسارنا' کا عام استعمال متروک ہے (کہاوت) چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ۔

قدیم اردو میں پسارنا مستعمل تھا جیسے
ع گلچیں ہمارے آگے دامن پسارتے ہیں (آتش)
آج اردو میں دامن پھیلانا۔ یا پاؤں پھیلانا کہا جاتا ہے پسارنا نہیں۔
سرائیکی میں 'پسارݨ' مصدر یوں مستعمل ہے۔
سرائیکی فقرہ۔ پیر نہ پسار، سِدّھا تھی کے بہہ۔
(پاؤں نہ پھیلاؤ۔ سیدھے ہو کر بیٹھو)

پیر (سپہ + ر)	پیر (پاؤں)	آج اردو اہلِ زبان اس کا استعمال فصیح نہیں سمجھتے بلکہ 'پاؤں' کا لفظ اس کے متبادل استعمال کرتے ہیں چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ (کہاوت)
پُٹّݨ	پُٹنا (بُرا بھلا کہنا لتاڑنا)	گالیاں دینے اور لتاڑنے کے معانی ہیں یہ مصدر سرائیکی زبان میں مستعمل ہے، قدیم اردو میں بھی اسے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

		؎ ابھی سب کہہ کے سُن کے رکھ دوں گی سات پیڑھی کو پُن کے رکھ دوں گی (نواب مرزا شوق)
نلاء	نلاؤ (تالاب)	قدیم اُردو میں نلاؤ مستعمل رہا ہے۔ سرائیکی میں اسے "نلاء" کہا جاتا ہے (نور اللغات)
تسُبی	تسبی (تسبیح)	قدیم اردو میں یہ لفظ سرائیکی لہجے اور املا میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ؎ کیا شیخ کیا برہمن جب عاشقوں میں آویں تسبی کریں فراموش، زنار بھول جاویں (آبرو)
تلک	تلک (تک)	سرائیکی فقرہ۔ میں تیڈے تلک آیاں (میں تیرے پاس آیا ہوں) قدیم اُردو میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا رہا ہے آجکل متروک ہے۔ ؎ ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ جب تلک بس چل سکے ساغر چلے (درد) ؎ کیا تعجب ہے کہ اُس کو دیکھ کر آجائے رحم واں تلک کوئی کسی حیلے سے پہنچا دے مجھے (غالب) ؎ اے آہ تُو نہ کھول سکے گی درِ قبول مانا کہ جا کے دیر تلک غُل مچائے گی (انشاد عظیم آبادی)
تلے	تلے (نیچے)	یہ لفظ اردو میں مستعمل رہا ہے مگر زمانۂ حال کے اکثر فصحاء اب اسے استعمال نہیں کرتے سرائیکی میں عام بولا اور لکھا جاتا ہے۔

		اردو کہاوت، چراغ تلے اندھیرا ؎ اُس کو لذتِ عشق کی اصلا نہیں جو ترے خنجر تلے تڑپا نہیں (قہر لکھنوی)
تُمبڑ	تو مبنا (روئی کو صاف کرنا دُھننا)	سرائیکی میں اس مصدر کے مجازی معنی ہیں خبر لینا دھجیاں اُڑانا جبکہ حقیقی معنی ہیں روئی دُھننا۔ اردو میں انہی معانی میں یہ مصدر استعمال ہوتا رہا ہے۔ ؎ دیکھنا کیسی دھوم ڈالوں گی روئی کی طرح توم ڈالوں گی (نواب مرزا شوق)
تُوں	توُں (تُو، تُو نے)	قدیم اردو میں یہ لفظ اسی طرح لکھا جاتا رہا ہے جدید اردو میں نون غنہ کے بغیر لکھا جاتا ہے۔ ؎ ہاں توں ناامید نہ ہو کون جانے سو غیب کیا اچھیگا پڑے اچھل کھیل نپلیاں غم نہ کھا (قلی قطب شاہ) ؎ یو جانے توں میرے من کا بھاؤ رے یو توں شام سلونا توُ میرا رے (برہان الدین جانم) ؎ جو کچ کال کرنا سو توں آج کر نہ گھال آج کا کام توں کال پر (حسن شوقی۔ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ) ؎ اے سروِ گل اندام آپس نقشِ قدم سوں بر جاہے اگر صحن کوں گلپوش کرے توں (ولی)
تتو تھمبو کرن	تتو تھمبو کرنا (جھگڑا مٹانے کے حیلے کرنا)	جب کوئی جھگڑا ہو جائے (بالخصوص خواتین میں) تو ایک صلح جو مختلف حیلوں بہانوں سے کچھ فرضی باتیں

فریقین سے منسوب کر کے صلح کرانے کی کوشش کرتا ہے تو اسے "تتو مٹھیو کرن" کہا جاتا ہے۔ سرائیکی میں اس کے لئے خواتین میں ایک اور محاورہ بھی مستعمل ہے۔ (تھپ چند کرنڑ) تتّو مٹھیو کرنا قدیم اُردو میں یوں مستعمل رہا ہے۔

؎ نہ بنی ساس سے نہ بلنا تھی
تتّو مٹھیو ہزار کی میں نے

تیکوں — تیں کوں (تجھے) — یہ سرائیکی بول چال کا حصّہ ہے۔ اُردو میں اسے "تیں کُوں" لکھا جاتا رہا ہے۔ یہاں "کُوں" کا لفظ "کو" کیلئے ہے، جدید اُردو میں "نون غُنّہ" حذف کیا گیا ہے قدیم اردو میں "کوں" اسی املا میں مستعمل رہا ہے۔

قد کوں —
؎ دیکھ سرو چمن تیرے قد کوں
خجل ہے پا بہ گِل ہے بے بہرہے (شاہ حاتم)

کبوتر کوں —
؎ مجھ دل کے کبوتر کُوں پکڑا ہے تیری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ہے ٹک اس کو چھُڑاتی جا (ولی دکنی)

جلتے کوں —
؎ مت غصّہ کے شعلہ سوں جلتے کوں جلاتی جا
ٹک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجُھاتی جا (ولی دکنی)

امین کوں —
؎ پلا ساقی شراب ارغوانی
امین کوں دے کہ پھر پکڑے جوانی (شیخ امین گجراتی)

مجھ کوں —
؎ ہوا تھا شوق مجھ کوں طبع تیری آزمانے کا
نہیں ثانی تیرا جگ میں تو ہے نادر زمانے کا (حسینی بیجاپوری)

تیں — تیں (تُو نے) — یہ سرائیکی لفظ قدیم اُردو میں مستعمل رہا ہے آج متروک ہے۔
؎ ہونا تھا مجلس آرا، گر غیر کا تو مجھ کو
مانند شمع مجلس کا ہیکو تیں جلایا (میر)

		؎ سباہی کا ہوا ہے روشنی نام لگایا جب سے تیں آنکھوں میں کاجل (آبرو) ایک مرثیہ میں یوں استعمال کیا گیا ہے۔ ؎ بالے اصغر کے نئیں بلاتی رہی سونا یہ پالنا جھلاتی رہی (ہاشم علی دکنی)
ٹبّر	ٹبر (کنبہ، خاندان، اہل و عیال)	سرائیکی زبان کا یہ لفظ قدیم اُردو میں استعمال ہوتا رہا لیکن آج متروک ہے۔ قدیم اُردو کا ایک شعر ہے۔ ؎ پنجتن کی ہے آس مجھے اے باجی جنکے صدقے میں ہے سارا میرا ٹبر چلیا
جانی	جانی (محبوب، پیارا)	سرائیکی میں 'جانی' محبوب کے لئے بولا جاتا ہے اس کے علاوہ 'یار جانی' کی ترکیب بھی مستعمل ہے۔ قدیم اُردو میں یہ دونوں استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔
	جانی	؎ لڑکپن میں یہ ضد ہے جانی تمہاری ابھی دیکھنی ہے جوانی تمہاری (نسیم دہلوی)
	یار جانی	؎ ہوا کیوں سن کے برہم یار جانی بتا اے نامہ بر تُو نے کہا کیا (نسیم لکھنوی)

اِسی طرح لکھنؤ میں 'اماں جانی' کی ترکیب عورتوں کی زبان پر رہی ہے مگر بعد میں اہل اُردو نے اِسے معیوب سمجھ کر ترک کر دیا۔

'اُردو میں 'دشمن جانی' کی ترکیب بھی استعمال کی جاتی رہی ہے۔

؎ ہنس کے بولا کہ وہ ہے دشمن جانی جو مرا
اک نظر مجھ کو دکھادے اسے از بہر خدا

'جانی' کا مطلب ہے ایسا شخص جس کا تعلق جسم و جان سے ہو۔ سرائیکی میں بھی اِسے معیوب سمجھ کر اس کا استعمال کم دیا گیا ہے اس کی بجائے 'یار' اور 'سجنڑ' کے الفاظ محبوب کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

	یار	ع ہیں قربان اُنہاں دے جنہاں ملیا یار یگانہ ہُو (حضرت باہوؒ)
	سجنڑ	ع بلبل جان ہئی کُرلاندی خاطر اوس سجنڑ دی (ڈاکٹر فقیر محمد فقیر)
		؎ ڈیکھ ہم تے نعل سجنڑ تھے سوہنڑے حرف یگانی مطالعہ کر کلمہ طیب کر تکرار کلام ربّانی مطالعہ کر (علی حیدر ملتانی)
جاگہ	جاگہ (جگہ)	سرائیکی فقرہ: انتھاں جاہ ہے ناں جاگہ (عورت کی زبان) (یہاں کوئی جگہ نہیں ہے) قدیم اردو میں یہ لفظ اسی طرح استعمال ہوتا رہا ہے ؎ ہمارا ہے احوال حیرت کی جاگہ جو دیکھے گا وہ بھی نظر کر رہے گا (دبیر) ؎ جن دنوں تھی دل سے ہم پر مہربانی آپ کی ہم لئے پھرتے تھے ہر جاگہ کہانی آپ کی (مصحفی)
جتّا / جتّی	جتّا / جتّی جتّا جتّی (واحد کے لئے)	قدیم اُردو میں یہ سب الفاظ مستعمل رہے ہیں جو سرائیکی زبان سے اُردو میں داخل ہوئے۔
جتّے / جتّیاں	جتّے جتّیاں (جتنے جتنی (جمع کیلئے)	سرائیکی فقرہ: میں تیکوں جتّی دفعہ آکھے نئیں ہک نئیں سُنی (میں نے آپ سے جتنی دفعہ کہا۔ آپ نے ایک نہیں سنی)
کلّنڑ بلّنڑ	کلنا بلنا (دُکھی ہونا)	؎ حسرت کا مت دو مژدہ مجھ خاک میں رلے کو آرام واں بھی معلوم ایسے جلے بلے کو (میر ضیاء الدین ضیاؔ)

سرائیکی	اردو	
جدائیاں	جُدائیاں (جُدائی کی جمع)	؎ بے دیکھے جس کے پل میں آنکھیں بھر آئیاں ہوں کیا قہر ہے جو اس سے برسوں جدائیاں ہیں (مصحفی)
جیونڑ/جیونڑاں	جیونا (جینا)	؎ زندگانی تو ہر طرح کاٹی! مر کے پھر جیونا قیامت ہے (آبرو) ؎ مت دکھا اس طرح کی آن مجھے کوئی دم جیونے دے جان مجھے (امیر سعادت علی سعادت)
جیویں تیویں	جیوں تیوں (جُوں تُوں)	یہ ترکیب سرائیکی ہی اپنی اصلی صورت میں بولی جاتی ہے۔ اُردو نے اسے سرائیکی زبان سے لے کر پہلے جیوں تیوں بنایا اور پھر جُوں توں جدید اُردو میں جوں تُوں مستعمل ہے۔ جس کے معنی ہیں کسی نہ کسی طرح۔ ؎ دن گزر جاتا ہے جوں تُوں رات کٹتی ہی نہیں ناگوار ہجر میں ہے چاندنی، بھاتی ہے دھوپ (ناسخ)

یہاں جُوں تُوں کے وہی معنی ہیں جو سرائیکی میں جیویں تیویں کے ہیں۔
سرائیکی میں جیوں اور جیویں کے معنی ہیں جس طرح۔ سرائیکی اشعار۔

	جیوں	؎ کوک فریدا کوک تُوں جیوں راکھا جوار جب لگ ٹانڈا نہ گرے تب لگ کوک پکار (بابا فرید گنج شکر)
	جیویں	ع ذکر تیرا دن رات مینوں جیویں حافظاں حفظ قرآن دلبر (علی حیدر ملتانی)
جایا	جایا (بیٹا)	اس لفظ کے علاوہ سرائیکی میں "ماجایا" کی ترکیب بھی مستعمل ہے۔ قدیم اردو میں یہ لفظ مستعمل رہا ہے ؎ نیم کی نمولی پکی۔ ساون کب آئے گا جیتے میری ماں کا جایا۔ ڈولی بھیج بلائے گا۔

یہ کھیپ جو تُو نے لادی ہے سب حصّوں میں بٹ جاوے گی
دِھی، پُوت، جنوائی بیٹا کیا، بنجارن پاس نہ آوے گی
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا
(نظیر اکبر آبادی ۔ بنجارا نامہ)

ڈِھل	ڈِھل (ڈھیل ۔ نرمی)	قدیم اُردو میں اسی طرح لکھا جاتا تھا اُردو نے اسے 'ڈھیل' بنا کر نئی اِملا عطا کی ۔
رُہوے	رہوے (رہے)	؎ مخمور ہے دُعا کہ رہے مستوں کا دل خُنک مَے کی صراحی بَرف میں رُہوے صدا لگی (مخمورؔ) آج رہوے کا لفظ متروک ہے۔
روونڑ	روونے (رونے)	؎ رونے سے عاشقوں کو شوق ہوتا ہے زیاد عیش دونا ہوئے ہے میخوار کو تئیں تا دل کے بیچ (آبروؔ)
زور	زور (کثیر ۔ بہت)	؎ اس چشم کی گردش تو مجھے لے ہی گئی تھی پر مصحفی اپنے تئیں میں زور سنبھالا (مصحفیؔ)
ساریاں	ساریاں (ساری کی جمع)	؎ شب غم میں مونس ہیں لاچاریاں ملیں خاک میں حسرتیں ساریاں (تنویرؔ دہلوی)
سَجّنڑ	سَجّن (دوست، معشوق)	اُردو میں یہ لفظ معشوق کے لئے مخصوص کر لیا گیا ہے ؎ سجّن میں ہے شعار آشنائی نہ ہو کیوں دل شکار آشنائی (ولیؔ دکنی) ؎ اے سجن تجھ مُکھ کے مصحف میں مجھے دیکھنا ہر جا ہے خالِ دوستی (ولیؔ دکنی) ؎ دل کو ہوتی ہے سجّن بیتابی زلف کو ہاتھ لگایا نہ کرو (ولیؔ دکنی)

لفظ	معنی	تشریح
چُپ غُپ (چُپ گپ)	گپ چُپ (خاموش، خاموشی)	؎ وہ بولنا سجن کا میٹھا لگے ہے جی کو خاموشی ان لبوں کی گپ چپ کی ہے مٹھائی (پریم ناتھ آرام)
چُنگا	چنگا (اچھا، صحت مند)	؎ رونے سے خاکسار کے سونا نہیں کوئی اس خانماں خراب کو چنگا کرے کوئی (خاکسار)
چم پچچڑ	چم پچچڑ (انتہائی قریب)	سرائیکی زبان میں یہ ترکیب ایسے آدمی کے لئے بولی جاتی ہے جو ہر وقت یوں ساتھ چمٹا رہے جس طرح کسی چوپایہ کی کھال پر چچڑی، جدید اُردو میں یہ ترکیب متروک ہے قدیم اردو میں اسے یوں استعمال کیا گیا۔ ؎ تیرا یہ اختلاط جائے اُجڑ کس قدر ہے نگوڑا چم چچڑ (نواب زادہ شوق)
ڈِسّن	دِسنا (نظر آنا)	؎ دِسنا ہے تجھ جبیں میں سراسر ظہور صبح تجھ دیکھنے کو جگ میں ہوا ہے عبور صبح (ولی) ؎ یہ تل تجھ مُکھ کے کعبہ میں مجھے حجر اسود دِسنا زنخداں میں تیرے مجھ چاہِ زمزم کا اثر دِستا (ولی دکنی)

قدیم اُردو میں دِسنا سے یوں افعال بنائے جاتے رہے۔

دِسیا (نظر آیا) دِسے (نظر آئے)

دِس آئے (نظر آئے) دِس کر (دیکھ کر)

سرائیکی زبان میں جس لفظ میں "ڈ" یا "ڈ" آتا ہے اُسے اُردو میں لاکر "د" بنا لیا گیا ہے۔ جیسے ڈِسّن سے دِسنا، سڈاوݨ سے سداوݨ۔

ع سدلے مجنوں دے اپنے گھر وچ نئیں تاں انتھاں اساں دے نال آ (نظیر اکبر آبادی)

لفظ	معنی	تشریح
دِوانا	دوانا (دیوانہ)	ابتدا میں اس سرائیکی لفظ کو جوں کا توں اُردو میں

اپنا لیا گیا بعد میں موجودہ اِملا (دیوانہ) شروع کی گئی۔ آج بھی شعری ضرورت کے تحت کبھی کبھی قدیم اِملا میں تحریر کر دیا جاتا ہے۔ نثر میں قدیم اِملا متروک ہے۔

ہوا دل کو میں کہتا کہتا دِوانا
پر اُس بے خبر نے کہا کچھ نہ مانا (میر سوز)

اس جذب کا بھی ہوں میں دِوانا کہ یار نے
نظروں میں میرے اشک کی تاثیر کھینچ لی! (مصحفی)

دل وحشی کو خواہش ہے تمہارے در پہ آنے کی
دِوانا ہے ولیکن بات کہتا ہے ٹھکانے کی (جرأت)

سودا یہ کیا کرے گا بس اس قدر کا رونا
عالم کو اے دِوانے مت ساتھ لے ڈبونا (سودا)

دھنتّر	دھنتّر (شیر، چالاک)	سرائیکی زبان میں یہ لفظ چالاک (عیّار) کے معانی میں استعمال ہوتا ہے اُردو میں اس کے معنی ہیں شیر، ڈاکٹر جمیل جالبی نے 'قدیم اردو لغت'

میں اس کے معنی 'دولت مند' لکھے ہیں اس کے علاوہ کسی معنی کا ذکر نہیں کیا۔ قدیم اردو میں یہ لفظ 'دولت مند' کے معنی میں استعمال نہیں ہوا۔ اردو میں یہ لفظ آج متروک ہے

مارنے کو رقیب کے حاتم
شیر ہے ببر ہے دھنتّر ہے (شاہ حاتم)

دھی، جنوّائی	دھی، جنوّائی (بیٹی، داماد)	قدیم اُردو میں یہ سرائیکی الفاظ مستعمل رہے ہیں آج یہ متروک ہیں اُن کی بجائے بیٹی، داماد کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

جب چلتے چلتے رستے میں یہ گون تیری ڈھل جاوے گی
اک بدھیا تیری مٹی پر پھر گھاس نہ چرنے آوے گی!

سرائیکی میں اسے دوست، بہی خواہ، معشوق سبھی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس لحاظ سے سرائیکی میں اس لفظ کا استعمال زیادہ وسیع ہے، آج اُردو میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔

سَمیت	سمیت (ہمراہ۔ ساتھ)	سرائیکی فقرہ :- تیں سمیت سارے شیطان ہن۔ (بشمول تمہارے سبھی شیطان ہیں) قدیم اُردو شاعری میں مستعمل رہا ہے ؎ آہ سوزاں سے جلادوں گا میں انہار سمیت باغِ جنت میں نہ جاؤں گا اگر یار سمیت (آتش لکھنوی)

حسرت موہانی کے نزدیک یہ لفظ کم سے کم نظم میں قابل ترک ہے۔

سے	سبو (سبب)	قدیم اُردو میں یہ لفظ استعمال ہوتا رہا ہے، پنجابی میں اسے اُردو کی طرح بولا جاتا ہے جبکہ سرائیکی بولنے میں اس کا آخری حرف یعنی واؤ حذف ہو جاتا ہے۔
شُوم	شُوم (بدنصیب، کنجوس)	سرائیکی میں یہ لفظ کنجوس کے معنی میں مستعمل ہے جبکہ اُردو میں بدبخت یا بدنصیب کے معنوں میں آج اُردو میں یہ لفظ متروک ہے ؎ یہ باغ کھا گئی کس کی نظر نہیں معلوم نہ جانے کن نے رکھا یاں قدم وہ کون تھا شُوم (سودا)
صفا	صفا (صاف، بے لاگ)	؎ آئینہ منہ پر بُرا اور بھلا کہتا ہے سچ یہ ہے صاف جو ہوتا ہے صفا کہتا ہے (داغ)

جدید اُردو میں یہ لفظ متروک ہے جبکہ سرائیکی میں آج بھی مستعمل ہے۔

صفا کرݨ (چٹ کرنا) صفا مکر ونجݨ (بالکل انکار کر دینا)

کن غوشی کن گوشی	کان گوشی (گوشمالی)	سرائیکی میں (کن غوشی / گوشی چڑھادن) کے معنی ہیں مُرغا بنانا (مجازاً گوشمالی کرنا) قدیم اُردو میں اِسے سرزنش کرنا، کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

کان اور گوش دونوں فارسی الفاظ ہیں۔ صاحب فیروز اللغات نے 'کاناگوشی' کی ترکیب اپنے لُغت میں درج کی ہے۔

"کاناگوشی کی یہ ترکیب غلط ہے"۔ (عورت اور اُردو زبان - وحیدہ نسیم)

صاحبِ فیروز اللغات کے مطابق 'کاناگوشی' کے معانی کاناپھوسی / اور گوشمالی ہیں۔ وحیدہ نسیم کا کہنا ہے۔ کہ یہ غلط ترکیب عورتوں کی زبان پر رہی ہے مرد اِسے استعمال نہیں کرتے۔ سرائیکی زبان میں یہ ترکیب مرد اور عورت دونوں کی زبانوں پر ہے پیشہ وران اپنے شاگردوں کی سرزنش میں اس ترکیب ہی کو نہیں اس کے عمل کو بھی دہراتے رہتے ہیں۔

کالیاں	کالیاں (کالی کی جمع)	؎ یاد کرو وہ حسن سبز اور انکھڑیاں متوالیاں کاٹتے ہیں رو رہی رو، ساون کی راتیں کالیاں (جُرأت)
کنے / کن	کنے (پاس)	قدیم اردو میں یہ لفظ مستعمل رہا بعد میں ترک کر دیا گیا ؎ چہرہ مریضِ غم کا ترے زرد ہے سو ہے عیسیٰ کنے دوا نہ رہی درد ہے سو ہے (انشاء) ؎ چھپا لیتا ہے مجھ سے چاند سا منہ وہ خدا جانے سخن ساز اُس کنے جا جا کے کیا اظہار کرتے ہیں (رہبر) ؎ ہے جن کنے مُہیا پکا پکایا کھانا اُن کو پلنگ پہ بیٹھے جھڑیوں کا حظ اُٹھانا ہے جن کو اپنے گھر میں یاں لُون تیل لانا ہے سر پر اُن کے پنکھا یا چھاج ہے پُرانا

		کیا کیا مچی ہیں یار و برسات کی بہاریں (برسات ۔ نظیر اکبر آبادی)
کنھیں	کنھیں (پاس)	قدیم اردو میں 'کنھیں' بھی اُنہی معنوں میں استعمال کیا گیا جن معنوں میں 'کنے' استعمال ہوتا رہا ہے ۔ (قدیم اُردو کی لغت ۔ ڈاکٹر جمیل جالبی)

جدید اردو میں کنے، کنھیں دونوں متروک ہیں جبکہ سرائیکی میں مستعمل ہیں ۔

کوں	کوں (کو)	قدیم اُردو شاعری میں یہ لفظ برتا گیا آج متروک ہے ۔ سُنیا ہوں جب سے یہ نکتہ ولی شیریں سخن سیتی لگیا ہوں جب سے جی کوں میرے عشق بازی کا (ولی دکنی)
کُئی	کُئی (کوئی)	قدیم اُردو میں یہ لفظ مستعمل رہا آجکل متروک ہے ۔ میں اُس کو جوں نگیں کرتا ہوں سجدہ جو کُئی آتا ہے تیرا نام لے کر (ولی دکنی) خدا کے واسطے صاحب ذرا تم بام پر آؤ سر راہ کُئی کھڑا ہے دید کے امیدواروں میں (ہوس)
گالنڑ	گھالنا (ضائع کرنا)	سرائیکی میں اسے 'گالنڑ' بولا جاتا ہے قدیم اُردو میں اسے گھالنا لکھا گیا جس سے مختلف افعال یوں بنائے گئے ۔

گھالیا (ماضی مطلق واحد)، گھالیں (ماضی مطلق جمع)

گھالے (ماضی تمنائی)، گھال (فعل امر)

قدیم اردو میں 'گھر گھالنا' بطور محاورہ استعمال کیا گیا ۔

		پیٹ سے پاؤں اگر اپنے نکالوں میں بھی ایک کیا دیکھنا سینکڑوں گھر گھالوں میں بھی (جان صاحب)

لگݨ	لگنا (معلوم ہونا)	سرائیکی فقرہ :- میڈے سر تے ڈانگ لگی تاں میکوں اینویں لگے کہ ہر پاسے اندھارا تھی گئے ۔

(میرے سر پر لاٹھی لگی تو یوں معلوم ہوا جیسے ہر طرف اندھیرا چھا گیا ہو)

مولانا حسرت موہانی نے اس مصدر کو قابلِ ترک الفاظ کی فہرست میں شامل کیا ہے ۔ قدیم اُردو میں مستعمل رہا ہے ۔

جس کے دل گی تری زلفوں سے میاں لاگ لگے
اُس کی نظروں میں جو رسّی بھی ہو تو ناگ لگے (سودا)

کہا جو میں نے کہ رُخ کو ترے قمر نہ لگا
بگڑ کے بولا کہ چل بے، ادھر نظر نہ لگا (احسن شاگردِ سودا)

نہیں اس شوخ کی لگتی ہے یا میری خطا لگتی
مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی (مومن)

لگ ونجݨ	لگ جانا (شروع ہونا)	بے صرفہ رونے لگ گئے ہم بھی اگر کبھو تو دیکھیو کہ بادیہ سارا بہا پھرا (میر)

حسرت موہانی لکھتے ہیں کہ یہ جو آجکل اکثر پنجاب کے اخباروں اور رسالوں میں دیکھا جاتا ہے کہ 'رونے لگے' کی جگہ 'رونے لگ گئے' لکھا ہوتا ہے یقیناً قابلِ ترک ہے

سرائیکی فقرہ :- کُتا ڈیکھ کے بال رووݨ لگ گئے
(کُتا دیکھ کر بچہ رونے لگ گیا ہے)

لاچاریاں	لاچاریاں (لاچاری کی جمع)	قدیم اردو میں برتا گیا آج متروک ہے ۔ شبِ غم میں مونس ہیں لاچاریاں ملیں خاک میں حسرتیں ساریاں (تنویر دہلوی)
للّو پتّو کرݨ	للّو پتّو کرنا (خوشامد کرنا۔ باتیں بنانا)	یہ سرائیکی محاورہ اردو میں مستعمل رہا ہے ۔

لونڑ	لون (نمک)	سرائیکی زبان میں عام مستعمل ہے آج اردو میں متروک ہے اس کی بجائے 'نمک' کا لفظ برتا جاتا ہے پہلے اردو محاورہ تھا 'لون مرچ لگانا' اب اسے 'نمک مرچ لگانا' بنا لیا گیا ہے۔ ؎ زخم دل پر میرے کیوں مرہم کا استعمال ہے مشک گر مہنگا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے (ذوق) ؎ رنج خمار اٹھانے کی طاقت نہیں مجھے پیتا ہوں میں شراب میں بھی لون ڈال کے (آتش) ؎ گر سودۂ الماس نہ تھا لون چھڑکنا یہ ہر دہن زخم کو قاتل سے گلا ہے (ناسخ)
لیکھا	لیکھا (حال، مول، قیمت)	؎ اے درد کیا بہت پر بیچھا ہم نے دیکھا یہ عجب ہی یاں کا لیکھا ہم نے بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے (درد)
ماونڑ	مانا (سما جانا)	؎ بھری طشت میں ماٹی جب دوجی مٹی مائے نہ تب (شیخ خوب محمد چشتی گجراتی ۹۷۹ھ)
متوالیاں	متوالیاں (متوالی کی جمع)	؎ یاد کر دو وہ حسن سبز اور انکھڑیاں متوالیاں کاٹتے ہیں رو رہی رو ساون کی راتیں کالیاں (جرأت)
محتاجگی	محتاجگی (محتاجی)	؎ محتاجگی سے مجھ کو نہیں ایک دم فراغ حق نے جہاں میں نام کو حاتم کیا تو کیا (حاتم)

مرن جوگا	مرن جوگا / اُڑن جوگا (قابلِ غارت)	اُردو میں 'مرن جوگا' اور 'اُڑن جوگا' دونوں تراکیب خواتین کی زبان پر رہی ہیں۔ سرائیکی زبان میں بھی 'مرن جوگا' اور 'مرنے جوگا' مستعمل ہیں
	اُڑن جوگا	؎ ابھی کیا کیا نہ اس سے شر ہوگا کہیں اُڑ جائے یہ اُڑن جوگا

مرن جوگا :- اُردو فقرہ :- مرن جوگا کی شامت آئی ہے۔
سرائیکی زبان میں جوگا کے معنی ہیں قابل۔ لائق۔ سزاوار (مؤنث کیلئے جوگی)
سرائیکی فقرہ :- اے آپ جوگا ہے (خود غرض ہے)
کہاوت :- گوگی آپ جوگی (اپنے کھانے کے لئے روٹی)
گوگا آپ جوگا (روٹی کا ٹکڑا اور وہ بھی اپنے کھانے کا)

ناں	ناؤں (نام)	سرائیکی زبان میں 'ناں' بولا جاتا ہے قدیم اُردو میں اسے 'ناؤں' لکھا گیا۔ ؎ قیس و فرہاد کا نہیں ذکر کچھ اب تو سودا کا باجتا ہے ناؤں (سودا) آج اُردو میں ناؤں کی بجائے نام مستعمل ہے۔
نت	نت (ہمیشہ)	؎ سودا یہ کیا کرے گا نت اس قدر کا رونا عالم کو اے دوانے مت ساتھ لے ڈبونا (سودا) ؎ غیر پہ نت ہے کرم ہم پر ستم واہ واہ دیکھ لیا بس تمہیں ہم نے صنم واہ واہ (سودا) ؎ نقاش دیکھ تو میں کیا نقشِ یار کھینچا اس شوخ کم نما کا نت انتظار کھینچا (میر)

سرائیکی	اردو	تفصیل
نہیں	نہیں (ہنیں)	؎ کیا اپنی ہی کہتے ہو نت اس شوخ سے یارو میرا بھی کہیں ذکر ملاقات چلاؤ (مصحفی) سرائیکی فقرہ: پیو نیں پال کوں آکھیا: بزار چل۔ اُوں آکھیا ہیں نہیں

(باپ نے بچے سے کہا۔ بازار چلو۔ اُس نے کہا۔ ہیں ہنیں)
قدیم اُردو میں یہ لفظ مستعمل رہا ہے آج متروک ہے۔

سرائیکی	اردو	تفصیل
ہَلّنڑ	ہَلنا (ہِلنا)	؎ جوش میں میرے جنوں کے کیا خوش آتی ہے بہار پیرہن میں گل کے نہیں پھولی سماتی ہے بہار (سودا) سرائیکی زبان میں اسے بالفتح بولا اور لکھا جاتا ہے اور یہی جائز ہے قدیم اُردو میں بھی اسے بالفتح استعمال کیا گیا آج بالکسر فصیح ہے۔ ؎ تیغ تیری کا سدا شکر ادا کرتے ہیں لبوں کو زخم کے دن رات میں ہلتے دیکھا (سودا)
ہے ہے	ہے ہے (اظہارِ افسوس پر بولتے ہیں)	جدید اُردو میں ہائے ہائے مستعمل ہے، قدیم اُردو میں ہے ہے مستعمل رہا ہے۔ ؎ مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ہے ہے (غالب)

ماخذات: ۱:۔ نور اللغات، مرتبہ، مولوی نور الحسن نیّر
۲:۔ قدیم اُردو لغت، مرتبہ، ڈاکٹر جمیل جالبی
۳:۔ عورت اور اُردو زبان، مصنّفہ، وحیدہ نسیم
۴:۔ متروکاتِ سخن، ؍؍ حسرت موہانی

O

'Lahnda'may be used as indicating

'the language of the West,'

'Punjabi' means 'the language

of the East', (page 234)

(Linguistic Survey of India by
Garierson Vol.V III Part I)

○

سرائیکی اُردو محاورات اور کہاوتیں

ہر زبان میں کہاوتیں، ضرب الامثال اور محاورات ہوتے ہیں جو اُس زبان کی جان ہوا کرتے ہیں، کہاوتیں اور ضرب الامثال ضرورت اور تجربہ کے تحت وضع کی جاتی ہیں اور انہیں برتا جاتا ہے۔ سرائیکی زبان میں بھی بے شمار کہاوتیں موجود ہیں اُردو زبان نے سرائیکی کی کئی کہاوتوں کو اُردو میں منتقل کر کے اپنا بنایا ہے اور بہت سے سرائیکی محاورات کو بھی اردو کی شکل دی ہے یہاں پر چند ایسی کہاوتوں اور ایسے ہی چند محاورات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جنہیں محض مصادر کی تبدیلی کے بعد اُردو زبان میں اپنا لیا گیا۔ اگر کوئی لفظی تبدیلی کی گئی تو وہ بہت معمولی ہے بعض محاورات کے سرائیکی الفاظ کا ہو بہو اُردو ترجمہ کر کے اُردو میں اپنا لیا گیا ہے۔

کہاوتیں

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اُردو کہاوتیں
۱۔ آپنی عزّت، آپنے ہتھ ءِ	انسان وہ کام نہ کرے جس سے بے عزّتی کا خدشہ ہو۔	اپنی عزّت اپنے ہاتھ
۲۔ آپنے گھر کُتّا وی شیر ہوندے	اپنے گھر میں نامرد بھی مرد ہو جاتا ہے	اپنی گلی میں کتّا بھی شیر ہوتا ہے
۳۔ آلسی، روندار ہسی	سُست آدمی سدا روتا رہتا ہے	آلسی، سدا روگی
۴۔ آوے دا آوا دِ بگڑیا ہویا ہے	سبھی ایک سے ہیں۔	آوا کا آوا بگڑا ہے

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اُردو کہاوتیں
۵۔ اساڈی بلی اساکوں میاؤں	احسان فراموش کے متعلق کہا جاتا ہے	ہماری بلی ہمیں میاؤں
۶۔ اکھیں دیاں سوئیاں رہ گین	تھوڑی کسر باقی ہے	آنکھوں کی سوئیاں نکالنی رہ گئی ہیں
۷۔ اکھیں دا اندھا ناں چراغ شاہ	نادان ہو کر دانائی کا دعویٰ کرنا	آنکھوں سے اندھا نام چراغ دین
۸۔ اگوں دے کن تھیسے	آئندہ محتاط رہیں گے۔	آگے کو کان ہوئے۔
۹۔ اگوں دوڑ، پچھوں چوڑ	ایک کام مکمل کئے بغیر دوسرے میں ہاتھ ڈالنا۔	آگے دوڑ، پیچھے چھوڑ
۱۰۔ اندھا کیا منگے، ڈو اکھیں	ضرورت مند اپنی شے کا طلب گار ہوتا ہے۔	اندھا کیا چاہے دو آنکھیں
۱۱۔ اندھا ونڈے ریوڑیاں، ول ول آپنڑیاں کوں	ناسمجھ اپنوں ہی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔	اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں ہی کو دے
۱۲۔ اندھی پیہندی گئی، کتے لکیندے گئے	بے وقوف کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔	اندھی پیسے، کتے چاٹیں
۱۳۔ انہاں تلاں وچ تیل کے نیں	یہاں آس لگانا فضول ہے	ان تلوں میں تیل نہیں
۱۴۔ بھجدے چور دی لنگوٹ ئی سہی	جاتی ہوئی چیز میں سے جو مل جائے غنیمت ہے۔	بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی
۱۵۔ بسم اللہ غلط تھی گئی اے	آغاز اچھا نہیں ہوا۔	بسم اللہ ہی غلط ہوئی ہے
۱۶۔ بھئی والی دی کُنی چوک وچ بھنیندی اے	شراکت کے کاروبار میں جھگڑا ہر کوئی سُنتا ہے۔	ساجھے کی ہانڈی چوراہے میں پھوٹتی ہے
۱۷۔ بارہاں سالاں بعد اروڑی کوں وی بخت لگدے	ہمیشہ مصیبت کا زمانہ نہیں رہتا	بارہ سال بعد گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں۔

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اُردو کہاوتیں
۱۸۔ بُڈھی گھوڑی لال لغام	وقت پیری شباب کی باتیں	بوڑھی گھوڑی لال لگام
۱۹۔ بکری دی جان گئی کھاوݨ آلے کوں سواد ناں آیا	قربانی بے کار گئی۔	بکری جان سے گئی کھانے والے کو مزا بھی نہ آیا
۲۰۔ بلّی کوں خواب چھیچھڑیاں دا	ہر شخص اپنے مطلب کی سوچتا ہے۔	بلّی کو خواب چھیچھڑوں کا
۲۱۔ پاݨی ڈھلک کن آندے	کمزور ہمیشہ نقصان اُٹھاتا ہے۔	پانی نشیب میں آتا ہے
۲۲۔ پپیلیاں کوں پر لگ گن	موت قریب آ گئی ہے۔	چیونٹیوں کو پر لگے ہیں
۲۳۔ پٹیا پہاڑ نکھتا چُوہا	محنت اکارت گئی۔	کھودا پہاڑ نکلا چوہا
۲۴۔ پنجے انگلیں گھیو وچ سر کڑھائی وچ	بہت خوشحالی ہے۔	پانچوں اُنگلیاں گھی میں سر کڑھائی میں
۲۵۔ پنجے انگلیں برابر نہیں ہوندیاں	سب ایک جیسے نہیں ہوتے	پانچوں انگلیاں برابر نہیں
۲۶۔ جان اے تاں جہان اے	سب کچھ وجود کی نعمت سے ہے	جان ہے تو جہان ہے
۲۷۔ جنگل وچ مور نچیا تاں کیں ڈٹھا	الگ تھلگ کام کرنا بیکار ہے	جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا
۲۸۔ جیہیں نیت تہیں مُراد	انسان نیت کا پھل کھاتا ہے	جیسی نیت ویسی مُراد
۲۹۔ جیجھیں روح، اوجھیں فرشتے	ناقص کو ناقص چیز ملتی ہے	جیسی روح ویسے فرشتے
۳۰۔ جیکوں اللہ رکھے اُوکوں کون چکھے	انسان کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔	جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے
۳۱۔ جیویں کریسی اُویں بھریسی	کیا دھرا آگے آتا ہے۔	جیسا کرو گے ویسا بھرو گے
۳۲۔ جیہڑا الاوے اوہو در ولادے	مشورہ دینے والے کو خود کام کرنا پڑتا ہے۔	جو بولے وہی کنڈا کھولے

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اردو کہاوتیں
۳۳۔ جیہڑے گجدن او وسدے نئیں	لاف زنی کرنے والے نالائق ہوتے ہیں۔	جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں
۳۴۔ جیہڑے تھاں وِچ کھانوِن ہوں وِچ مُترن	جس سے فائدہ حاصل کرنا اُسی کو نقصان پہنچانا۔	جس برتن میں کھانا اُسی میں چھید کرنا
۳۵۔ جانڑ کے مکھی نئیں نگلیندی	جان بوجھ کر نقصان نہیں اُٹھایا جاتا۔	جیتی مکھی نگلی نہیں جاتی
۳۶۔ جٹ دا ہاسا بھن گھنے پاسا	جاٹ کا ہنسی مذاق نقصان دہ ہے	ہانسا، توڑے پانسا
۳۷۔ چور چوری کنوں گیا ہیرا پھیری کنوں ناں گیا	بُری عادت مشکل چھوٹتی ہے	چور چوری سے گیا ہیرا پھیری سے نہ گیا
۳۸۔ چور دا یار گنڈھ کپ	بُرے کا بُرا ساتھی ہوتا ہے	چور کا ساتھی جیب کترا
۳۹۔ چور دا گواہ گنڈھ کپ	بُرے کا بڑا ساتھی ہوتا ہے	چور کا گواہ جیب کترا
۴۰۔ چھج تاں بولے چھانڑی کیوں بولے جیکوں ستّر سو چھیک	عیبی کو نصیحت کرنے کا کوئی حق نہیں۔	چھاج تو بولے چھلنی کیوں بولے جس میں نو سو چھید
۴۱۔ خدا مہربان تاں کل مہربان	خدا کی مہربانی ضروری ہے۔	خدا مہربان تو کل مہربان
۴۲۔ دھوبی دا کُتا، گھر دا ناں گھاٹ دا	دو گھروں کا مہمان بھوکا رہتا ہے۔	دھوبی کا کُتا، گھر کا نہ گھاٹ کا
۴۳۔ ڈاڈھا مارے، رووݨ وی ناں ڈیوے	زبردست کا ٹھینگا سر پر	زبردست مارے، رونے بھی نہ دے
۴۴۔ ڈاڈھے دا ہتھ چلدے، ہینڑے دی زبان	بے بس بولنے پر اکتفا کرتا ہے۔	زبردست کا ہاتھ چلتا ہے کمزور کی زبان

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اردو کہاوتیں
۴۵۔ ڈُو ملاّں وچ مُرغی حرام	ایک جیسے دو آدمی کام بگاڑ دیتے ہیں۔	دو مُلّاؤں میں مُرغی حرام
۴۶۔ روندے گئے پٹیندے آئے	بدشگونی کر کے گئے زیادہ بُری خبر لائے۔	رونے گئے موئے کی خبر لائے
۴۷۔ سخی دا بیڑا پار	سخاوت مصائب ٹالتی ہے	سخی کا بیڑا پار
۴۸۔ سو ڈینہہ چور دے ہک ڈینہہ سادھ دا	چور ایک نہ ایک دن پکڑا جاتا ہے۔	سو دن چور کے، ایک دن شاہ کا
۴۹۔ سو سُنار دی ہک لُہار دی	طاقت ور اپنا کام جلدی سے کر لیتا ہے۔	سو سُنار کی ایک لوہار کی
۵۰۔ سَوڑ ڈیکھ کے پیر دگھیرو	وسائل دیکھ کر آگے بڑھو	چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ
۵۱۔ شرع دا کیا شرم	جائز بات کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیئے۔	شرع میں کیا شرم
۵۲۔ شکّر خوریاں کوں خدا شکّر ڈیئی ڈیندے	ضرورت مند کی ضرورت پوری ہو جایا کرتی ہے۔	خدا شکّر خورے کو شکّر دے دیتا ہے
۵۳۔ طبیلے دی بلا باندر دے گل	قصور کسی کا ہو مار کوئی اور جائے	طویلے کی بلا بندر کے سر
۵۴۔ عشق اتے مشک لُکے نہیں رہندے	یہ چیزیں ضرور ظاہر ہو جاتی ہیں۔	عشق اور مُشک نہیں چھپتے
۵۵۔ عقل دے اندھے، گنڈھ دے پورے	دولت ہے شعور نہیں۔	عقل کے اندھے، گانٹھ کے پورے
۵۶۔ عقل دے کوتُو، گنڈھ دے پورے	دولت ہے عقل نہیں	عقل کے کوتاہ، گانٹھ کے پُورے

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اردو کہاوتیں
۵۷۔ عقل وڈی کہ منجھ	عقل سے کام نہ لینے والے سے کہا جاتا ہے۔	عقل بڑی کہ بھینس
۵۸۔ غریباں روزے رکھے ڈینھ وڈے تھی گئے	معمولی آدمی مشکل کام کرنے لگے تو بڑی مشکلات سامنے آتی ہیں۔	غریبوں نے روزے رکھے دن بڑے ہو گئے
۵۹۔ کتے دا ویری کتا	ہم جنس باہم دشمن ہوتے ہیں	کتا، کتے کا دشمن
۶۰۔ کر بھلا تھیسی بھلا	بھلا کر بھلا ہو گا۔	انت بھلا، سو بھلا
۶۱۔ کرے ڈاڑھی آلا، پکڑے ونجے مچھاں آلا	قصور کوئی کرے پکڑا کوئی اور جائے۔	کرے داڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا
۶۲۔ کم پیارا ہے چم پیارا نئیں	کام کی قدر ہوتی ہے۔	کام پیارا ہے چام نہیں
۶۳۔ گکھ اوڈھر پہاڑ	آنکھ سے دور شے بہت دور سمجھی جاتی ہے۔	آنکھ اوجھل پہاڑ
۶۴۔ کھوٹا پیسہ دی کڈاہیں کم آندے	غریب کو کمتر نہ سمجھو	کبھی کھوٹا پیسہ بھی کام آتا ہے
۶۵۔ کھیر دا سڑیا چھاہ پھوک پھوک کے پیندے	نقصان اٹھا کر انسان ضرورت سے زیادہ محتاط ہو جاتا ہے۔	دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے
۶۶۔ کئی نئیں آہدا جو میڈی چھاہ کھٹی اے	اپنی گھٹیا شے کو بھی لوگ اچھا کہتے ہیں	اپنی دہی کو کون کھٹا کہتا ہے۔
۶۷۔ گدڑ دی موت آئی شہر دو موہنہ کیتس	جب برے دن آتے ہیں تو برائی سوجھتی ہے	گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے
۶۸۔ گھر دی ککڑ دال برابر	عام ملنے والی شے بے قدر نظر آتی ہے۔	گھر کی مرغی دال برابر

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اردو کہاوتیں
۶۹۔ گھنّن وچ ناں ڈیون وچ	بے تعلق	لینے ہیں نہ دینے ہیں
۷۰۔ گھوٹ کنوار راضی کیا کریسی قاضی	آپس میں اتفاق ہو تو دوسرا کچھ نہیں کر سکتا	میاں بیوی راضی کیا کرے گا قاضی
۷۱۔ لڑن فوجاں ناں سردار دا	ہر کامیابی سردار سے منسوب ہو جاتی ہے۔	لڑیں فوجیں نام سردار کا
۷۲۔ لگّا تاں تیر نہیں تاں تُکّا	کوشش کرنی چاہیے خواہ کام ہو نہ ہو۔	لگا تو تیر نہیں تو تُکّا
۷۳۔ لوہے کوں لوہا کپیندے	برابر کی چوٹ سے معاملات رد کیے جاتے ہیں۔	لوہے کو لوہا کاٹتا ہے
۷۴۔ لہناں ہک ناں ڈیونْ ڈو	آزاد ہیں۔	لینا ایک نہ دینے دو
۷۵۔ مٹھا ہپ ہپ، کوڑا تھُو تھُو	فائدہ حاصل کر لینا اور ضرر کو رد کر دینا۔	میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھُو تھُو
۷۶۔ مر گئے مردود ناں فاتحہ ناں درود	بُرے کو کوئی یاد نہیں رکھتا۔	مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود
۷۷۔ موئے کوں مارے شاہ مدار	مجبور کو ہر کوئی تنگ کرتا ہے	مرے کو مارے شاہ مدار
۷۸۔ نانگ وی مرونجے ڈانگ وی ناں بھجّے	نقصان کے بغیر مقصد حاصل ہونا چاہیے۔	سانپ بھی مرے لاٹھی بھی نہ ٹوٹے
۷۹۔ نویں دے نوّں ڈینھ پُرانْی دے سو ڈینھ	پُرانی سے پائیدار سمجھی جاتی ہے۔	نئی کے نو دن، پُرانی کے سو دن
۸۰۔ نیکی برباد گناہ لازم	لوگ نیکی کی بجائے برائی کو یاد رکھتے ہیں۔	نیکی برباد گناہ لازم

سرائیکی کہاوتیں	مطلب	اردو کہاوتیں
۸۱۔ نیکی کر، کھوہ وچ سٹ	نیکی کر کے یاد نہ دلاؤ۔	نیکی کر دریا میں ڈال
۸۲۔ وڈی دکان، پھکا پکوان	نام بڑا حقیقت کچھ نہیں	اونچی دکان پھیکا پکوان
۸۳۔ ہتھ دا ڈِتا کم آندے	نیکی خود کرنی چاہیے خیرات سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔	دیا آگے آتا ہے ہاتھ کا دیا کام آتا ہے
۸۴۔ ہک چپ سو سکھ	خاموشی بڑی دولت ہے	ایک چپ، سو سکھ
۸۵۔ ہک در بند، سو در خلاص	کوشش راستے فراخ کرتی ہے	ایک در بند ہزار در کھلا
۸۶۔ ہنگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آوے	معمولی کوشش کے مقابلے زیادہ فائدہ حاصل کرنا۔	ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے

محاورات

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
آ۔ آپنڑا سوجھلا کرنڑ	اپنی عاقبت بہتر بنانا	اپنا سوجھتا کرنا
آپنڑے پیراں تے آپ کہاڑی مارنڑ	اپنا نقصان خود کرنا۔	اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا
آمنے منّنڑ	خواہشات پوری کرنا۔	آمنّا وصدقنا کہنا
الف۔ اُتے تلّے تھیونڑ	ہر طرف سے سنبھالنا۔	اوپر نیچے ہونا
اکھ لگنڑ	سو جانا۔ محبت ہونا۔	آنکھ لگنا
اکھ بچا کے نکلنڑ	چھپ کر چلے جانا	آنکھ بچا کر نکلنا
اگواڑ تھیونڑ	آگے آنا	آگے ہونا
ایکا کرنڑ	اتحاد کرنا	ایکا کرنا

سرائیکی محاورات	معانی	اُردو محاورات
اکھیں وِچ کھُب وَنجن	پسند آنا۔ حسد ہونا۔	آنکھوں میں کھُب جانا
اکھیں تے پردے آون / پوون	نظر نہ آنا، دھوکا کھا جانا۔	آنکھوں پر پردہ پڑ جانا
اکھیں نال لاون	احترام کرنا	آنکھوں سے لگانا
اُتارا کرن	اثر زائل کرنا	اُتارا کرنا
اَدّھا وی نہ رہن	بہت کمزور ہونا۔	آدھے بھی نہ رہنا
اللہ اللہ کرن	خدا سے ڈرنا	اللہ اللہ کرنا
اکھیں چھپت نال لگن	منتظر ہونا	آنکھیں چھت سے لگنا
اندھا ہوون / تھیون	اچھے بُرے کی تمیز سے محروم ہونا	اندھا ہونا
اَن چِت وِچ نہ ہوون	وہم و گمان میں نہ ہونا۔	اَن چِت میں نہ ہونا۔
ب۔ برتھیون	تباہ ہونا	برباد ہونا
بخت کھُلن	خوش بختی آنا۔	بخت کھُلنا
بلوہ تھیون	عام فساد ہونا۔	بلوہ ہونا
بلا ہوون	زبردست قوت کا مالک ہونا	بلا ہونا
ب۔ بانہہ ڈیون	رشتہ دینا	بازو دینا
بوٹھیاں مارن	خوشی منانا	بغلیں بجانا
بیڑا پار تھیون	انجام بخیر ہونا	بیڑا پار ہونا
بُڈھے طوطیاں کوں پڑھاون	زیادہ عمر والوں کو سکھانا	بُڈھے طوطوں کو پڑھانا
پ۔ پاپڑ ویلن	کوشش کرنا	پاپڑ بیلنا
پانڑی پھیرن	ضائع کر دینا۔	پانی پھیر دینا
پانڑی پانڑی تھیون	شرمندہ ہونا۔	پانی پانی ہونا۔ آب آب ہونا

اُردو محاورات	معانی	سرائیکی محاورا
پٹے جمانا	بال بنانا۔	پٹیاں سنوارݨ
پر نکلنا۔	ہوشیار و چالاک ہونا	پر نکلݨ
پردہ پوشی کرنا	عیب ڈھانپنا	پردہ پاوݨ
پنڈ چھوڑنا۔	پیچھا چھوڑنا	پنڈا چھوڑݨ
پانچوں انگلیاں گھی میں ہونا۔	عیش ہونا۔	پنجے گھیو دِ ہووݨ
پُنّنا	حوالے کر دینا	پَن ڈیوݨ
پیڑیں لگنا	دردِ زہ ہونا	پیڑاں لگݨ
پیٹ سے ہونا	حاملہ ہونا	پیٹ نال ہووݨ
پاؤں پکڑنا	منت کرنا	پیریں پووݨ
پیزاریں پڑنا	جوتے پڑنا	پیزاراں پووݨ
پلّو میں باندھنا	ذہن نشین کرنا	پلّے بدھݨ، پلّے وچ بدھݨ
پلاّ چھڑانا	تعلق ختم کرنا	پلّوں چھڑاوݨ
پاؤں دھو کر پینا	بہت قدر کرنا	پیر دھو کے پیوݨ
پٹی پڑھانا	اپنے ڈھب پر لانا	پٹی پڑھاوݨ
پلّے ہونا	ملکیت ہونا	پلّے ہووݨ
پیدا کرنا۔	بنانا (دولت)	پیدا کرݨ
پیچھا بھاری ہونا	انجام بُرا ہونا	پیچھا بھاری ہووݨ
تارے گننا۔	رات بھر جاگنا	ت۔ تارے گݨݨ
ناتا ٹوٹنا۔	قطع تعلقی ہونا	تانی تُرٹݨ
تپ چڑھنا۔	بخار ہونا	تپ چڑھݨ

سرائیکی محاورات	معانی	اُردو محاورات
تالو نال زبان لگݨ	شدید پیاس ہونا	تالو سے زبان لگنا
ٹُنکّے مارݨ	داد لگانا	ٹُنکّے چلانا
ٹ۔ ٹکرا تھیوݨ ٹکارا تھیوݨ	مقابلہ ہونا	ٹکراؤ ہونا
رڑ بر کرݨ	جھگڑا کرنا	رڑ ٹڑ کرنا
ٹہل سیوا کرݨ	خدمت کرنا۔ تواضع کرنا	ٹہل کرنا
ج۔ جان کھاوݨ	دق کرنا	جان کھانا
جا کرݨ	جگہ بنانا	جاگزیں ہونا
جا ہناوݨ	جگہ بنانا	جگہ بنانا
چ۔ چونڈا اُمنڑݨ	بے عزت کرنا	چونڈا مونڈنا
چیل سدھی کرݨ	آرام کرنا	کمر سیدھی کرنا
چوڈھویں دا چندر	حسین وجمیل	چودھویں کا چاند
چوچلے کرݨ	ناز و نخرے کرنا	چونچلے کرنا
چٹ کر ونجݨ	اُڑا جانا۔ کھا جانا	چٹ کر جانا
چوکی ڈیوݨ	نگرانی کرنا	چوکی دینا
چونڈا دُھپ وِچ چٹا کرݨ	دھوپ میں بال سفید کرنا	دھوپ میں چونڈا سفید کرنا
چسکا پووݨ	چاٹ لگنا	چسکا پڑنا
چُوں کرݨ	ذرا سی بھی آواز نکالنا	چوں کرنا
چاہ کرݨ	چاہت کرنا	چاہ کرنا
ح حالت رڈّی تھیوݨ	حالت خراب ہونا	حالت رڈّی ہونا
خ خاک تھیوݨ	برباد ہونا	خاک ہونا

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
خاک کرݨ	برباد کرنا	خاک کرنا
خون چٹا تھیوݨ	محبت جاتی رہنا	خون سفید ہونا
خجل خوار کرݨ/تھیوݨ	ذلیل کرنا/ہونا	ذلیل و خوار کرنا/ہونا
خبر گھنِݨ	سزا دینا	خبر لینا
خبر کڈھݨ	خیریت دریافت کرنا	خبر لینا
خیر ہووݨ	خیریت ہونا	خیر ہونا
خانہ خراب کرݨ	تباہ کرنا	خانہ خراب کرنا
خوار تھیوݨ	ذلیل و رسوا ہونا	خوار ہونا
خراب پھرݨ	ذلیل و رسوا ہو کر پھرنا	خراب پھرنا
خراب کرݨ	ذلیل کرنا	خراب کرنا
خرمستی کرݨ	غرور و تکبر کرنا۔ بدمستی کرنا	خرمستیاں کرنا
د۔ دال گلݨ	کامیاب ہونا	دال گلنا
دان کرݨ	خیرات دینا	دان دینا/ دان کرنا
دِل لاوݨ	محبت کرنا	دل لگی کرنا، دل لگانا
دم کرݨ	پھونک مارنا	دم درود کرنا
دم کراوݨ	پھونک مروانا	دم درود کرانا
دم ڈیوݨ	مرجانا	دم دینا ع دم دے نہ جائے ہنسی، نا پابیدار دیکھ
دل تے میل آوݨ	نفرت پیدا ہونا	دل پر میل آنا
دو بدو تھیوݨ	مدِّ مقابل ہونا	دو بدو ہونا

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
دوا دارو کرݨ	علاج کرنا	دوا دارو کرنا
دِل ڈھاوݨ	دُکھ دینا	دل ڈھانا
دِل لگا ہووݨ	محبت کا سلسلہ جاری ہونا	دل لگا ہونا
دیوار چھکݨ	فاصلہ پیدا کرنا	دیوار کھینچنا
دبیج ونجݨ	کمتر یا غیر اہم ہونا	دَب جانا
دل کھٹا تھیوݨ	جی اُچاٹ ہونا	دل کھٹا ہونا
ڈ۔ ڈند جھپیڑݨ	دانت دبانا	دانت پیسنا
ڈینہہ پھرݨ	خوش بختی آنا	دن پھرنا
ڈوس ڈیوݨ	الزام دینا	دوس دینا
ڈکاں ڈولاں وچ ہووݨ	متذبذب ہونا	ڈانواں ڈول ہونا
ر۔ رنگ اُڈݨ	چہرہ زرد ہونا	رنگ اُڑ جانا
رنگ رلݨ	یکساں ہونا	رنگ ملنا
رُل ونجݨ	گم ہونا۔ ضائع ہونا	رُل جانا
ز۔ زبان ڈیوݨ	وعدہ کرنا	زبان دینا
زخماں نے لوݨ بُرکݨ	دُکھ میں اضافہ کرنا	زخموں پر نمک چھڑکنا
زمین اسمان ہک کرݨ	مبالغہ کرنا	زمین آسمان کے قلابے ملانا
زن بچہ گھانی وات ڈیوݨ	سب کو ختم کرنا	زن و بچہ کولہو میں پیڑنا
زبان تالو نال لگݨ	شدید پیاس ہونا خاموش ہوجانا	زبان تالو سے لگنا
زخم کھاوݨ	دُکھ سہنا	زخم کھانا
زہر کھاوݨ	ناپسندیدہ بات قبول کرنا	زہر کھانا

اردو محاورات	معانی	سرائیکی محاورات
زیادہ چلنا	دیر پا ہونا	زیادہ چلݨ
آسامی ہونا	دولت مند ہونا	س۔ سامی ہووݨ
بے سُدھ ہونا/سُدھ نہ ہونا	ہوش نہ ہونا	سُدھ نہ رہݨ
بے سُدھ ہونا	بے خود ہونا۔ عقل جاتی رہنا	سُدھ سُٹݨ
سر پر اُٹھانا (آسمان)	شور مچانا	سِرتے چاوݨ
سر پر پڑنا	ذمہ داری ہونا	سِرتے پووݨ
سَر ہونا	ذمہ لگنا	سِر تھیوݨ
سر لینا	ذمہ لینا	سِرتے چاوݨ
سَر کھپانا	پریشان کرنا	سِر کھپاوݨ
سر کھانا	دِق کرنا	سِر کھاوݨ
سر پر بٹھانا	عزّت کرنا	سرتے چاوݨ
سر قلم کرنا۔ گردن مارنا/اُتارنا	قتل کرنا	سر لہاوݨ
سر ڈھانپنا	سہارا مِل جانا	سِر لُکاوݨ
سُرخاب کا پَر لگنا	کوئی انوکھی بات ہونا	سُرخاب دا پَر لگݨ
سیندھ لگانا	دیوار توڑنا بغرض چوری	سَندھ لاوݨ
سُول ہونا	شدید حسد ہونا	سُول پووݨ
سیدھی سُنانا	کھری کھری سُنانا	سِدّھیاں سُناوݨ
شیخی مارنا	اظہارِ تکبّر کرنا	ش۔ شیخی مارݨ
ضرر دینا	دُکھ دینا	ض۔ ضرر ڈیوݨ
طبیعت ماندی ہونا	بیمار ہونا	ط۔ طبیعت ماندی تھیوݨ

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
ع۔ عقل داکونو ہووݨ	کم عقل ہونا	کوتاہ عقل ہونا
عید دا چندر تھیوݨ	کبھی کبھی نظر آنا	عید کا چاند ہونا
عاقبت خراب کرݨ/تھیوݨ	انجام بُرا کرنا/ہونا	عاقبت خراب کرنا/ہونا
عرش تے چڑھاوݨ	بے حد تعریف کرنا	عرش پر چڑھانا
عِلّت لاوݨ	بُرے کام/بات کا عادی بنانا	علّت لگانا/لگا لینا
غ۔ غوطہ/گوطہ کھاوݨ	گم ہو جانا۔ ڈُبکی لگانا۔	غوطہ کھانا۔
ف۔ فاتحہ پڑھݨ	نا اُمید ہونا	فاتحہ پڑھنا
ک۔ کپڑیاں توں باہر تھیوݨ	قابو سے باہر ہونا بے شرمی اختیار کرنا	جامے سے باہر ہونا
کچّی گولیاں کھیݙݨ	ناتجربہ کار ہونا	کچّی گولیاں کھیلنا
کَن بھرݨ	خلاف کہنا	کان بھرنا
کَن پکڑݨ	توبہ کرنا	کان پکڑنا
کَن تھیوݨ	خبردار ہونا	کان ہونا
کنّاں دا کچا ہووݨ	جلد اعتبار کرنا	کان کا کچّا ہونا
کنڈھ ݙکھاوݨ	بھاگ نکلنا	پُشت دکھانا
کلمہ تئیں بھُل ونجݨ	کچھ یاد نہ رہنا	کلمہ تک بھول جانا
کوپر بھنݨ	سر پھوڑنا	سر پھوڑنا
گُکھ تھیوݨ	کمزور پڑنا	گھُک ہونا
کنڈھ پچھوں	عدم موجودگی میں	پیٹھ پیچھے
کئی ݙینہاں دا مہمان ہووݨ	قریب المرگ ہونا	کئی دن کا مہمان ہونا

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
کھٹ پٹ تھیوݨ	جھگڑا ہونا	کھٹ پٹ ہونا
کفر بکݨ	بدزبانی کرنا (بالخصوص مذہب کے خلاف)	کفر بکنا
کسر نکلݨ	کمی پوری ہونا	کسر نکلنا
کسر کڈھݨ	کمی پوری کرنا	کسر نکالنا
کم اٹکݨ	کام رُک جانا	کام اٹکنا
کچّا چِٹھا کھولݨ	تفصیلی حال بتانا	کچا چِٹھا کھولنا
کافی شافی ہووݨ	مکمل طور پر قابلِ بھروسہ ہونا	کافی شافی ہونا
کال پووݨ	قحط پڑنا۔ کمی ہونا	کال پڑنا
کسر رہݨ / رہوݨ	کمی رہ جانا	کسر رہ جانا
کنّی کھاوݨ	ایک طرف جُھکنا	کنّی کھانا
کنّی ڈیوݨ	ساتھ دینا	کنّی دینا
کن ڈیوݨ	توجہ کرنا	کان دینا / کان دھرنا
کنارا کرݨ	کنارہ کش ہونا	کنارا کرنا
گ۔ گرم تھیوݨ	غصہ ہونا۔ عاشق ہونا	گرم ہونا
گَت بݨاوݨ	بُری حالت کر دینا	دُرگت بنانا
گربہ مسکین بݨݨ	بلی کی طرح مسکین بننا	گربہ مسکین ہونا
ڳ۔ ڳالھیں کرݨ	حیلے بہانے کرنا	باتیں بنانا
ڳالھیں وِچ آوݨ	فریب کھانا	باتوں میں آنا
ڳل دا ہار بݨݨ	چمٹ جانا۔ باعثِ آزار ہونا	گلے کا ہار ہونا

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
گال پچپنڑ	بات کو راز میں رکھنا	بات پچپنا
گنڈھ پوونڑ	سالگرہ ہونا، نفرت پختہ ہونا	گرہ پڑنا
گل مارنڑ / منڈھنڑ	زبردستی دے دینا	گلے مڑھنا
گچی لہاونڑ	قتل کرنا	گردن مارنا
ف۔ قد کڈھنڑ	جوان ہونا	قد نکالنا۔
ل۔ لج پالنڑ	عزت رکھنا	لاج پالنا
لت تلوں کڈھنڑ	شکست تسلیم کرانا	ٹانگ تلے سے نکالنا
لٹکا رکھنڑ	معلق رکھنا	لٹکا رکھنا۔
م۔ مانڑ ہوونڑ	بھروسہ ہونا، تکبر ہونا۔	مان ہونا
مس لہونڑ	داڑھی مونچھ آنا	مسیں بھیگنا
منہ وچ گھنگھنیاں بھرنڑ	خاموش ہو رہنا	منہ میں گھنگھنیاں بھر لینا
من چیت وچ نہ ہوونڑ	وہم و گمان میں نہ ہونا	ان چیت میں نہ ہونا
من مارنڑ	خواہشات دبانا	من مارنا، نفس کشی کرنا
مہنڑے ڈیونڑ	طعنے دینا	طعنہ مہنا دینا
مٹھی چھری ہوونڑ	دوست نما دشمن ہونا	میٹھی چھری ہونا
مٹی خوار کرنڑ	ذلیل کرنا	مٹی خوار کرنا
مٹی خوار تھیونڑ	ذلیل ہونا	مٹی خوار ہونا
مطلب دا یار	مطلبی، خود غرض دوست	مطلب کا یار
منہ تے مہر لگنڑ	خاموش ہونا	منہ پر مہر لگنا
منہ تکنڑ	حیران ہونا	منہ تکنا

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
مُنہ لاوݨ	اہمیت دینا، پسند کرنا	مُنہ لگانا
مُنہ کُپّا کرݨ	مُنہ پھُلانا	منہ کپّے کی طرح کرنا
مُنہ مِٹھا کرݨ	رشتہ کی بات پکی کرنا۔ نسبت ٹھہرنا۔	مُنہ میٹھا کرنا
مِنناں کرݨ	خوشامد کرنا	منّت کرنا۔
مِٹی وِچ رُلݨ	ذلیل وخوار ہونا	مٹی میں رُلنا
مَن دی مَن وِچ رہݨ	اپنی باتیں اپنے تک رہنا	مَن کی مَن میں رہنا
مونڈھا ڈیوݨ	سہارا دینا، جنازے کے ساتھ چلنا	کندھا دینا
مُوہنہ لال کرݨ	خوب مارنا	مُنہ لال کرنا
مُوہنہ تے آوݨ	باتیں لبوں تک آنا۔ سامنے آنا	مُنہ پر آنا
مُوہنہ بݨاوݨ	مُنہ بگاڑنا، مُنہ پھُلانا۔	مُنہ بنانا
مُوہنہ لہݨ	چہرہ بے رونق ہونا	مُنہ اترنا
موہنہ تے نور آوݨ	چہرہ ہشاش بشاش ہونا	مُنہ پہ نور آنا
مَر مَر کے جیوݨ	شدید بے بسی کی زندگی گزارنا	مر مر کے جینا
ن۔ ناس کرݨ	تباہ کرنا	ناس کرنا، ستیاناس کرنا
ناس تھیوݨ	تباہ ہونا	ستیاناس ہونا
ناں رکھݨ	اعتراض کرنا	نام رکھنا
ناہنہ آکھݨ	اِنکار کرنا	نہیں کہہ دینا
نِندر حرام کرݨ	بے آرام کرنا	نیند حرام کرنا
نک کپیجݨ	رُسوائی ہونا	ناک کٹنا

سرائیکی محاورات	معانی	اردو محاورات
نک کپݨ	رُسوا کرنا	ناک کاٹنا
نموذ ہووݨ	نیک نامی ہونا	نمود ہونا
نظراں پھرݨ	عدم توجہی ہونا	نظر پھری ہونا
نا سُنہ بنݨ	اچھے تعلقات استوار نہ ہونا	نہ بننا
نعرے مارݨ	علی الاعلان کہنا	نعرے مارنا
۶۔ وال دی کھل لہاوݨ	باریکیاں ڈھونڈنا	بال کی کھال اُتارنا
وَل ٻُہاوݨ	کوشش کرنا	بل مارنا
ولیس وٹاوݨ / وٹاوݨ	لباس بدلنا/شکل اختیار کرنا	بھیس بدلنا
وِچھ ونجݨ	قربان ہونا۔	بچھی جانا
۵۔ ہاں دی ہوار کڈھݨ	غصہ نکالنا/اظہار شکایت کرنا	دل کا غبار نکالنا
ہتھ مَلݨ	افسوس کرنا۔	ہاتھ ملنا
ہتھ وَدھاوݨ	محبت بڑھانا	ہاتھ بڑھانا
ہوا ٻدھݨ	خود کو بڑا ثابت کرنا	ہوا باندھنا
ہوا کھاوݨ	جیل جانا	جیل کی ہوا کھانا
ہُن وَسݨ	نعمت نازل ہونا	ہُن برسنا
ہک جا پیر نہ ٹکݨ	ایک جگہ نہ ٹھہرنا پھرتے رہنا	ایک جگہ تلوا نہ لگنا
ہوش جاتے ہووݨ	ہوش قائم ہونا	ہوش و حواس برجا ہونا
ہلیا ہووݨ	عادی ہونا	ہلے ہونا
ہتھ چھکݨ	کنارا کش ہونا	ہاتھ کھینچنا
ہتھ چاوݨ	" " "	ہاتھ اُٹھانا

سرائیکی محاورات	معانی	اُردو محاورات
ہتھے چڑھݨ	قابو میں آنا	ہاتھ چڑھنا
ہکا بکا تھیوݨ	حیران ہونا	ہکا بکا رہ جانا
بھ۔ بھاہ لگݨ	غصہ آنا	آگ لگنا
بھاگ لگݨ	خوش بختی آنا	بھاگ لگنا
بھر یا پیتا ہووݨ	شدید غصے میں ہونا	بھرے ہونا/بیٹھنا
بھاگ وند ہووݨ	خوش بخت ہونا	بھاگوان ہونا
ٹھ ٹھپیج ونجݨ	دمہ لگ جانا	ٹھُپ جانا
پھ۔ پھُل جھڑݨ	خوبصورت گفتگو کرنا	پھول جھڑنا
پھٹے وچ پیر ڈیوݨ	دوسرے کے معاملے میں مداخلت کرنا۔	پھٹے میں پاؤں دینا
ٹھ۔ ٹھٹھا مزاخ کرݨ	مخول کرنا۔	ٹھٹھا کرنا
ٹھڈڑ پوݨ	سکون ہونا	ٹھنڈ پڑنا
ٹھُکائی کرݨ	مارنا یا سزا دینا	ٹھوک دینا
جھ۔ جھک جھک کرݨ/تھیوݨ	تکرار کرنا/ ہونا	کل کل جھک جھک کرنا/ہونا
چھ۔ چھپر پاڑ کے ڈیوݨ	غیبی امداد ملنا	چھپر پھاڑ کر دینا
چھاتی نال لاوݨ	اپنا بنانا۔ عزیز رکھنا	چھاتی سے لگانا
کھ۔ کھا کے ڈکار ناں ڈیوݨ	ہضم کرنا	کھا کر ڈکار نہ دینا
کھُل کے آوݨ	علی الاعلان مخالفت کرنا	کھل کے آنا
کھُل کھیڈݨ	آزاد ہونا	کھل کھیلنا
کھڑا کرݨ	کپڑے کی کچی سلائی کرنا	کھڑا کرنا

سرائیکی محاورات	معانی	اُردو محاورات
کُھب ونجنڑ	نظروں میں سما جانا	کُھب جانا
کِھنڈ ونجنڑ	بکھرا ہونا	کھنڈا ہونا
کھوج لاونڑ	تلاش کرنا	کھوج لگانا
ڳ، گھاٹ ہوونڑ	گہری دوستی ہونا	گاڑھی چھننا
گھٹی وچ پوونڑ	عادات میں داخل ہونا	گھُٹی میں پڑنا

○

" دنیا دے اکثر زباناں دے حرف پوری شکل وصوت نال لکھے
ویندِن تے ہر لفظ اَنجو اَنج ہوندے۔ سرائیکی زبان وچ
عربی۔ فارسی تے اُردو وانگوں ہر حرف دی مختصر جھئیں شکل
بنا گھِدی گئی ہے۔ جیندے نال حرف پورے نیں لکھنے
پوندے تے ایں طرحاں وقت تے جا ء دی بچت تھی ویندی
ہے۔" (صفحہ ۳۹)

(سرائیکی زبان دے قاعدے تے قانون ؛
از ڈاکٹر مہر عبدالحق)

○

اُردو محاورات اور ضرب الامثال میں سرائیکی اَلفاظ

○

اُردو ہماری قومی زبان ہے جو عربی، فارسی، سنسکرت، تُرکی، پنجابی، سرائیکی، سندھی اور پشتو زبانوں کے مِلاپ سے وجُود میں آئی ہے آج اِن سب زبانوں کے اِشتراک کی وجہ سے اِس کا دامن مالا مال ہے۔ دیگر زبانوں کی طرح سرائیکی زبان نے بھی اپنے اَلفاظ کے مِٹھاس، کہاوتوں کی شیرینی اور تراکیب کی حلاوت سے اُردو کو لبریز کیا ہے۔ سرائیکی زبان کے اَلفاظ اور تراکیب نے اُردو محاورات میں جگہ پا کر اُن کو حُسن عطا کیا، ضرب الامثال اور کہاوتوں میں سرائیکی الفاظ نے ایسا مِٹھاس گھولا کہ اُردو کہاوتیں قبولیّتِ عام حاصل کر گئیں۔

اُردو زبان میں ایسے محاورات اور کہاوتوں کی ایک طویل فہرست موجود ہے جن میں سرائیکی الفاظ یوں رچے بسے نظر آتے ہیں کہ انہیں اُردو سے جُدا کرنا جسمِ روح کو جُدا کرنے کے مُترادف ہوگا اور سرائیکی الفاظ کی جگہ اُردو مترادفات کا استعمال ایسے محاورات اور کہاوتوں کو ضائع کر دینے کے سِوا کچھ نہ ہوگا۔

اُردو محاورات اور کہاوتوں میں مستعمل سرائیکی الفاظ بعینہٖ لے لئے گئے ہیں۔ چند الفاظ ایسے ہیں جو سرائیکی میں اپنے مخصوص لہجہ اور اِملا کے ساتھ بولے اور لکھے جاتے تھے مگر اُردو نے اپنے محاورات و ضرب الامثال میں داخل کرتے وقت انہیں اپنا مخصوص تلفّظ اور اِملا عطا کی۔ اس لئے آج یہ الفاظ پڑھنے اور بولنے میں غیر سرائیکی نظر آتے ہیں مگر حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ سرائیکی زبان میں الفاظ یوں بولے جاتے ہیں کہ گلے کے پٹھے اپنی قدرتی حالت میں رہیں کبھی تو 'الف' کو اردو کی طرح نمایاں پڑھا جاتا ہے اور کبھی دبا دیا جاتا ہے مثال کے طور پر آب، آپھرہ، آلسی، آگا، وغیرہ کے الفاظ میں 'الف ممدودہ' کو اُردو کی طرح نمایاں پڑھا جاتا ہے، اُتھل پُتھل، اُدڑ گدڑ، اللّٰہ بیلی میں شروع کی 'الف' بھی نمایاں پڑھی جاتی ہے جبکہ چھاج، بھات، گابھن، گھاؤگھپ کو سرائیکی زبان میں چھَج، بھَت، گبّھن، گھئوگھپ بولا جاتا ہے۔ مگر سرائیکی میں باتھو، بامن، بھاجی، بھانا اور گالنا میں درمیانی 'الف' (اِملا کے اختلاف سے قطع نظر) اُردو کی طرح نمایاں لکھی اور بولی جاتی ہے۔

اُردو لفظ 'بیر' کو سرائیکی میں 'واؤ' کے ساتھ 'وَیر' اُردو لفظ 'گوہ' کو 'گھوں' بولا اور لکھا جاتا ہے۔ 'سیکھ' کی درمیانی 'ے' بھی نمایاں نہیں پڑھی جاتی بلکہ اسے یوں بولا جاتا ہے کہ 'ے' کی آواز دبی ہے۔ اُردو الفاظ 'ہانسا' اور 'پانسا' میں نون غنہ کو سرائیکی میں حذف کر کے پڑھا جاتا ہے جیسے 'ہاسا بھنّے پاسا' جبکہ اُردو کہاوت ہے 'ہانسا توڑے پانسا'

یہاں چند ایسے اُردو محاورات اور کہاوتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن میں سرائیکی الفاظ موجود ہیں۔ اُردو اور سرائیکی کا تلفظ واضح کرنے کیلئے سرائیکی تلفّظ ساتھ لکھ دیا گیا ہے اور الفاظ کے معانی بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔

سرائیکی الفاظ	اُردو الفاظ	اُردو محاورات ، ضرب الامثال
آب	آب (چمک۔ کاٹ)	آب آجانا (دھار تیز ہونا۔ چمک آجانا)
		آب اُترنا/اُتر جانا (چمک کھونا، بے عزّت ہونا)
		آب اُڑنا (چمک جاتی رہنا)
		آب بگڑنا (چمک جاتی رہنا)
		آب جانا (چمک/دھار ختم ہونا)
		آب چڑھانا (صاف کرنا، جلا کرنا۔ تیز کرنا)
		آب دار (چمکیلا۔ تیز دھار والا)
		آب داری دینا (چمکانا ، اوزار پر چڑھانا)
		آب مِٹ جانا (آب جانا)
		آب نہ رہنا (بے عزّت ہونا۔ قلعی اُتر جانا)
		آبِ الماس (ہیرے کی چمک)
		آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی (وہاں بولتے ہیں جہاں محاورے کے خلاف بولنے سے نقصان ہو)
		آب آب کرنا (شرمندہ کرنا)
		آب آب ہونا (پانی پانی ہونا)
		آب آمد تیمّم برخاست (اصل موجود ہو تو فرع کی ضرورت نہیں)

آبِ دست کرنا (استنجا کرنا)

آبِ دست کا بھی سلیقہ نہیں۔

(بد سلیقہ ہے)

آب رکھوانا (باڑھ رکھوانا)

آبِ کوثر سے زبان دھوڈالنا

(طہارت کرنا)

آب ودانہ اُٹھالینا (کھانا پانی بند کرنا)

آب ودانہ حرام کردینا (کھانا پانی ناگوار کردینا)

آب ودانہ کی بات ہے (تقدیر کا معاملہ ہے)

آب وہوا بدل جانا (موسم بدل جانا)

آب وہوا راس نہ آنا

(موسم مزاج کے موافق نہ ہونا)

آب ہونا (رقیق ہونا)

آپھرنٹ اپھرنا اپھر جانا (پیٹ پھولنا)

(متکبّر ہونا) اُپھر چلنا (ہوا بھر جانا)

اُپھرنا (ریاح کے سبب پیٹ پھول جانا)

آگا آگا آگا باندھنا/روکنا (سامنا روکنا)

(آگے کا حصّہ) آگا بھاری ہونا (عورت کا حاملہ ہونا۔ راستے

(متضاد۔ پیچھا) کا پُرخطر ہونا)

آگا پیچھا سوچنا (کام کے آغاز وانجام پر غور کرنا)

آگا پیچھا کرنا (پس وپیش کرنا)

آگا تاگا لینا (خاطر مدارت کرنا)

آگا دیکھا نہ پیچھا (آغاز و انجام کی پرواہ نہ کی)

آگا سنبھالنا (دُور اندیشی کرنا)

آگا مارنا (سامنا روکنا)

قاضی جی اپنا آگا ڈھانکو پیچھے کسی کو نصیحت کرنا (ناصح پہلے اپنا اخلاق بہتر بنائے)

آوا (تصغیر۔ آوی)	آوا (بھٹی)	آوا کا آوا بگڑا ہونا (سب کا بگڑا ہونا) آوا ہی بگڑا ہے (تمام نالائق ہیں) آوے میں ناند کھوگئی (جرم سے بچنے کے لئے فضول عُذر پیش کرنا) ایک آوے کے برتن ہیں (سبھی ایک سے ہیں)
آلسی	آلسی (سُست)	آلسی سدا روگی (سُست آدمی سدا روگی رہتا ہے) اَلسانا (سُست ہونا)
اُتاولا	اُتاولا (جلد باز)	اُتاولا سو باولا ۔ دھیرا سو گمبھیرا (جلدی کام کرنے والا پاگل ہوتا ہے اور آہستہ کام کرنیوالا عقلمند)
اُترّ	اُترّ (شمال)	اُترّ جاؤ کے دکنّ ۔ وہی کرم کے لکھن (جہاں جاؤ قسمت بڑی ہے) اُترّ ہے تباوے دکنّ ۔ واکے اچھے نہیں لکھن (جو شخص اپنا اتا پتا درست نہیں بتاتا وہ بہت خوار ہوتا ہے)

اُتّر گرو دکّن میں چیلا ۔ کیسے بدّیا پڑھے اکیلا
(اگر شاگرد اُستاد سے دُور ہو تو تعلیم نہیں ہو سکتی)

لفظ	معنی	محاورہ / کہاوت
اُتھل پُتھل	اُتھل پُتھل (اُلٹ پلٹ)	اُتھل پُتھل کرنا (نیچے اُوپر کرنا) اُتھل پُتھل ہونا (اُلٹ پُلٹ ہونا)
اُدڑ گُدڑ	اُدڑ گُدڑ (غریب ۔ پھٹے پرانے کپڑے پہننے والا)	اُدڑ گُدڑ سو وے مرجا دوالا رو وے (غریب مزے سے سوتا ہے ۔ امیر روتا رہتا ہے)
اُدھار	اُدھار (قرض ۔ نقد کی ضد)	اُدھار دینا (قرض دینا) اُدھار دیجئے دشمن کیجئے (قرض دینے سے دوست کو دشمن بنانا ہے) اُدھار کھانا، پھوس کا تاپنا، برابر ہے (اُدھار لینے والا کبھی خوشحال نہیں ہوتا) اُدھار آنا (قرض پر چیز آنا) اُدھار کھائے بیٹھے ہیں (مستعد و تیار ہیں) اُدھار مانگنا (قرض مانگنا) اُدھار کی کیا ماں مری ہے؟ (اُدھار کہیں نہ کہیں مل جائے گا)
اُروار (متضاد ۔ پار)	وار (اِدھر)	دُم پکڑی بھیڑ کی وار ہوئے نہ پار (ناچیز کا سہارا پکڑنے سے کچھ نہیں بنتا)
اَصیل	اَصیل (شریف ۔ اچھے خاندان کا)	اَصیل مُرغی کی ایک ٹانگ (شریف اپنی بات کا پکّا ہوتا ہے)

اَصیل گھوڑے کو چابک کی حاجت نہیں
(اچھے کو تنبیہ کی ضرورت نہیں)
اصیل مُرغی ٹکے ٹکے (شریفوں کی بے قدری ہے)

اُکھلی	اوکھلی	اوکھلی میں سر دینا (بے دھڑک کود پڑنا)
	(گندم کوٹنے کا برتن)	اوکھلی میں سر دیا تو موسلوں / دھموکوں کا کیا ڈر (جب آپ ہی اپنے ذمہ کام لیا تو کسی کے ڈرانے کا کیا خوف)
اُلانگن	اُلانگنا (اوپر سے گزرنا)	بلّی اُلانگنا (بلّی کا سامنے سے گزرنا)
اللہ بیلی	اللہ بیلی (خدا حافظ)	اکیلے دُکیلے کا اللہ بیلی (تنہا آدمی کا خدا حافظ ہوتا ہے)
امانی	امانی (دیہاڑی پر کام۔ ٹھیکے کا متضاد)	امانی ابادانی۔ اِجارہ اُجاڑا (امانی کام اچھا ہوتا ہے۔ ٹھیکے میں خراب ہوجاتا ہے)
اَن	اَن (خوراک۔ کھانا)	بھوکے کو اَن ۔ پیاسے کو پانی جنگل جنگل آوادانی (خدا بھوکے کو روٹی ۔ پیاسے کو پانی اور جنگلوں میں آبادیاں کرتا ہے)
اوجھ	اوجھ (بڑا پیٹ ۔ بڑی اوجھری)	ترت ہی لپوؤ ترت ہی کھاؤ باسی کھاؤ اوجھ بڑھاؤ (تازہ کھانا باسی کھانے سے اچھا ہوتا ہے)

اِیاناں	ایانا (بچہ۔ کم عمر)	ایانا جانے ہیا۔ سیانا جانے کیا (بچہ پیار کو جانتا ہے اور عقلمند عمل کو)
بھاجی	بھاجی (سالن)	اندھیر نگری چوپٹ راجا ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا } (لاقانونیّت۔ اَندھا دُھند مچی ہوئی) بھاجی کی بھاجی۔ کیا دوسرے کی محتاجی (احسان کے بدلے احسان کرد) بھاجی بٹ جانا (کسی چیز کا تقسیم ہوکر ختم ہو جانا)
بھاگ	بھاگ (بخت)	اُس کے بھاگ ابلیلے جو دولت میں کھائے کھیلے (وہ خوش قسمت ہے جو امیر کے گھر پیدا ہو) راجا روٹھے گا اپنا سہاگ لے گا کیا کسی کا بھاگ لے گا (راجہ ناراض ہوکر کسی کا کیا بگاڑے گا) بھاگ لگنا / لگانا (قسمت جاگنا / جگانا) بھاگ جاگنا / کھُلنا (قسمت جاگنا) بھاگ آنا (قسمت کھُلنا) بھاگ پھُوٹنا (قسمت بگڑنا) بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹے (حسبِ ضرورت چیز مِل گئی) رانی روٹھے گی اپنا سہاگ لیگی کیا کسی کا بھاگ لے گی (رانی ناراض ہوکر کسی کا کیا بگاڑے گی)

گھر کی جلی بن میں گئی بن میں لاگی آگ
بن بیچارہ کیا کرے جو ھیں ہمارے بھاگ
(بدنصیب کو نحوست کہیں نہیں چھوڑتی)

بجاوڼ — بھانا — کانڑا مجھے بھائے نہیں۔ کانڑے بن سہائے نہیں
(اچھا لگنا۔ پسند آنا) (ایک شخص سے نفرت کرنا اور پھر اُس کے بغیر زندہ نہ رہ سکنا)

پہنئیے جگ بھاتا۔ کھائیے من بھاتا
(کپڑا لوگوں کی پسند کا اور کھانا اپنی پسند کا ہونا چاہیئے)

بَھت — بھات — جب تک رکابی میں بھات۔ تب تک تیرا میرا ساتھ
(بھات) (خود غرضانہ یا عارضی تعلّق)

بھات چھوڑا جاتا ھے ساتھ نہیں چھوڑا جاتا
(وضع دار لوگ نقصان گوارا کرتے ھیں لیکن مروّت ترک نہیں کرتے)

بھات ہوگا تو کوّے بہت آرھیں گے
(دولت ہوگی تو خوشامدی بہت مل جائیں گے)

بَھگلّ — بَھگلّ — بَھگلّ بنانا (دھوکا دینا)
(بُزدل۔ مکر۔ فریب) بَھگلّ گانٹھنا (دم دینا)
بَھگلّ نکالنا (مکر کرنا۔ بناوٹ کرنا)

بَھنبھیری — بھنبھیری — اُڑ بھنبھیری ساون آیا
(گھومنے والی ایک شئے) (جب کوئی خوشحال ہو کر عیّاش ہو جائے تو بولا جاتا ہے)

بھنواون	بھنوانا (ریزگاری لینا)	پیسے کے تین دھیلے بھناتا ھے (بہت کفایت شعار ھے)
بھو	بھو (ڈر)	جب بھئے سو۔ تب بھاگ گیا بھو (قرض بڑھ جائے تو ڈر جاتا رہتا ھے)
بھوگ	بھوگ (عذاب)	بھوگ بھوگنا ۔(ھم بستر ہونا) بھوگ پڑنا (گالیاں پڑنا۔لعن طعن ہونا) بھوگ دینا (اِلزام دینا) بھوگ سُنانا (اِلزام دینا۔گالیاں دینا) بھوگ کرنا (صُحبت کرنا) بھوگ لگانا (کھانا چُننا) بھوگ کھانا (گالیاں کھانا)
بھوئیں	بھوئیں (زمین)	آپ چلے بھوئیں پر شیخی گاڑی پر (ہے تو غریب مگر شیخیاں بہت)
بھیت	بھیت/بھید (راز)	بھیت کے بھی کان ہوتے ھیں (بھید کسی کے سامنے ظاھر نہ کرو)
بھیجا	بھیجا (دماغ)	بھیجا کھائیں۔سر سہلائیں (کوئی خوشامد کر کے شے لے جائے تو کہا جاتا ہے)
بھیلی	بھیلی (گُڑ کی ڈلی)	گُڑ نہ دے گُڑ کی بھیلی دے (بے وقوف کنجوسی کر کے زیادہ نقصان اُٹھاتا ھے)

گنوار گنّا نہ دے ۔ بھیلی دے
(کنجوسی میں بعض اوقات زیادہ نقصان ہوجاتا ہے)

باتھُو	باتھو	بتھوے کا ساگ کن ساگوں میں
	(ایک ساگ)	خُلیا ساس کن ساسوں میں
		(اَدنیٰ چیز کی قدر و قیمت نہیں ہوتی)
بالنٹ	بالنا	کاتن بیٹھی دیا بالے ۔ دن کھویا آلے بالے
	(جلانا)	(مناسب وقت کھو کر بے وقت کام شروع کیا)
بامنٹ	بامن	بامن کی بیٹی کلمہ بھرے / پڑھے
	(برھمن ۔ گرد)	(کسی چیز کے خوش ذائقہ ہونے کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر برھمن کی بیٹی کھالے تو وہ مسلمان ہوجائے)
		آپ ڈوبے باماں ججمان ڈبوئے
		(اپنے ساتھ دوسرے کا بھی نقصان کرنا)
		جو بامن کی پوتھی ۔ سو یاروں کی زبان پر
		(اپنی تعریف کرنے پر کہتے ہیں)
بڈُھا / بڈُھڑا	بڈُھا	بڈھی گھوڑی لال لگام
	(بوڑھا)	(بڑھاپے میں جوانی کے اَنداز)
بُہارنٹ	بُہارنا	ہارا جھک مارا سارا جنگل بُہارا
	(جھاڑو دینا)	(شکست تسلیم کی ۔ کھیل میں ہارنے والے کھلاڑی کہتے ہیں)

گھر گھر کے جالے بُہار تے پھریں
(مکان بدلنے والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے)

بُوہنی	بُوہنی (صبح کی پہلی بِکری)	صبح کی بوُہنی اللہ میاں کی آس	(صبح کی اچھی بِکری سے دن بھر اچھائی)
پاپڑ	پاپڑ (مونگ یا ماش کی دال کی مسالہ ملی ہوئی پتلی چپاتی)	پاپڑ بیلنا	(بیلن سے پاپڑ بنانا)
		پاپڑ بیٹنا	(پاپڑ بیلنا، دُکھ جھیلنا)
پال	پال (کچے پھل پکانے کے لئے گھاس)	پال لینا	(پرورش کرنا)
		پال ڈالنا پال رکھنا	(کچے پھل کو پال میں رکھنا)
		آم کھائے پال کا خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیئے تال کا	(آم تو پال کا پکا ہوا کھانا چاہیئے۔ خربوزہ تازہ اور پانی تالاب کا پینا چاہیئے)
پَت	پَت (عزّت)	پت اُتارنا	(بے عزّت کرنا)
		پت جانا	(عزّت نہ رہنا)
		پت گنوانا	(بے عزّت ہونا)
		بھگوان نے میری پت رکھی	(خدا نے عزّت رکھ لی)

پٹّا	پٹّا (طوق)	پٹا اُتارنا	(طوق اُتارنا)
		پٹا تڑانا	(آزادی حاصل کرنا)
		پٹا لکھوالینا	(مُعاہدہ کرلینا)
پٹکا	پٹکا (کمربند۔ دستار)	پٹکا باندھنا	(مستعد ہونا)
		پٹکا پکڑنا	(دامن پکڑنا)
پُٹھّا	پُٹھا (کمر)	ہاتھ پُٹھے پر نہ رکھنے دینا	(بے حد چالاک ہونا)
پچّن	پچپنا (ہضم ہونا)	کتے کو گھی نہیں پچتا	(کم ظرف میں حوصلہ نہیں ہوتا)
پَخ	پخ (شوشہ)	پخ پھیلانا	(جھگڑا ڈالنا)
		پخ کرنا	(شور و شر کرنا)
		پخ لگانا	(روگ لگانا۔ تکرار بے جا کرنا)
		پخ مچانا	(غل غپاڑہ کرنا)
		پخ نکالنا	(نقص ظاہر کرنا)
پدھارن	پدھارنا (پھیلانا)	پدھارنا	(قدم رنجہ فرمانا)
پڈراون	پدرانا (ڈرانا)	مار سے پدرایا اچھا	(مار سے ڈرانا اچھا ہے)
پرناله	پرنالا (پرنالا)	پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالا یہیں رہے گا	(ضدی اپنی مرضی کرتا ہے)

پگ	پگ (پگڑی)	آگے پگ رکھے پت بڑھے پیچھے پگ رکھے پت جائے (جرأت سے کام کرنے سے عزّت بڑھتی ہے)
پَلتّھی	پلتّھی (سرین کے بل بیٹھنے کی حالت)	پَلتّھی مارنا (سرین کے بل بیٹھنا)
پلیتھنؒ	پلیتھن (خُشکا)	پلیتھن نکالنا (بُھرکس نکالنا) پلیتھن لگنا (اضافی رقم خرچ ہونا) پلیتھن نکلنا/نکل جانا (ستیاناس ہونا۔ ایسی تیسی ہونا) پلیتھن بگڑنا (تنگی ہونا) پلیتھن پکانا (حال پتلا کرنا)
پِنڈا	پِنڈا/پِنڈ (جسم)	پِنڈ پڑنا (ذمّہ لگنا) پِنڈ چُھڑانا (نجات دلانا) پِنڈا غوطہ کر ڈالنا (بَدن دھو ڈالنا) پِنڈ چھٹنا (بَرّی الذمہ ہونا) پِنڈا اچھوتا ہونا (باعصمت ہونا) پِنڈا پھیکا ہونا (بدن گرم ہونا۔ حرارت ہونا) پِنڈا دھونا/دھلانا (بدن دھونا۔ غسل کرنا/کرانا)

؎ جب نئے کپڑے پہننے کیجیے یاد کفن
غسلِ میّت کا تصوّر کر کے پِنڈا دھوئیے (شاد)

پنڈا غوطہ کر ڈالنا (جسم پاک کرنا)
پنڈا کورا ہونا (ناکتخدا / باکرہ ہونا)
سارے پنڈے کی سوئیاں نکل گئی ہیں
اکیلی آنکھوں کی باقی ہیں۔
(تھوڑا کام باقی ہے)

پنجیری	پنجیری (گوندپنجیری) (ایک قسم کی مٹھائی)	گوند پنجیری اور ہی کھائیں زچہ رانی پڑی کسراہیں (تکلیف کوئی اُٹھائے لطف کوئی اور اُٹھائے)
پونچا	پونچا (ہتھیلی کا پچھلا حصّہ)	تم تو انگلی پکڑتے پونچا پکڑتے ہو (ذرا سے تعلّق پر بے تکلّف ہونیوالے سے کہا جاتا ہے)
پُونی	پُونی (تھوڑی سی روئی)	ابھی سیر میں سے پونی بھی نہیں کتی ہے (ابھی کام کا آغاز ہوا ہے)
پوہ بارہ ہاں	پوہ بارہ (مزے ہی مزے)	بچے تو پوہ بارہ، نہیں تو تین کانے (نفع ہوا تو ٹھیک ورنہ نقصان ہی سہی)
پھپھے کٹنی	پھاپھا کٹنی (دلّالہ۔ چاپلوس عورت)	جو ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے (ماں سے زیادہ محبّت دھوکا ہے)
پھٹ	پھٹ (ہاتھ کے اشارے سے دی گئی لعنت)	دُر دُر پھٹ پھٹ کرنا (نفرت کرنا، دھتکارنا)

پھُوٹ	پھُوٹ (نفاق)	سنگت کی پھوٹ کا اللہ بیلی (آپس کی نااتفاقی بُری ہے)
پھوکا	پھوکا (خالی محض۔صرف)	باسی منہ پھوکا پانی اوگن کرے ہے (نہار مُنہ پانی پینا نقصان دیتا ہے)
پیٹ	پیٹ (حمل)	پانچ مہینے بیاہ کو بیتے۔ پیٹ کہاں سے لائی (یقین نہ آنیوالی بات پر کہا جاتا ہے)
پیر (پے+ر)	پیر (پاؤں)	پیر پھیرنے جانا (پاؤں پھیرنے جانا)

پیروں پڑنا (منّت خوشامد کرنا)

پیروں پیروں چلنا (سواری بغیر راستہ طے کرنا)

پیروں میں سر دینا

(قدموں میں سر رکھنا۔ خوشامد کرنا)

پیر کا ناخن نہ دکھانا (صوَرت نہ دکھانا)

پیروں میں مہندی لگنا (نامعقول حیلہ کرنا)

پیر بھاری ہونا (حاملہ ہونا)

گانے والے کا منہ نہیں رہتا اور ناچنے

والے کا پیر

(عادت یا ہُنر چھُپا نہیں رہ سکتا)

پیر نکالنا (پاؤں نکالنا)

سر بڑا سردار کا، پیر بڑا گنوار کا

(عقلمند کا سر اور جاہل کا

پاؤں بڑا ہوتا ہے)

لفظ	تلفظ / معنی	محاورہ	مطلب
پیڑ	پیڑ	پیڑیں لگنا	(دردِ زہ ہونا)
(پی + ڑ)	(درد)	بے درد قصائی کیا جانے پیڑ پرائی	
		(ظالم کو مظلوم کا احساس نہیں ہوتا)	
پیزار	پیزار	پیزار پہ مارنا	(جوتی کی نوک پر ہونا)
		پیزار دکھانا	(بے پروائی کرنا)
		جوتم پیزار ہونا	(دنگا فساد ہونا)
پیچ	پیچ	پیچ اُٹھنا	(پیچش کا درد اُٹھنا)
	(بل۔ لپیٹ۔ فریب	پیچ پڑنا	(پتنگوں کا باہم لڑنا)
	پیچش کا مروڑ)	پیچ چلنا	(فریب سے کامیاب ہونا)
		پیچ پر پیچ اُٹھانا	(رنج پر رنج اُٹھانا)
		پیچ باندھنا	(کُشتی کے داؤ کا جواب دینا)
		پیچ اُٹھانا	(رنج اُٹھانا)
		پیچ چھُٹنا	(پتنگوں کا الگ الگ ہونا)
		پیچ کھانا	(دِل میں غصّہ کرنا)
		پیچ کرنا	(دھوکا دینا)
		پیچ کھُلنا	(بھید کھُلنا)
		پیچ کھیلنا	(فریب دینا)
		پیچ لڑانا	(پتنگ سے پتنگ اُلجھانا)
		پیچ میں آنا	(مصیبت میں پھنسنا)
پَینڈا	پینڈا	ظلم کا پَینڈا ہی نرالا	
	(سفر۔ راستہ)	(ظلم کا راستہ سب سے الگ ہوتا ہے)	

تَتّا	تَتّا	تَتّا ہونا (غضب ناک ہونا)
	(گرم)	اس برستے پر تتّا پانی
		(ناقابلیّت پر قابلیت کا دعویٰ)
		تتّے پڑنا (رُسوائی ہونا)
		تتّے لوہے کی لوند
		(بڑے خرچ میں تھوڑی آمدنی کسی شمار نہیں ہوتی)
تَتَڑی	تتڑی	تتڑی نے دیا جنم جلی نے کھایا
	(بدقسمت)	نہ جیب جلی نہ سَواد آیا
		(ایک بدقسمت نے دوسرے بدقسمت کی مدد کی تو کچھ فائدہ نہیں)
تتّو بتّو/تتّو تھمبو	تتّو تھمبو	تتّو تھمبو کرنا (جھگڑے کی روک تھام کیلئے کوشش کرنا)
	(حیلے۔ جوڑ توڑ)	
تتّی	تتّی	تتّی کھچڑی گھی نہ پیا۔ اب کا سیالا یونہی گیا
	(گرم)	(انتہائی غربت ہے)
تُکّا	تُکّا	لگا تو تیر نہیں تو تُکّا (ہو گیا تو اچھا، نہ ہوا تو خیر)
	(آزمائش۔ داؤ)	(کام بن گیا تو اپنا کمال بتایا نہیں تو آزمائش کہہ دی)
		تُکّے چلانا (داؤ لگانا)
		تُکّا چلانا (اٹکل پچّو تیر چلانا)
تَلے	تَلے	پتھر تلے سے ہاتھ نکلنا (آزاد ہونا)
	(نیچے)	پتھر تلے کا ہاتھ (لاچاری۔ بے اختیاری)

تلے اُوپر ہونا (درہم برہم ہونا)

تلوار تلے دم تو لینے دو

(ذرا اِنتظار کرو)

تلے تیس اُوپر بیس

(تہ و بالا ہونے کے موقعہ پر بولتے ہیں)

تلے تلے دیکھنا (چھُپ چھُپ کر دیکھنا)

تلوار تلے دم تو لو (ذرا صبر کرو)

تلے کا سانس تلے، اُوپر کا اُوپر ہونا

(ہکا بکّا رہ جانا)

تلے کی زمین اُوپر ہونا

(انقلاب عظیم آنا)

ٹانگ تلے سے نکلنا

(شکست ماننا)

ٹانگ تلے سے نکالنا

(شکست دینا)

تلے کی زمین اُوپر کرنا

(پریشان کر دینا)

تن — تن (جسم)

تن ڈھانکنا (معمولی کپڑے پہننا)

تن دینا (توجّہ دینا۔ کوشش کرنا)

تن کی تپت بجھانا (بھوک میں کھانا کھلانا)

تن من وارنا (دل و جان قربان کرنا)

تن دُرستی ہزار نعمت ہے

(تن درستی بہت بڑی نعمت ہے)

تن سُکھی تو من سُکھی

(کھانے کو ملے تو سمجھے سب ٹھیک ہے)

جس تن لگے وہی تن جانے

(دُکھ کا احساس دُکھی کو ہوتا ہے)

تن من مارنا (نفسانی خواہشات کو ختم کرنا)

تن بدن اولا ہو جانا (بدن سرد ہو جانا)

تن بدن پھونک دینا

(بدن میں سوزش پیدا کر دینا)

تن بدن ڈھانک لینا (ستر پوشی کرنا)

تن بدن میں آگ لگنا (بے حد غصّہ ہونا)

تن بدن کی خبر نہ رہنا (محو اور بے خبر ہو جانا)

تن تازہ قلندر راجا

(کھانے کو ملے تو سب ٹھیک ہے)

تن سے لگنا
تن کو لگنا
} (فکر ہونا)

تن گھُلنا (دُبلا ہو جانا)

تن من ایک ہونا (یک جان دو قالب ہونا)

تن من کی سُدھ بُدھ نہ رہنا

(بالکل بدحواس ہو جانا)

تن من وارنا (جان فدا کرنا)

تن من میں جان آنا (فرحت ہونا)

تنگ — تانگ

'منگ کا تابع مہمل' (مانگ کا تابع مہمل)

سرائیکی میں محاورہ ہے 'منگ تنگ کرن' یعنی مانگ تانگ کر کام چلانا (ادھار مانگ کر گزارنا) اردو میں اسے 'مانگ تانگ' بنایا گیا ہے۔

مانگ تانگ کر کام چلانا
(قرض سے وقت گزارنا)

مانگ تانگ کر کھانا
(بھیک مانگ کر گزارہ کرنا)

مانگے پر تانگا اور بڑھیا کی برات
(ایک چیز مانگے اور دوسرا اسی مانگی ہوئی چیز سے کام چلائے)

تنگی — تنگی (رزق کی کمی)

ادھیڑ کے روٹی نہ کھاؤ تنگی ہوتی ہے
(روٹی کی بیقدری رزق کم کرتی ہے)

تَوّا — توّا (روٹی پکانے کا آہنی گول ظرف)

توّا چڑھنا (توّا چولھے پر رکھا جانا)

توّا لال ہونا (توّے کا بہت گرم اور سُرخ ہونا)

توّے کی تیری
تغار کی میری
(تھوڑا فائدہ تیرا بہت فائدہ میرا)

توّے کا حُقّہ (وہ حقّہ جس کے چلم کا تمباکو توّے پر رکھ کر بھرا گیا ہو)

توا سر سے باندھنا
(مستحکم ارادہ کر لینا۔ بڑی مہم کیلئے تیار رہنا)
توّے کا ہنسنا (نیک شگون ہونا)
توّے کی بوند ہونا (ناپائیدار، متلوّن مزاج)
جلتے توّے پر بیٹھنا (سچائی کی علامت)
ٹیڑھے توّے کی روٹی ہونا
(ٹیڑھی کھیر ہونا)
ایک توّے کی روٹی، کیا چھوٹی کیا موٹی
(ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے)
توّے کی تیری ہاتھ کی میری
(بہت فائدہ تیرا، تھوڑا میرا)

جہاں دیکھے توا پرات
وہیں گائے ساری رات
(غرضمند اپنا فائدہ دیکھتا ہے)

توشہ

توشہ — اپنا توشہ اپنا بھروسہ
(کھانا۔ مزار پر عُرس کا متبرک کھانا) (اپنا بندوبست خود کرنا چاہیئے)
(اپنا توشہ اپنے ساتھ)
(اپنا بندوبست خود کرنا چاہیئے)
اپنا توشہ بھرنا
(اپنا فائدہ سوچنا)

ٹیٹری

ٹیٹری — ٹیٹری سے آسمان نہیں تھمتا
(ایک چھوٹا سا پرندہ) (کمزور بڑے کام نہیں کر سکتا)

ٹرکاونڑ	ٹرکانا	ہتھ پاؤں بچائیے موذی کو ٹرکائیے
	(ٹرخانا)	(حکمتِ عملی سے کام لیکر دشمن کو موقعہ نہیں دینا چاہیئے)
ٹہل ٹکور	ٹہل ٹکوری	ٹہل نہ ٹکوری۔ لاؤ مجوری موری
	(خدمت، تواضع)	(کام کچھ نہیں کیا۔ معاوضہ مانگنے کو تیار)
ٹھوکنڑ	ٹھوکنا	اگوں روک۔ پچھوں ٹھوک
	(مارنا۔ سزا دینا)	(گھوڑے کی چال بہتر بنانے کے لئے اُسے آگے سے روکنا اور پیچھے سے مارنا چاہیئے)
ٹھیکرا/ٹھیکری	ٹھیکرا/ٹھیکری	آنکھوں پر ٹھیکری رکھ لینا
	(مٹی ظرف کا ٹکڑا)	(بے مروتی اختیار کر لینا)
		ٹھیکرا پھوڑنا (تہمت لگانا)
		ٹھیکری کرنا (روپیہ پیسہ بیقدری سے صرف کرنا)
		ٹھیکری کی مانگ (پیدائشی رشتہ)
		ٹھیکرے منہ پر ٹوٹنا (لڑکپن کی معصومیت ختم ہونا)
		ٹھیکرے میں ڈالنا (آنول نال والے برتن میں رقم ڈالنا)
ٹیٹ	تیت	اپنا میٹھا انکر تیت
	(شدید کھٹا)	(اپنی چیز اچھی دوسرے کی بُری)

جاری — جاری (زانی۔ بدکار)

سادھو ہو کر کرے جو جاری
اسکی ہو دو جگ میں خواری
(درویش ہو کر بدکاری کرنے والا دونوں جہانوں میں ذلیل ہوگا)

جگ — جگ (دنیا)

آپ بھلے تو جگ بھلا
(جو خود اچھا ہو اس کیلئے ساری دنیا اچھی ہے)

خدا مہربان تو جگ مہربان
(اگر خدا مہربان ہو تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے)

آپ موئے تو جگ مؤا
(دُکھی کو ساری دنیا دُکھی نظر آتی ہے)

آپ بُرے جگ بُرا
(جو خود بُرا ہو اُس کیلئے ساری دنیا بُری ہے)

ایک ڈوبے تو جگ سمجھائے
یہاں تو سب جگ ڈوبا جائے
(ایک بیوقوف کو دُنیا سمجھا سکتی ہے ساری دنیا بے وقوف بن جائے تو اُسے کوئی نہیں سمجھا سکتا)

آپ سے گیا جگ سے گیا
(جو چیز ہاتھ سے گئی وہ دُنیا سے گئی)

جگ کی ماں جہان کی خالہ
(گھر گھر پھرنے والی عورت)

جندرا/جندرے | جندرا/جندرے (کل پرزے) | جندرے ڈھیلے ہونا (سست ہونا۔ کل پرزے ڈھیلے ہونا)

کچھ گیہوں سیلے کچھ جندرے ڈھیلے
(بہانہ ساز عورتوں کے سو بہانے)

جَوجَو | جَوجَو | حساب جَوجَو، بخشش سَوسَو
(حساب ذرا ذرا کا ہوتا ہے، فیاضی سے جو چاہے دے دو)

جوگا | جوگا (طرح۔ قابل) | گھر کی بیوی ھانڈنی۔ گھر کتوں جوگا
(گھر والی باہر پھرتی ہے گھر میں کتے لوٹتے ہیں)

اُڑن جوگا (غارت ہونے کے قابل)

مرنے جوگا/مرن جوگا (مرنے کے قابل)

۵ ابھی کیا کیا نہ اس سے شر ہوگا
کہیں اُڑ جائے، یہ اُڑن جوگا

جوئے | جوئے (بیوی) | ہوتے کے بہن اور بھائی ھیں ان ہوتے کی جوئے
(غربت میں صرف بیوی کام آتی ہے)

بھورا بھینسا۔ چاندی جوئے۔ پوس مہاوٹ برسے ہوئے
(بھورا بھینسا، گنجی عورت اور پوس میں بارش شاذو نادر ہی ہوتے ھیں)

پیت تو ایسی کیجئے جوں ہنس دکی جوئے
جیتے جی تو سنگ رہے مرے پہ ستی ہوئے
(محبت ایسی ہو کہ جینا مرنا ساتھ ہو)
جلاہے کی جوتی سپاہی کے جوتے
دَھری دَھری پُرانی ہوئے
(جلاہے کی جوتی سپاہی کی بیوی پڑے
پڑے پُرانے ہو جاتے ہیں)

جھانٹ	جھانٹ (موئے زہار)	سپاہی کا مال - جھانٹ کا بال (سپاہی کے پاس کچھ نہیں ہوتا)
جھُرن	جھُرنا (نڈھال ہونا)	داتا پُن کرے - کنجوس جھُر جھُر مرے (سخی دیتا ہے تو کنجوس دُکھی ہوتا ہے)
جھُوٹے	جھُونٹے (پتنگ کی جنبش)	جھونٹا پکڑنا (بال نوچنا) جھونٹا لینا (پتنگ چڑھانا) جھونٹے کھسوٹنا (سر کے بال نوچنا)
جیوں تیوں	جیوں تیوں (جُوں توں)	حساب جیوں کا تیوں کنبہ ڈوبا کیوں (نقصان کی ظاہری وجہ نہیں ہے پھر نقصان کیسے ہو گیا)
جالا	جالا (جالا)	گھر گھر کے جالے بُہارتے پھریں (مکان بدلنے والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے)

جائی	جائی (بیٹی)	جلتی کی جائی - غریب کے گلے لگائی (بدنصیب کی بیٹی غریب سے بیاہی جاتی ہے)
جایا	جایا (بیٹا)	باؤلی کھاٹ کے باؤلے پائے باؤلی رانڈ کے باؤلے جائے (جیسا باپ ویسی اولاد، سبھی احمق)
جَمّن	جمنا (پیدا ہونا)	آگے جمی دوہتری پیچھے جما نانا (جب چھوٹے بڑوں سے بڑھ کر باتیں کریں تو کہا جاتا ہے)
جَنوّائی	جنوّائی (داماد)	جم جنوّائی ہو کر بیٹھنا (خوب جم کر بیٹھنا) بنی کے سو سالے - بگڑی کا کوئی جنوّائی نہیں (مصیبت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا) بہن کے گھر بھائی کُتّا - سا سرے جنوّائی کُتّا (بہن کے گھر بھائی اور خُسر کے گھر داماد ذلیل ہوتا ہے) دھی - جنوّائی - بھانجا یہ تینوں ناھیں (بیٹی، داماد، اور بھانجے اپنے نہیں ہوتے) دِھی جنوّائی لے گئے بہویں لے گئیں پُوت مٹّو جنگلی یوں کہے، رہے اُوت کے اُوت (انسان آخری عمر میں تنہا ہو جاتا ہے) دھی موئی - جنوائی چور (بیٹی مرگئی تو داماد پرایا ہوا)

جوڑ جوڑ مر جائیں گے۔ مال جنوائی کھائیں گے
(کنجوس کا مال دوسرے کھاتے ہیں)

پُچّپا	پُچّپا	پچّپے جتنی کوٹھڑی اور میاں محلّے دار
	(چار انگل بھر)	(حیثیت معمولی اور اکڑ فوں بہت)
پُچتّر	پُچتّر	مُورکھ کی ساری رین
	(چالاک)	پُچتّر کی ایک گھڑی
		(بے وقوف کا ساری رات کا کام چالاک آدمی ایک گھڑی میں کر لیتا ہے)
پُچٹّی	پُچٹّی	نانی نے خصم کیا، نواسی چٹّی بھرے
	(تاوان)	(کرے کوئی بھرے کوئی)
		چٹّی بھرنا (تاوان ادا کرنا)
		چٹّی دھرنا (تاوان ڈالنا)
چمڑی	چمڑی	چمڑی جائے دمڑی نہ جائے
	(کھال)	(پیسے کی جگہ جان دینا)
چُنگا	چُنگا	چنگا ہے مگر ننگا
	(اچھا۔ صحت مند)	(صاحبِ استطاعت مگر بحد کفایت شعار)
		سب دن چنگے عید کے دن ننگے
		(ضرورت کے وقت محروم)
چوکھا	چوکھا	چنگا بنانا (عاجز کرنا۔ سزا دینا)
	(زیادہ۔ بڑا)	ہرّا لگے نہ پھٹکڑی رنگ بھی چوکھا آئے
		(معمولی محنت زیادہ مفاد)

ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا آئے
(معمولی محنت زیادہ مفاد)

چُونڈا	چُونڈا (بال)	بُوڑھا چونڈا مُونڈوانا (بڑھاپے میں رسوا ہونا)
		چُونڈا دھوپ میں سفید نہیں کیا (ناتجربہ کار نہیں)
		چُونڈے پر ڈولا اُچھلنا (سوکن کا آنا)
چھج	چھاج (گندم صاف کرنے کا آلہ)	چھاج سی داڑھی ہونا (گھنی داڑھی ہونا)
		چھاجوں مینہ برسنا (کثرت سے بارش ہونا)
		چھاج سے چھاجوں نور برسنا (چھاجوں مینہ برسنا۔ طنزاً)
		چوھا بل میں سماتا نہیں دُم سے باندھا چھاج (اپنی گزر نہیں ہوتی دوسروں کا بوجھ اُٹھاتا ہے)
		چھاج تو بولے چھلنی کیا بولے جس میں بہتّر سو چھید (عیب دار آدمی دوسروں کے عیب نکالتا اچھا نہیں لگتا)
		چھاج میں ڈال کر چھلنی میں اُڑانا (بات کا بتنگڑ بنانا)

چھاج میں ڈال کر چھلنی میں اُڑانا
(رُسوا کرنا۔ تھوڑی بُرائی بڑھا کر
بیان کرنا)
چھاجوں پانی پڑنا (نہایت شرمندہ ہونا)

حیلے | حیلے (کوششیں) | حیلے رزق بہانے موت
(رزق کیلئے کوشش چاہئے موت کا بہانہ)

دَال | دَال (دَال) | دَال گلنا (کامیابی ہونا)
دَال نہ گلنا (کامیابی نہ ہونا)
دَال پتلی ہونا (حال پتلا ہونا)
دَال بندھنا (کھرنڈ بندھنا)
دَال چپو ہونا (گتھم گتھا ہونا)
دَال میں کالا ہونا (مشکوک ہونا)
ایک چنا دو دال (ایک دوسرے کے بالکل مشابہ)
آٹے دَال کا بھاؤ معلوم ہونا
(حقیقت کھُلنا)
جوتیوں میں دال بٹنا (لڑائی جھگڑا ہونا)
دال چپاتی بٹنا (آپس میں جوتی سے مارپیٹ
ہونا)
دال روٹی پیٹ بھر کے کھاتا ہے
(خوش حال ہے)

دَر | دَر (دروازہ) | دَر بدر پھرنا (دھکّے کھانا)

دربدر خاک بسر (آوارہ)

در در مانگنا (ہر گھر بھیک مانگنا)

دُشمنائی دشمنائی دشمنائی سے دشمنائی
(دشمنی) (دشمنی کا جواب دشمنی ہے)

دَمڑی دَمڑی دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر مُنڈائی
(پیسے کا چوتھا حصہ) (اصلی قیمت کم، خرچ زیادہ)

دمڑی کا شوربا اور چوہے کی دُم
(کھانے کی چیز میں کراہت والی چیز)

دمڑی کی دال بُوّا پتلی نہ ہو
(ذرا سی خریداری پہ اتنی شرطیں)

دمڑی کی ھانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی گئی
(نقصان کر کے آدمی کو آزمالیا)

دمڑی کی ھانڈی لیتے ھیں تو اسے بھی ٹھونک بجا کر لیتے ھیں۔
(ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے)

دمڑی کے تین تین (نہایت ارزاں)

دمڑے خرچنا
(دام لگا کر مول لینا)

چمڑی جائے دمڑی نہ جائے
(کنجوس جان دے دیتا ہے۔ دولت نہیں دیتا)

		دمڑی کی بُلبل، ٹکا ہُشکائی (اصل قیمت سے زیادہ اُس پر خرچ)
دوشالہ	دوشالہ (ایک پہناوا)	دولہا تو وہ۔ پر دوشالہ اپنا ہے (چھچھوڑا دوسرے پر طنز کر کے اپنا احسان جتاتا ہے)
دُھپ	دُھپ (دھوپ)	اَت کا بھلا نہ برسنا۔ اَت کی بھلی نہ دُھپ اَت کا بھلا نہ بولنا۔ اَت کی بھلی نہ چُپ (ہر چیز کی زیادتی بُری ہے)
دَھج	دھج (بڑائی)	بل بے جان تیری دھج (جب کوئی ادنیٰ بڑاپن کرے تو کہا جاتا ہے)
دَھڑی	دَھڑی (پانچ سیر وزن)	دھڑی بھر کا سر تو ہلا دیا پیسہ بھر کی زبان نہ ہلائی گئی (سر ہلایا منہ سے جواب نہ دیا)
دَھولا	دَھولا (سفید)	دھولا بال موت کی نشانی ہے (بڑھاپا موت کی علامت ہے) جیسا دودھ دھولا۔ ویسی چھاچھ دھولی (ظاہری شکل سے آدمی دھوکہ کھاجاتا ہے) دودھ بھی دَھولا۔ چھاچھ بھی دھولی (بظاہر یکساں، حقیقتاً مختلف)
دِھی	دِھی (بیٹی)	آنکھ لجائی۔ دھی ہوئی پرائی (لڑکی والوں کی آنکھ جھکے تو رشتہ ہوا سمجھو)

دھی چھوڑ۔ داماد پیارا
(داماد کی زیادہ تواضع کی)

دھی سے کہے ۔ بہو نے کان کئے
(ایک سے کہہ کر دوسرے کو نصیحت کرنا)

دھی نہ دھیلانا۔ آپ ہی کمانا آپ ہی کھانا
(مجرّد آدمی اپنی مرضی کا آپ مالک ہوتا ہے)

جلے پرائی دھی ہنسیں بٹاؤ لوگ
(کسی کی مصیبت پر لوگ ہنستے ھیں)

ڈانگ	ڈانگ (لٹھ)	چوری کا کپڑا اور ڈانگوں کے گز (مفت کا مال خوب لُٹتا ہے)
ڈکھن	دکن / دکھن (جنوب)	اُتر جاؤ کہ دکن۔ وہی کرم کے لکھن (جہاں جاؤ قسمت بُری ہے)
ڈوہتری	دوہتری (نواسی)	آگے جمی دوہتری۔ پیچھے چجا نانا (جب چھوٹے بڑوں سے بڑھ کر باتیں کریں تو کہا جاتا ہے)
ڈوئی	ڈوئی (سالن نکالنے کا آلہ)	ہانڈی نہ ڈوئی۔ سب پت کھوئی (غریبی میں عزت بھی جاتی رہتی ہے) جس کے ہاتھ ڈوئی۔ اس کا سب کوئی (کھانا تقسیم کرنیوالے کی سب تعریف کرتے ہیں) جو ہانڈی میں ہوگا دھی ڈوئی میں نکلے گا (دِل کی بات ہی زبان پر آتی ہے)

ڈھینگر	ڈھینگر (کانٹا)	اپنا بالا اور پرایا ڈھینگرا (اپنے بچے کو چھوڑ دینا دوسرے کو بُرا بھلا کہنا) اپنا پُوت پرایا ڈھینگر (اپنے بچے کو چھوڑ دینا دوسرے کو برا بھلا کہنا)
رِجھاوَن	رجھانا (مائل کرنا، خوش کرنا)	گانا نہ بجانا۔ پاد پاد کے رِجھانا (کام نہ کرنا محض باتوں سے خوش کرنا)
رَجّا	رجا (پیٹ بھرا)	رجا کیا جانے بھوکے کی سار (دُکھی کا احساس دُکھی ہی کر سکتا ہے)
رُلّن	رُلنا (آوارہ پھرنا)	ماٹی میں رُلنا (خاک میں مِلنا)
روٹ	روٹ (بڑی روٹی)	کرے چاکری آوے چوٹ سب سے بھلے بھیک کے روٹ (مفت کی شے اچھی لگتی ہے)
روگ	روگ (بیماری)	روگ آنا (بیماری پھیلنا) روگ لسانا (دشمن بنا لینا) روگ پالنا (جھگڑا پیچھے لگا لینا) روگ پیدا ہونا (آزار پیدا ہونا) روگ کاٹنا (جھگڑا اُچکانا) روگ لانا (جھگڑا کرنا) روگ لگ جانا (بیمار ہونا)

آلسی۔ سدا روگی

(سست آدمی ہمیشہ بیمار رہتا ہے)

روگ کا گھر کھانسی

اور لڑائی کا گھر ہانسی

(کھانسی تمام بیماریوں کی جڑ اور ہنسی دللگی

لڑائی کا سبب ہے)

رولا/رولے | رولا/رولے | کاگا بولے۔ پڑ گئے رولے
(عذاب۔ فتور) | (کوا بولے تو لوگ اُٹھ بیٹھتے ہیں)

ریت | ریت | چاندی کی ریت نہیں
(عادت۔ طریقہ) | سونے کی توفیق نہیں

(نہ یہ کرنا نہ وہ کرسکنا)

تین بلائے تیرہ آئے دیکھو یہاں کی ریت

باھر والے کھا گئے اور گھر کے گادیں گیت

(باہر والے کھا گئے، گھر والے بھوکے رہے)

ریوڑیاں | ریوڑیاں | اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں اپنوں کو دے
(ایک قسم کی مٹھائی) | (بے وقوف کی بھلائی اپنی ذات تک)

ریوڑی کے پھیر میں آ جانا

(لالچ کے سبب مصیبت میں مبتلا ہونا)

ریوڑیاں سی بٹ جانا (فوراً خرچ ہو جانا)

ساڈھ | ساڈھ | سو دن چور کے تو ایک دن ساڈھ کا
(پارسا۔ شریف) | (ہمیشہ ایک کا زور نہیں چلتا)

سائی	سائی (ایشگی رقم)	جوتا پہنے سائی کا۔ بڑا بھروسہ بیاہی کا (سائی کا جوتا اور بیاھی بیوی قابلِ اعتبار ہوتے ھیں)
		کسی سے سائی کسی سے بدھائی (ہر ایک سے وعدہ وعید)
سائیں	سائیں (درویش۔ آقا)	کُتے تیرا منہ نہیں تیرے سائیں کا منہ ہے (نوکر کی قدر اُس کے مالک کی وجہ سے ہوتی ہے)
سُبھا	سوبھا (رونق۔ شان)	گھر کی سوبھا گھر والے کے سنگ (گھر کی رونق خاوند کے دم سے ہے)
سُدھ	سُدھ (ہوش۔ خبر)	سُدھ بدھ لینا (خبر لینا)
		سُدھ بدھ بھولنا (بدحواس ہونا)
		سُدھ بسرانا (ہوش کھونا)
		سُدھ رکھنا (خبر رکھنا)
		سُدھ لینا (خبرگیری کرنا)
		سدھ سٹنا (عقل جانا۔ بیخود ہونا)
سِل	سِل (اینٹ)	چھاتی کی سِل ہونا۔ (بوجھ ہونا۔ جوان لڑکی کی شادی نہ ہوئی ہو تو اس موقع پر بولتے ھیں)
سلونا	سَلونا (نمکین)	میٹھے میں سلونا ملانا (بدمزگی پیدا کرنا)
سَنجوگ	سَنجوگ (ملاپ)	آگ پانی کا سنجوگ ہونا (ضِدّین کا اجتماع)

سنوار — سنوار (مار) — خدا کی سنوار ہونا (خدا کی مار ہونا)

سَواد — سَواد (لطف۔ مزا) — بندر کیا جانے ادرک کا سواد (جس کو دلچسپی نہیں کیا سمجھے گا)

تتڑی نے دیا جنم جلی نے کھایا
نہ جیبھ جلی نہ سَواد آیا
(ایک بدقسمت دوسرے بدقسمت کی کیا مدد کرے گا)

جیبھ جلی سواد پایا
(تیز مرچ سے زبان تو جلی مگر مزا آ گیا)

سادھو کو کیا سَواد سے
(درویش زبان کے چسکے نہیں لیا کرتے)

سوٹا — سونٹا (ڈنڈا۔ عصا) — آ بے سونٹے تیری باری
کان چھوڑ کنپٹی ماری } (مسلسل ناکامی کے بعد آخری تدبیر)

سونٹے پڑنا (لاٹھیاں پڑنا)

سوِڑ — سوڑ (رضائی) — تیتے پاؤں پسارئیے جیتی لمبی سوّڑ
(جتنا کپڑا ہو اتنے پاؤں پسارو)

سیالا — سیالا (موسم سرما) — تتّی کھچڑی گھی نہ پیا۔ اب کا سیالا یونہی گیا
(انتہائی غربت ہے)

شوشہ — شوشہ (فتنہ) — شوشہ دینا (فقرہ دینا)
شوشہ چھوڑنا (فتنہ پیدا کرنا۔ نئی بات نکالنا)

شُوم | شُوم (بخیل) | شوشہ اُٹھانا (جھگڑا کھڑا کرنا)
سخی سے شُوم بھلا جو ترُت دے جواب
(انتظار میں رکھنے سے صاف جواب دینا بہتر ہے)
سخی شُوم سال بھر میں برابر ہو جاتے ہیں
(سخی بانٹ کر اور کنجوس چوری کرا کے سال بعد برابر ہو جاتے ھیں)
سخی کے مال پر پڑے شُوم کی جان جائے
(عذاب سخی کا مال لیجاتا ہے اور کنجوس مال کی جگہ جان دیتا ہے)
شوم کے گھر کتا پڑا۔ جائے نہ جانے دے
(کنجوس کے نوکر بھی نہ فائدہ اٹھاتے ہیں نہ فائدہ اُٹھانے دیتے ھیں)

شینہ | شینہ (شیر) | بلی شینہ پڑھایا شینہ بلی کو کھاون آیا
(شاگرد اُستاد کے مقابلے کی جرأت کرے تو کہتے ھیں)

صرفہ | صرفہ (بچت) | جھوٹ بولنے میں صرفہ کیا
(جھوٹا بار بار جھوٹ بولتا ہے)

طُوطی | طوطی (بجانے کا آلہ) | طُوطی بولنا (شہرت پانا)
نقار خانے میں طُوطی کی آواز کون سُنتا ہے
(بڑوں کی رائے میں چھوٹے کو کوئی نہیں پوچھتا)

ظہیر ظہیر پیر تو آپ ظہیر ہیں شفاعت کسکی کریں
(مصیبت میں) (محتاج دوسرے کی کیا مدد کریگا)

کاٹھ کاٹھ کاٹھ ہو جانا (بے حس و حرکت ہو جانا)
(لکڑی) کاٹھ میں پاؤں پڑنا
(بیڑی کا پہنایا جانا)
کاٹھ میں پاؤں ٹھوکنا
(بیڑی کا پہنایا جانا)
کاٹھ کے گھوڑے دوڑانا)
(بیہودہ باتیں کرنا)
کاٹھ کوڑا چلنا (کاٹھ میں دینے اور کوڑے
مارنے کا اختیار ہونا۔ صاحب اختیار ہونا)
کاٹھ کی ھانڈی بار بار نہیں چڑھتی
(بار بار دغابازی نہیں چلتی)
کاٹھ کی مورتی اور چیندن ھار
(بدشکل آدمی کا بناؤ سنگار)
کاٹھ کا الّو (احمق آدمی)
کاٹھ کا گھوڑا (لنگڑے آدمی کا عصا)
کاٹھ کی گھوڑی (ارتھی یا جنازہ)

کاج کاج ایک پنتھ دو کاج (ایک کام سے دو کام
(کام) ہو جائیں)
آپ کاج مہا کاج (خود کیا ہوا کام سب سے اچھا ہوتا ہے)

کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا ۔
(کام میں سُست ، کھانے میں تیز)
پنچوں مِل کیجئے کاج ۔ ہارے جیتے
آئے نہ لاج ۔
(جو کام بڑوں کی صلاح سے کیا جائے اسکی
ہار جیت میں شرمندگی نہیں ہوتی)

کپّا	کُپّا	کُپّا ہو جانا (پھول جانا)
		بندہ جوڑے پلی پلی
		رام لُنڈھائے کُپّا
		(بندہ تھوڑا تھوڑا جمع کرتا ہے ۔ خدا
		ایک ہی مرتبہ سارا تباہ کر دیتا ہے)
کچّی سکڑ	کچّی سکڑی	ابھی کچّی سکڑی ہے
	(ناپختہ ذہن)	(ابھی ناپختہ ہے ۔ کمسن اور بچہ ہے)
کُلنگ	کُلنگ	ماں ٹینی ۔ باپ کُلنگ
	(لمبے قد والا	بچے نکلے رنگ برنگ
	لم ڈھینگ)	(ماں پستہ قد اور باپ لمبے قد والا ہو
		تو اولاد دوغلی ہو گی)
کھّل	کھّل	کھل کھا ، کھل
	(کھلی چھڑا)	(سستا مال خریدنے والے گاہک کو
		چھڑانے کے لئے کہتے ہیں)

کھَمب — کھمبا — کھسیانی بلّی کھمبا نوچے
(بپر۔ بال) — (غصہ دوسروں پر شرمندگی اُتارتا ہے)

کھنگر — کھنگر — پڑا دے کا پڑ اده کھنگر ہو گیا
(جما ہوا پتھر) — (آدے کا آدا خراب)

کھیسا — کیسہ — کھول کیسہ۔ کھا ہریسہ
(جیب) — (زر خرچ کر کے دنیا کا مزا اُٹھاؤ)

گاج — گاج — ٹوٹکوں گاج نہیں ٹلتی
(گرج کی آواز) — (معمولی تدبیروں سے بڑی [illegible]لات ختم نہیں ہوا کرتیں)

گَت — گَت — گت بنانا — (بُری حالت کرنا)
(دُرگت) — دُرگت بنانا — (بدحال کرنا)

گُڑ گلے — گلگلے — گُڑ کھانا گلگلوں سے پرہیز
(پکوڑے) — (ایک چیز قبول کرنا دوسری ویسی بات سے انکار کرنا)

گھاٹی — گھانی — جھٹ پٹ کی گھانی۔ آدھا تیل آدھا پانی
(کولہو) — (جلدی میں کام خراب ہوتا ہے)

گھبراٹ — گھبراٹ — محلے میں آئی برات
(گھبراہٹ) — پڑوسن کو لگی گھبراٹ
(غیر کی طرف سے خیر خواہی بُری ہے)

گھڑاوٹ — گھڑاون — سونے سے گھڑاون مہنگی
(بنوائی۔ ڈھلوائی) — (اصل قیمت سے مزدوری زیادہ)

گھنگرو گھنگرو/گھونگرو گھونگرو باندھنا (ناچنے کی تیاری کرنا)

گھنگرو بولنا / بجنا

(گھونگروؤں کا چھن چھن بولنا)

گھنگرو سا لدا ہونا

(سر سے پیر تک لدا ہونا)

گھُن گھن گھن جھڑنا (لکڑی میدہ ہو کر گرنا)

(دیمک) گھن لگنا (کیڑا لگنا)

آٹے کے ساتھ گھُن بھی پس جاتا ہے

(گنہگار کے ساتھ معصوم مارا جاتا ہے)

گھُنگھنیاں گھنگھنیاں منہ میں گھُنگھنیاں بھرنا (چپ سادھ لینا)

(اُبلا ہوا غلّہ) منہ میں گھُنگھنیاں بھر کر بیٹھنا

(خاموشی اختیار کر لینا)

؎ نہ ڈال آبلے اے گرمئ فغاں منہ میں

کہ چپکے بیٹھ رہوں بھر کے گھُنگھنیاں منہ میں (ذوقؔ)

؎ گھُنگھنیاں منہ میں بھرے بیٹھے ہو گونگے نہ بنو

رنج معلوم تو ہو اچھی بُری بولو تو

گھُوں گُوہ گُوہ اچھلنا (بُری بات کی شہرت ہونا)

(پاخانہ۔ فضلہ) گُوہ تھاپتے پھرنا (مجنونانہ حرکتیں کرتے پھرنا)

گُوہ سے گھناؤ کرنا (ازحد ذلیل و رسوا ہونا)

گُوہ کا ٹوکرا سر پر اُٹھانا (بُرائی سر لینا)

گُوہ کا کیڑا ہونا (بُرائی میں مبتلا۔ مجازاً نوزائیدہ

انسانی بچہ کے لئے بولا جاتا ہے)

گوہ کھانا (جھک مارنا)

گوہ ہو جانا (میلا ہو جانا)

گوہ میں ڈھیلا پھینکو نہ چھینٹیں اڑیں

(بُروں کے منہ لگ کر عزت بچانا مشکل ہے)

گھئوگھپ — گھاؤگھپ — گھاؤگھپ کرنا (غبن کرنا)

(فضول خرچ

دغاباز)

گھیو — گھیو — دُکھ سکھ جیو سے۔ کھاؤ بھیا گھیو سے

(گھی) — (دکھ سکھ زندگی کے ساتھ ہے سکون

سے زندگی گزارو)

گالنڑ — گالنا — گھر گالنا (گھر تباہ و برباد کرنا)

(تباہ کرنا)

گبھنڑ — گابھن — گابھ ڈالنا (حیوانات کا کچا حمل گرنا۔ بچہ گرنا)

(حاملہ) — گابھنی گابھ ڈالتی ہے

(رعب اور خوف سے حمل والوں کے حمل گر

جاتے ہیں)

ہری کھیتی گابھن گائے

منہ پڑے جب جانی جائے

(ہری کھیتی اور حاملہ گائے کا اعتبار اسوقت

ہوتا ہے جب نتیجہ نکلتا ہے)

گلُ — گل — ہانسی سے گل پھانسی

(گلا۔ گلے کا مخفّف) — (ہنسی مذاق نقصان دہ ہے)

گل بہیّاں ڈالنا (گلے میں پیار سے بازو ڈالنا)

گل دینا (پھانسی دینا)

گل گل جوتھ ملانا (مزے اُڑانا)

گل مچھّے (داڑھی کے وہ بال جو ٹھوڑی کے بال مُنڈانے کے بعد رُخساروں پر رکھ لیتے ہیں)

گل تکیّہ (وہ چھوٹا اور گول تکیہ جو سوتے وقت رخساروں تلے رکھتے ہیں)

گل جَندڑا (وہ رومال یا کوئی اور کپڑا جو ضرب رسیدہ ہاتھ کو رکھنے کیلئے گلے میں لٹکاتے ہیں)

گل جَندڑا — گل جندڑی — ڈُٹی بانھ گل جندڑی

(گلے میں ڈالا گیا کپڑا) — (ایک مصیبت کیساتھ دوسری مصیبت)

گلّنڑ — گلنا — دال گلنا (بس چلنا)

(گل جانا) — دال نہ گلنا (کوشش کامیاب نہ ہونا)

لَارا — لارا — لارا لیری لگانا

(بہانہ۔ حیلہ) — (حیلے کرنا۔ ٹال مٹول کرنا)

گدھے کو لُون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں
دُکھتی ھیں
(بے وقوف کے ساتھ احسان کیا اُس نے
سمجھا بدسلوکی ھوئی)
بڑی بہو کو بلاؤ جو کھیر میں لُون ڈالے
(کام بگاڑنے والی کے لئے استعمال ہوتا ہے)
لو بنیے کا لون گرا دونا ہوا
تیلی کا تیل گرا ھینا ہوا
(ضروری نہیں ایک کام میں ایک کا فائدہ
ہو تو دوسرے کا بھی ہو)

لیر	لیر (کپڑے کی پٹی)	لیر لیر کرنا (دھجیاں اُڑانا)
		لیرے لگنا (کپڑے پھٹ جانا)
		لیریں لٹکنا (لباس تار تار ہونا۔غریب ہونا)
لیٹی	لیٹی (ملغوبہ)	جس حلوے میں گھی نہ ہووے حلوہ نہیں وہ لیٹی ھے (ہر چیز اپنے مانے ہوئے اوصاف سے پہچانی جاتی ہے)
لیکھا	لیکھا (حال)	اُونچے چڑھ کے دیکھا تو گھر گھر یہی لیکھا کوٹھے چڑھ کے دیکھا تو گھر گھر ایک ہی لیکھا (دنیا داری کے جھگڑے سبھی کے ھاں ہوتے ھیں)

لار الیری کا یار۔ کبھی نہ اُترے پار
(جو شخص بہانے کرتا ہے اُس کی اُمید کبھی
پوری نہیں ہوتی)

لِتّا — لِتّا (کپڑا) — بدن پر نہیں لِتّا۔ پان کھائیں البتہ
(غریبی میں امیرانہ ٹھاٹھ)

لُکاوݨ — لُکانا (چھپانا) — ساس لُکا لکا۔ بہو بکا بکا
(جو بات ساس چھُپ کہ کرے بہو
برملا کرتی ہے)

لکھّݨ — لکھّن (کرتوت) — اُترّ جاؤ کہ دکن وہی کرم کے لکھّن
(جہاں جاؤ قسمت کا لکھا ملتا ہے)
اُتر کہے بتا دے دکن۔ وا کے اچھے نہیں لکھّن
(جو شخص اپنا اتا پتا درست نہ بتائے وہ
اچھا نہیں ہے)

لُلّو پھتّو / لُلّو پتّو — للّو پتّو (خوشامد) — للّو پتّو کرنا (خوشامد کرنا)

لوݨ — لُون (نمک) — لُون مرچ آنکھوں میں بھرنا
(حاشیہ چڑھانا۔ بات بڑھا کر بیان کرنا)
لُون چھڑکنا (زخم پر نمک چھڑکنا)
آنکھوں میں لُون جھونکنا (تکلیف دینا)
لُون مرچ لگانا (بھڑکانا)

ماس — ماس (گوشت) — ماس سب کوئی کھاتا ہے
ھڈی گلے میں کوئی نہیں باندھتا
(اچھی چیز کے سب خواھاں ہوتے ھیں
بری کو کوئی نہیں پوچھتا)
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں
(چیل کے گھونسلے میں گوشت نہیں ملتا)
ماس نوچنا (بوٹیاں کاٹنا۔ غیبت کرنا)

ماندہ — ماندہ (بیمار) — طبیعت ماندی ہونا (بیمار ہونا)

مَت — مَت (عقل، ہوش) —
مَت اُلٹنا
مَت اُلٹی ہونا } (عقل جاتی رہنا)
مَت بدلنا (سمجھ کا کچھ سے کچھ ہو جانا)
مَت پلٹنا (سمجھ اُلٹی ہو جانا)
مت پھرنا (قسمت پھرنا)
مَت پھیرنا (سمجھ تبدیل کرنا)
مَت دینا (نصیحت کرنا)
مَت کھو جانا (عقل زائل ہو جانا)
مَت کھو دینا
مَت مار دینا } (عقل زائل کر دینا)
مَت مارنا (حواس میں نہ رہنے دینا)
مَت ماری پڑنا (عقل جاتی رھنا)

تریامت پر چلیں جو وہ نرھیں نرگیان
(عورت کے کہنے پر چلنے والا بیوقوف ہے)
مت ہونا (سمجھ ہونا۔ نصیحت ہونا)
تریامت میں جو آوے وہ اک دن لاج گنوائے
(عورتوں کا کہا ماننے والا رسوا ہوتا ہے)
سارے بنیوں کی ایک مت
(سارے کنجوس ایک جیسے ہوتے ہیں)

مُرمُرے — مُرمُرے — مُرمُرے کے گوکھرو (ایک قسم کا پتلا اور مُڑا ہوا گوٹا)
(بھنے ہوئے چاول جنہیں چباتے ہوئے مُرمُر کی آواز آتی ہے) — مُرمُرں کا تھیلا (بڑا موٹا پھسپھس آدمی)

مَرونڈا — مَرُنڈا — مرنڈا کرنا (گٹھڑی بنانا۔ مروڑنا)
(بھنے ہوئے گیہوں یا مکئی کے دانے جن میں گڑ اور گھی ملا کر لڈو بناتے ھیں) — مرنڈا ہونا (غیر متحرک کرنا)
مرنڈا بنانا (توڑ مروڑ کر اکٹھا کرنا)

مروڑی — مروڑی — مروڑی دینا (بل دینا)
(آٹے کی بتی جو روٹی پکاتے وقت ہاتھ سے اُتارتے ھیں) — مروڑنا (کس بل دینا)
مروڑی کھانا (بل کھانا)
مروڑیاں کھانا (پیچ و تاب کھانا)

مسیت — مسیت (مسجد) — اندھا مُلّا ٹوٹی مسیت (ناقص کو ناقص شے ملتی ہے)

مکر — مکر — دنیا ٹھگے مکر سے روٹی کھائے شکر سے۔
(دھوکا۔ فریب) (لوگ دھوکے باز ہوتے ہیں)
مکر کرنا (فریب کرنا)
مکر گانٹھنا (دھوکا دینا)

مکناں — مکنا — توکھول میرا مکنا۔ میں گھر سنبھالوں اپنا
(سہرے کا دھاگہ۔ گھونگھٹ) (جب نئی دلہن گھر کے کاموں میں مداخلت کرے تو ساس کہتی ہے)

مِکھ — میکھ — مین میکھ نکالنا (عیب نکالنا)
(ہڈی کے اندر کا گودا) مین میخ نکالنا (عیب جوئی کرنا)

مکھاناں — مکھانا — جنے کوئی۔ گوند مکھانے کھائے کوئی
(ایک قسم کی مٹھائی) (محنت ایک کرے مزے دوسرا اُٹھائے)

مَن — مَن — مَن اٹکنا (دل آنا۔ عشق ہونا)
(دل۔ جی۔ مرضی) مَن اُکتانا (بیزار ہونا)
مَن اُگلنا (سانپ کا اپنے مہرے کو منہ سے باھر نکالنا)
من نگلنا (سانپ کا اپنے اُگلے ہوئے مہرے کو نگلنا)
مَن لبنا (دل میں سمانا)
من بھاتا کھایئے جگ بھاتا پہنیئے
(کھانا دل پسند اور لباس جگ پسند ہو)

مَن چاہے منڈیا ہلائے
(اُوپری دل سے اِنکار ہے)
مَن بھر جانا (دل سیر ہونا)
مَن چلتا ہے ٹٹو نہیں چلتا
(حوصلہ بڑا ہے مقدور کچھ نہیں)
مَن چنگا تو کٹھوتی میں گنگا
(اِعتقاد درُست ہو تو خدا ہر جگہ ہے)
مَن کا مَن میں رہنا (ارمان پورا نہ ہونا)
مَن کچّا کرنا (ہمت ہارنا)
مَن کرنا (دل چاہنا)
مَن کھٹا کھوٹا ہونا (ایّامِ حمل میں حاملہ کا
ہر شے کھانے کو جی چاہنا)
مَن کے لڈو پھوڑنا (خیالی پلاؤ پکانا)
مَن لبھانا (دل کو فریفتہ کرنا)
مَن مارنا (نفس کشی کرنا)
مَن مِلنا (دِل مِلنا)
مَن میں آنا (دِل میں آنا)
مَن میلا کرنا (رنجیدہ ہونا)

مَندا مَندا
(خراب۔ کساد بازاری)
مَندا ہونا (کاروبار نہ چلنا)

موٹی گالھ — موٹی گل — (موٹی بات۔ اھم بات)

پیٹ پیچ پڑی روٹیاں تو سبھی باتیں موٹیاں
(پیٹ بھرے کو ہر بات سوجھتی ہے)
پیٹے میں پڑی روٹیاں تو سب گلاں موٹیاں
(امیری میں باتیں سوجھتی ھیں)

مُول — مُول — (ھرگز)

بیری لاگے ہاتھ، تو چھوڑ نہ لیکر مال
اسکی جڑ کو مُول ہی باھر پھینک نکال
(دشمن جب ملے اس کا کام تمام کرد)
تریا تجھ سے جو کہے مول نہ تو وہ مان
(عورت کی بات ہرگز نہ مانو)

مُھایا — مُھایا — (محبت۔ خاطرداری)

مُنہ سے مُھایا ہے
(حسنِ اخلاق سے تعلقات بڑھتے ھیں)

میٹُن (مے + ٹُن) — میٹن (مٹانا)

تقدیر کے لکھے کون میٹے
(قسمت کا لکھا ہو کر رہتا ہے)
دُکھ سُکھ نسدن سنگ ہے میٹ سکے نہ کوئی
(دُکھ سُکھ ساتھ ساتھ ھیں انہیں کوئی جدا نہیں کر سکتا)

نِت — نِت — (ہمیشہ)

شرم کی بہو نِت بھوکی مرے
(غیرت مند ھمیشہ بھوکا رھتا ہے)
دانت میں منجن آنکھ میں سُرمہ نِت کر نِت کر
(منجن کرنے اور سُرمہ لگانے کی عادت بناؤ)

نِوادݨ — نِوانا (موڑنا) — کچے بانس کو جدھر نِواؤ۔ نیو ہو جائے
اور پکّا کبھی نہ ٹیڑھا ہو
(بچوں کی تربیت آسان ہے)

نِماناں — نِمانا (بیچارہ، بےکس) — بیٹی کا دھن نمانا ہے آتے بھی رُلائے
جاتے بھی رُلائے
(بیٹی کی پیدائش اور شادی پر لوگ غمگین
ہوتے ہیں)

نیڑے — نیڑے (قریب) — بھائی دور۔ پڑوسی نیڑے
(ہمسائے رشتہ داروں سے بھی قریب تر
ہوتے ہیں)

وَٹّہ — بَٹّہ (دھبّہ۔ نشان۔ نقصان) — بٹے پر خریدنا (نفع نقصان پر خریدنا)
بٹے دار روپیہ (ناقص روپیہ)
بٹے کھاتے (ناقابل وصول رقم)
بٹے کھاتے لکھنا / ڈالنا
(رقم کو ناقابلِ وصول قرار دینا)
بٹے سے منہ توڑنا (سخت سزا دینا)
بٹے کاٹنا (کٹوتی کرنا)
بٹہ دینا (نقصان پہنچانا)
بٹہ لگنا (گھاٹا ہونا۔ عیب لگنا)
بٹہ آنا (کمی ہونا۔ نقصان ہونا)
آبرو میں بٹہ لگنا (بے عزّت ہونا)

آبرو میں بٹہ لگانا (بے عزت کرنا)

ویر   بَیر   بیر باندھنا (عداوت پر تُل جانا)

(دشمنی)   بیر لبانا (دشمنی کرنا۔ ضد باندھنا)

بیر پڑنا (عداوت ہو جانا)

بیر لینا (انتقام لینا)

بیر نکالنا (بدلہ لینا)

خدا واسطے کا بیر ہونا
(بلاسبب دشمنی)

خود اور خدا میں بیر ہے
(غرور خدا کو پسند نہیں)

ہاسا   ہانسا / ہانسی   گنوار کا ہانسا۔ توڑے پانسا

(ہنسی مذاق)   (احمق کا مذاق نقصان دہ ہے)

روگ کا گھر کھانسی اور لڑائی کا گھر ہانسی
(کھانسی بیماریوں کی جڑ اور ہنسی مذاق
لڑائی کا سبب ہے)

ھانسی کے گل پھانسی
(ہنسی مذاق نقصان دہ ہے)

ہت ترے کی   ہَت ترے کی   ہت ترے کی ایسی تیسی

(چل دور ہو۔   (تیرا خانہ خراب)
تیری ایسی تیسی)   ہت تری کی (چل دور ہو)

ہت تمہی (ہٹ رہے)

ہَپ ہَپ ہَپ ہَپ آپ کو ہَپ ہَپ اور کو تھُو تھُو
(نگلنے کی آواز) (اپنے کام کو اچھا اور دوسرے کے
کام کو بُرا کہنا)
ہَپ کر جانا (نگل جانا۔ کسی کا مال ہضم کرنا)
ہَپ ہَپ (جلد جلد نگلنے کی آواز)
ہَپ ہَپ کرنا (پوپلوں کی طرح کھانا)
میٹھا میٹھا ہَپ ہَپ کڑوا کڑوا تھُو تھُو
(دل پسند چیز کھا لینا اور ناپسندیدہ چیز
تھوک دینا)

ہنگ ڈیوڻ ہگ دینا ہگ دینا (خوف سے پاخانہ کردینا)
(پاخانہ کردینا) شکار کے وقت کُتیا ہگائی
(کام کے وقت حیلہ بہانہ یا سُستی
کرنے لگے)
ہگتے پادتے جانا۔ (ڈر کے مارے
بھاگتے جانا۔ بلا عذر جانا)
اپنا گھر ہگ ہگ بھر۔ پرایا گھر تھوک کا ڈر
(دوسرے کے گھر میں احتیاط لازم ہے)

ہِنگ ہینگ ہینگ لگانا (نیچا دکھانا۔ ذلیل کرنا)
(ایک درخت ہینگ ہگنا (بیمار پڑا رہنا)
کا گوند) ہینگ لگا کر رکھو (طنزاً۔ ہوا نہ لگنے دو)
ہینگ آئی تو باٹ لگا ئی (موقع کھو دیا)

ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آوے
(معمولی خرچ سے زیادہ مفاد
دِلی سے ہینگ آئی تب بڑے پکے
(بڑی مشکلوں سے بعد کام ہوا)

ہئی	ہائی (تھی)	اپنی ہائی اور پر گنوائی (قصور اپنا تھا ذمّہ دار دوسرے کو ٹھہرایا)
ہینا	ہینا (کمزور۔ کم)	ہینا ہونا (مقابلتاً کمزور ہونا) لونیے کا لون گرا دُونا ہوا تیلی کا تیل گرا ہینا ہوا (ضروری نہیں ایک کام میں ایک کا جو فائدہ ہو دوسرے کا بھی ضرور ہو)
ہینگن	ہینگنا (گدھے کا آواز نکالنا)	آج تک پڑے ہینگ رہے ہیں (جب کوئی اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہو تو کہا جاتا ہے)

اُردو ضرب الامثال میں سرائیکی الفاظ وتراکیب

(گزشتہ موضوع سے پیوستہ)

سرائیکی الفاظ/ تراکیب	اُردو الفاظ/ تراکیب	اُردو ضرب الامثال
آپ مُرادے	آپ مرادے (خودغرض۔من مانی کرنے والے)	آپ خورادے، آپ مرادے (نہایت خودغرض ہے)
آدر	آدر (قدرومنزلت، خاطرداری)	آدر بڑھل گجادر بہو کے (دولت مند کی سبھی عزت کرتے ہیں) پچھی بن آدر کون کرے (دولتمند کی سبھی قدر کرتے ہیں)
آدربھا	آدربھاؤ (خاطرتواضع	آدر نہ بھاؤ، جھوٹے مال کھاؤ (بے ایمانی کرنے سے کمینے کی عزت میں فرق نہیں آتا)
آش	آش (یخنی، کوئی عمدہ شے)	تازی مار کھائے، ترکی آش کھائے (نالائق کی قدر ہے)
آمد	آمد (آمدنی)	اَسّی کی آمد، چوراسی کا خرچ (آمدنی کم خرچ زیادہ)
اُتّر	اُتّر (شمال)	آپ رہیں اُتّر کام کریں پچھّم (نہایت بے پرواہے)

اُدّم	اُدم (محنت۔ تگ ودو)	اُدم سے دلدّر گھٹے (کوشش سے مشکلات کم ہوتی ہیں)
اُدماء	اُدماد	چاردن کی چودھر پر اِتنا اُدماد (عارضی بات پر اتنی بڑائی)
اُدھلی (اُدھلنؔ مصدر سے)	اُدھلی (مغویہ۔ بدکار)	ادھلی بہو بلندے سانپ دکھائے (بدکار باہر جانے کے بہت بہانے بناتی ہے)
اَسلیٹی	السیٹی (سُست)	بھری برسات میں منہ نہ دھووے، وہ بھڑوا السیٹی ہے۔ (سخت کاہل کیلئے بولتے ہیں)
اَرسیس	اسیس (دُعائے عافیّت)	ٹہل کرو فقیر کی جو دیوے تمہیں اسیس (فقیر کی خدمت سے سُکھ ملتا ہے)
اِگاڑی	اگاڑی (اگلا حصّہ)	اگاڑی، پچھاڑی، پھونک بھڑوے کی داڑھی، جس نے راہ پنچوں کی ماری (جو سب کے خلاف ہو اس سے نجات پانا ہی بہتر ہے)
اِگلا	اگلا (مخالف۔ سامنے والا۔ مذکور۔ دوسرا)	اگلا مارے اور رونے نہ دے (ظالم شکایت کا موقعہ بھی نہیں دیتا)
اَلل وِلل	اَلل بِلل (بے کار کام)	بہرے کے آگے رونا۔ گونگے آگے گل۔ اندھے آگے ناچنا تینوں الل بلل (جس پر اثر نہ ہو اُسے کچھ کہنا بیکار ہے)
اَنت	اَنت (آخر۔ انتہا)	بسنت، جاڑے کا اَنت (بسنت سردیوں کا اختتام ہے)

لفظ	معنی	کہاوت
اندھادُھند	اندھادُھند (اندھیر نگری۔ بغیر سوچے سمجھے)	اندھادُھند منو ہرا گائے (سخت بدانتظامی ہے)
اوجھ	اوجھ (بڑا پیٹ)	اوجھ بھرے نہ روگ جھڑے (زیادہ نہ کھاؤ تو بیمار نہ ہو گے)
اَہل	اہل (گوبر کی باریک کھاد، صلاحیت)	اگلی اَہل بھی جاتی رہی (پہلے والے تعلقات بھی نہ رہے)
اَیتوار	آیتوار (اتوار)	آیتوار جب جانیئے جب ہٹی لیپیں بانیئے (اصل چھٹی کاناغہ وہ ہے جب بنیئے چھٹی کریں)
بختاور	بختاور (خوش بخت)	بختاور کا آٹا گیلا، کم بخت کی دال پتلی (خوش بخت ہی کام سنوارتے ہیں)
بدلی	بدلی (چھوٹا بادل)	بدلی کی چھاؤں کیا (ناپائیدار شے کا فائدہ نہیں)
		بدلی دھوپ جب نکلے جب تیز (غریب کو کبھی مگر سخت غصہ آتا ہے)
		بدلی میں دن نہ دیسے، پھوہڑ بیٹھی پیسے (بے وقوف بے وقت کام کرتا ہے)
بِشنی	بِشنی (عیاش، دولتمند، مجازاً طوائف)	بے زر بشنی بھڑوے برابر (عیاش نادار ذلیل ہوتا ہے)
بگانہ/بِگانی	بِگانہ/بگانی (پرایا/پرائی)	بگانہ سرپنسیری برابر (دوسرے کی شے کی پرواہ نہیں ہوتی)

		بگانی آس ، نِت اپاس
		(دوسروں سے اُمید، مایوسی لاتی ہے)
		بگانی کھیتی پر جھینگر ناچے
		(پرائے مال پر شیخی مارتی ہے)
		بگانے کاان بولی توڑے تان
		(فائدہ کسی کا ہو اور خوش دوسرا ہو)
بے وارثی	بے وارثی	بے وارثی ناؤ ڈانواں ڈول
	(لاوارث)	(بغیر مالک کے شے ستیاناس ہو جاتی ہے)
بھاگ	بھاگ	آپ آئے ، بھاگ آئے
	(بخت)	(آپ کی آمد خوش نصیبی کا باعث ہے)
		آپ سنے راگ سے، فقیر سنے بھاگ سے
		(غریب کو سہولت اتفاق سے ملتی ہے)
		ساس تیرے ساگ ، ماتھے تیرے بھاگ
		(سُسرال میں خوش قسمت کیلئے بولتے ہیں)
بُھرجائی	بھرجائی	بڑبک کی جورو، سب کی بھرجائی
	(بھابی)	(ادنیٰ سے سبھی مذاق کرتے ہیں)
بَھناوݨ/بَھنواوݨ	بھنانا	پیسے کے تین دھیلے بھناتا ہے
	(ریزگاری لینا)	(نہایت کفایت شعار ہے)
بُھونڈُو	بھونڈو	بھوندو بھاؤ نہ جانے ، پیٹ بھرنے سے کام
	(بے وقوف)	(بیوقوف کو محض کھانے سے کام ہوتا ہے)
بارہاں وفات	بارہ وفات	بارہ وفات کی کھچڑی آج ہے تو کل نہیں
	(12 ربیع	(جلد ضائع ہو جانے والی شے کے بارے
	الاوّل)	میں بولتے ہیں)

بامنؒ	بامن (برہمن)	آئے کناگت پھولا کانس، بامن اُچھلیں نونو بانس (کناگت میں برہمن کو خوب دان ملتا ہے) بامن بچن پروان (برہمن کو ناراض نہ کرو) بامن کا بیٹا باون برس تک بونگا (برہمن مانگ کر کھاتا ہے اسلئے نادان ہے) بامن ناچے، دھوبی دیکھے (عزت دار ادنیٰ کے سامنے ہتک کرائے ہے)
بانہہ (بانہہ پکڑنؒ)	بانہہ (بازو، حمایت)	بانہہ پکڑے کی اور نبھانا (حمایتی بنے ہو تو ساتھ نبھانا) بانہہ چھڑائے جات ہو نبل جان کے موئے ہردے میں سے جاؤ گے تو مرد بدونگی توئے (مجھے کمزور جان کر الگ ہو رہے ہو مگر دل سے کیسے نکلو گے) بانہہ گہے کی لاج (دستگیری کی شرم رکھنا) بڑے نہ بوڑن دیت ہیں جا کی پکڑیں بانہہ (تجربہ کار کا مشورہ ڈبوتا نہیں)
بُدھ	بُدھ (عقل۔ہوش)	اگم بُدھ بانیا، پچھم بُدھ جاٹ (بنیا چالاک اور جاٹ بے عقل ہوتا ہے)
بوہنیؒ	بوہنی (صبح کی پہلی بکری)	بوہنی تھونی، رد بلا (اچھی بوہنی، دن بھر کا اچھا شگون)
بیڑا پار ہے	بیڑا پار ہے (کامیابی ہے)	اب کے وار میں بیڑا پار ہے۔ (اس دفعہ کامیابی ضرور ہو گی)

پاپ	پاپ	پاپ اُبھرے پر اُبھرے
	(گناہ)	(گناہ ضرور ظاہر ہوتا ہے)
		پاپ چھپائے نہ چھپے، جیسے لہسن کی باس
		(گناہ چھپا نہیں کرتا)
		پاپ کا گھڑا ابھر کر ڈوبتا ہے (بدی کو زوال ہے)
		پاپ کی ناؤ آج نہیں کل اور کل نہیں پرسوں
		ڈوبے اور ڈوبے (بدی کو بالآخر زوال ہے)
پاپی	پاپی	پاپی کا مال اکارت جاتا ہے
	(گناہگار)	(مالِ حرام ضائع ہو جاتا ہے)
		پاپی پاپ کا، بھائی اور نہ باپ کا
		(گناہگار بدلحاظ ہوتا ہے)
		پاپی کی ناؤ منجدھار میں ڈوبتی ہے
		(گناہگار کا سب کچھ تباہ ہو جاتا ہے)
		پاپی کے من میں پاپ ہی بسے
		(بُرا بُرائی ہی سوچتا ہے)
پٹھی	پٹھیا (پٹھی کی	بارہ برس کی پٹھیا، بیس برس کی ٹٹیا
	تصغیر۔نوخیز مادہ)	(عورت کی جلد شادی بہتر ہے)
پچھاڑی	پچھاڑی	اگاڑی، پچھاڑی، پھونک بھڑوے کی
	(پچھلا حصہ،	داڑھی جس نے راہ پنچوں کی ماری
	اختتام)	(بدنام کنندہ سے نجات پانا ہی بہتر ہے)
پچھّم	پچھّم	آپ رہیں اُتر، کام کریں پچھّم
	(جنوب)	(نہات بے پرواہ ہے)

پچھوں	پچھو (پیچھے کو، پلٹ کر)	اُتّر ہار جو برکھا ہووے تو کال پچھو، کو جا کر رووے (شمال میں بارش ہو تو کال نہیں پڑتا)
پراہنا	پاروَہنا (مہمان)	ایک دن پاروَہنا، دوسرے دن ان کھاوَنا (ایک دن مہمان، دوسرے دن بلائے جان)
پرلو	پرلو (برباد۔تباہ)	آپ ڈوبے تو جگ پرلو (اپنی مصیبت بڑی معلوم ہوتی ہے)
پریت	پریت (محبت۔پیار)	بالو کی بھیت اوچھے کا سنگ پر تریا کی پریت، تتلی کا رنگ (اوچھے کی دوستی اور رنڈی کی محبت ناپائیدار ہوتے ہیں)
پوستی	پوستی (سُست۔افیمی)	اس گھر میں جمعرات رہے گیا یا پوستی رہیں گے (اجتماعِ ضدّین نہیں ہوسکتا)
پیڑ	پیڑ (درد)	آنکھ پھوٹی پیڑ ہوگئی (نقصان ہوا مگر جان چھوٹ گئی)
پیڑا	پیڑا (آٹے کا پیڑا)	اپنے گھر ستّو نہ، اُن کے گھر پیڑا (خود غریب ہو کر دوسروں کے ہاں اعلیٰ فرمائش کرنا)
پَینڈے	پَینڈے (پَینڈا کی جمع۔سفر)	بارہ باٹ، اٹھارہ پینڈے (کرنے کو کچھ نہ سوجھے تو بولتے ہیں)
پِھٹ	پھٹ (تُف۔لعنت)	پھٹ وا کا جینا، جو تکے پرائی آس (پرائے بھروسے پر جینا بیکار ہے)
پَھٹے	پھٹے (جھگڑے)	پھٹے میں پاؤں، دفتر میں ناؤں (دوسرے کے معاملے میں مداخلت کرو تو تھانے کچہری جانا پڑتا ہے)

پُھلّی	پُھلّی (آنکھ میں سفید داغ پڑنے کی ایک بیماری)	1۔اپنا ٹیڑ دیکھیں ناہیں دوسرے کی پُھلّی نہاریں 2۔اپنا ٹینٹ نہ نہارے اور کی پُھلّی دیکھے (ہر کوئی دوسرے کے عیب دیکھتا ہے)
پھیرے	پھیرے (چکّر۔بیاہ کی رسمیں۔رشتے کیلئے آمدورفت)	اپنے پوت کنوارے پھریں پڑوسن کے پھیرے (غیروں پر مہربانی اپنے محروم)
تتّی/ترڑی	تتّی/ترڑی (بدنصیب۔کم بخت)	تتّی پر تین بال۔وہ بھی ناچیں تین تال (بے مائیگی میں اتراتی ہے) ترڑی نے دیا، جنم جلی نے کھایا، نہ جیب جلی نہ سواد آیا (ایک بدقسمت دوسرے بدقسمت کی کیا مدد کرسکتا ہے)
تُسرّ	تُسرّ (تیسرا)	بیٹا مریو، پر تسرّ نہ پڑیو (اوپر تلے تین بیٹے منحوس ہوتے ہیں)
تغار	تغار (بڑا تھال)	توّے کی تیری، تغار کی میری (پہلے آپ بعد میں مَیں)
تغاری	تغاری (چھوٹا تھال)	توّا نہ تغاری، کاہے کی بھٹیاری (پاس کچھ نہ ہو تو دعوے بیکار ہیں)
تِل	تِل (ذرّہ بھر)	تِل اوٹ، پہاڑ اوٹ (آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل) تِل بھر لہو، پہاڑ بھر آشنائی (معمولی سا خونی رشتہ بھی بہت زیادہ واقفیت سے بہتر ہے) تِل چور سو بجر چور (تھوڑی چوری بھی بڑی چوری ہے)

لفظ	معنی	مثال
تُوتی	توتی / طوطی (طوطی)	توتی کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے (بڑوں کے سامنے چھوٹے بے وقعت ہوتے ہیں)
تیل آونٹ	تیل آنا (آگ پر تیل کا اُبال مکمل ہونا)	چڑھی کڑاہی تیل نہ آیا، تو پھر کب آئیگا (وقت پر کام نہ ہوتو پھر بیکار ہے)
تُھپے	تھپے (پاتھے ہوئے اُپلے)	آج کے تھپے آج ہی نہیں جلتے (ہر کام صبر سے ہوتا ہے)
ٹُٹکارنٹ	ٹٹکارنا (جانوروں کو ہانکنے کی آواز)	بیل سرکاری، یاروں کی ٹٹکاری (شے مفت ملنے پر کہتے ہیں)
ٹَخ ٹَخ	ٹخ ٹخ (ہنسی کی آواز۔ شیخی)	سب کچھ گیا، میاں کی ٹخ ٹخ نہ گئی (کنگال ہوگئے مگر شیخی نہ گئی)
ٹُکّا	ٹکا (ٹکڑا)	آئے گا کتا تو پائے گا ٹکا (خدمت سے فائدہ حاصل ہوتا ہے)
ٹَکے ٹَکے	ٹکے ٹکے (بے وقعت۔ عام)	اصیل مرغی ٹکے ٹکے (شریفوں کی بے قدری ہوتی ہے)
ٹنٹا	ٹنٹا (جھگڑا۔ عذاب)	ٹنٹا مت کر جب تک بن ٹنٹے ہوئے کام، ٹنٹا بس کی بیل ہے یا کامت لے نام (حتی الوسع جھگڑے سے بچو)
ٹَنگ	ٹنگ (لات)	ایک تو میاں تھے ہی اوپر سے کھائی بھنگ، تلے ہوا سرا اوپر ہوئی ٹنگ (کاہل آدمی زیادہ کاہلی کے کام کرنے لگے تو بولتے ہیں)

ٹنگری	ٹنگری (ٹنگ بمعنی لات کی تصغیر)	آج میری منگنی کل میرا بیاہ، ٹوٹ گئی ٹنگری رہ گیا بیاہ (وقت بدلتے دیر نہیں لگتی)
ٹوہنا	ٹوہنا (ٹٹولنا۔ٹوہ لگانا)	بھرچپور میں جائیو مت، جائیو تو کھائیو مت، کھائیو تو سوئیو مت، سوئیو تو ٹوہیو مت (بھرچپور کے لوگ بڑے چور ہوتے ہیں) چولھے پیچھے سوویں اور ہڈی کو ٹوویں (سخت غریب ہیں) دُکھیا دُکھ روے، سکھیا کمر ٹوہوے (لالچی لوگ مصیبت زدہ سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں)
ٹھک ٹھک	ٹھک ٹھک (کوٹنے کی آواز)	راجا کے گھر کاج، ہمارے گھر ٹھک ٹھک (امارت تو دولتمندوں ہی کے ہاں نظر آتی ہے)
جگ	جگ (دنیا)	آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانیئے (عزّت سے بڑھ کر کوئی شے نہیں)
جنجال	جنجال (عذاب)	بال جنجال، بال سنگار (بال حُسن کا باعث بھی ہیں اور تکلیف کا بھی) بال جنجال، پلے تو پال نہیں تو مونچھوں کو ٹال (حفاظت کر سکو تو بال رکھو نہیں تو نہ رکھو) بندر کی دوستی، جی کا جنجال (نادان کی دوستی برباد کرتی ہے)
جوگا/ جوگی	جوگا/ جوگی (قابل۔لائق حیثیت کا)	آپ نہ جوگی گیدڑی کاگے نیوتن جائے (اپنا تو پورا پڑتا نہیں، اوروں کی ذمہ داری لیتا ہے)

جوئے	جوئے (بیوی)	باہر میاں چھیل چکنیا چھنگیلے، گھر میں ننگی جوئے (باہر لڑائی، گھر میں حالت خراب)
		بھورا بھینسا، چاندی جوئے، پوس مہاوٹ، برلے ہوئے (بھورا بھینسا، گنجی عورت اور پوس میں بارش شاذونادر ہی ہوتے ہیں)
جَھٹا (جھیڑا جھٹا)	جھاٹا (جھگڑا)	جگن ناتھ بھاتا۔ جس میں جھگڑا نہ جھاٹا (خدا کی تقسیم میں کوئی جھگڑا نہیں ہے)
جھول	جھول (بڑی جھولی)	ناپ نہ تول، بھردے جھول (فقیر زیادہ کا طلبگار رہتا ہے)
جھولنڑ	جھولنا (ملمع کرنا۔ حل کرنا۔ گھولنا)	رانگ نہ سونا ہو کدھی پھرت سنہری جھول (ملمع سے چیز اصل نہیں ہوا کرتی)
جمے ہوئے	جمے ہوئے (پیدا ہوئے)	بانس کی جڑ میں گھموئے جمے ہوئے (اچھی چیز میں نقص لگا ہے)
چنگا	چنگا (صحت مند)	بید کرے بیدائی، چنگا کرے خدا ہی (خدا ہی صحت دیتا ہے)
چُنگل	چنگل (مُٹھی بھر)	چُنگل بھر آٹا سائیں کا، بیٹا جیوے مائی کا (فقیروں کی صدا)
چنگیر	چنگیر (بڑی چھابی)	پُھول پُھول کر کے چنگیر بھرتی ہے (تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے)
چُوچی	چُوچی (پستان کا سرا)	بن چوچی بارہ برس لڑکے رکھتا ہے (جھوٹے وعدوں پر ٹرخاتا ہے)

چوکھے	چوکھے (زیادہ)	ایک تولتا ہے دوسرا کہے چوکھے دے (اپنی غرض کیلئے لوگ پرواہ نہیں کرتے)
چُھٹّل	چھوٹل (آزاد۔ بری الذمہ۔ چھوٹیں)	بوڑھ بھیل بڑھ، گھوس نہ چھوٹل (بڑھاپے کے باوجود بچپن کی باتیں نہ گئیں)
خاصہ	خاصہ (لٹّھا۔ ریشم)	پاتریا کوگزی نہیں، بیسوا اوڑھے خاصہ (نیک دُکھ میں ہیں اور برے عیش میں)
خلیطی	خریطی (تھیلی)	خالی خریطی، پوری فضیحتی (مفلسی بہت بُری ہوتی ہے)
خُوار	خوار (خراب۔ خستہ)	۱۔ باتوں بوڑھا، کرتب خوار ۲۔ باتوں کا چکنا، کاموں خوار (عمر رسیدہ ہوکر بد اعمال)
خیر منگنڑ	خیر مانگنا (بھلا طلب کرنا۔ مثبت خواہشات رکھنا)	اپنے جھونپڑے کی خیر مانگو (اپنی خیر مناؤ)
دان	دان (خیرات)	بامن سے دان مانگتے ہیں (لینے والے دیتے نہیں۔ اُلٹی بات کرتے ہیں)
دانگ	داگ (دان)	داگ لگائے لنگوٹیا یار (دوست ہی دغا کرتے ہیں)
دانی	دانی (دان کرنیوالا)	اپنا ہے ہی نہ، دوسرے کے دانی (دوسرے کے مال پر شیخی بھگارنا)
دِل دریا/دُل دریا (بکثرت۔ وافر)	دل دریاؤ (سخی)	پرایا مال لوٹیے اور بندے کا دل دریاؤ (دوسروں کا مال لوٹ کر سخی کہلاتا ہے)

دَم	دَم (سانس۔زندگی)	امیر کو جان پیاری، فقیر کو ایک ایک دم بھاری (امیر زندگی چاہتا ہے اور غریب موت)
دَوڑی (دوڑنا کا حاصل مصدر)	دَوڑی (کوشش۔جستجو)	روٹی قسمت کی، حُقہ پاؤں دوڑی کا (روٹی قسمت سے اور حقہ کوشش سے ملتا ہے)
دُھوڑ	دُھور (دُھول)	بیاہ میں کھائے بور، پھر کیا کھائے گی؟ دُھور (جسے شادی پر کھانے کو نہ ملا اُسے بعد میں کیا ملیگا)
دَھنّاں سیٹھ	دھنّا بائی/سیٹھ (دولتمند۔دھن والا)	دھنّا سیٹھ بن کے بیٹھے ہیں (بہت حیثیت ظاہر کرتا ہے) اپنے منہ دھنّا بائی (اپنی تعریف خود کرے ہے)
دھیلے	دھیلے (دھیلا کی جمع۔پیسے کا ایک تہائی)	پیسے کے تین دھیلے بھناتا ہے (بہت کفایت شعار ہے
ڈَہر	ڈھر (نشیبی زمین)	بھینس کو ڈھر، مزدور کو شہر (بھینس کو نشیب اچھا اور مزدور کو شہر)
ڈِھینگر	ڈھینگر (کانٹے دار جھاڑی)	اپنا نینگر، پرایا ڈھینگر (اپنی شے کو ہر کوئی اعلیٰ بتاتا ہے)
ڈھولنا	ڈھولنا (گلے کا ایک مردانہ زیور)	بُڈھی بھینس کا دودھ شکر کا گھولنا، بڈھے مرد کی جورو گلے کا ڈھولنا (بوڑھے کو جوان بیوی کی زیادہ حفاظت کرنا پڑتی ہے)
راہ وٹاؤ	راہ بٹاؤ/بٹاؤ (مسافر)	تریا بن نر ہے ایسا، راہ بٹاؤ ہوئے جیسا (عورت کے بغیر مرد، بے حیثیت ہے)

		جلے پرائی دھی اور ہنسیں بٹاؤ لوگ
		(کسی پر مصیبت آئے تو لوگ ہنستے ہیں)
رُکھ	روکھ	بھوکے ہوتو ہرے ہرے روکھ دیکھو
	(درخت)	(سائل کو بخیل کا جواب)
		اسی روکھ پر ہے چڑھا اُسی کی جڑ کٹوائے ،
		وہ مورکھ تو ایک دن دب کر مر جائے
		(جس سے فائدہ حاصل ہو اُس کا بُرا نہ چاہو)
		اُن کے چاٹے ، روکھ نہیں رہے
		(بڑا مال مردم خور ہے)
		بے حیا کے نیچے رُکھ جما ، اُس نے کہا چھاؤں
		ہوئی (بے شرم انسان ، حیا کرنے کی
		بجائے عذر پیش کرتا ہے)
		ٹائر بھلا نہ لانگڑا ، روکھ بھلا نہ جھانگڑا
		(لنگڑی گھوڑی اور خاردار درخت اچھے
		نہیں ہوتے)
روگ	روگ	اوجھ بھرے نہ روگ جھڑے
	(بیماری)	(نہ زیادہ کھاؤ نہ بیمار رہو)
سادی	سادی	تھی دل کی سادی ، جس کا پاتی اُس کا کھاتی
	(سادہ)	(بے حیا / بے شرم کے لیے بولتے ہیں)
		جو سادی چال چلتا ہے وہ ہمیشہ خوشحال رہتا ہے
		(سادگی میں آرام ہے)
سانجھ	سانجھ	دھرتی کی ماں سانجھ
	(شام)	(شام کو آرام ملتا ہے)

		بھورے بھلائے سانجھ گھر آوے، او بھلیل نہ کہلائے (صبح کا بھولا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا نہ کہیں)
ستوں	ستو (بھنی ہوئی گندم کا آٹا)	اپنے گھر ستو نہ، اُن کے گھر پیڑا (خود غریب ہے اور دوسروں کے گھر اعلیٰ کھانا مانگتا ہے)
سر تے آرے چل گیے	آرے سر پر چل گئے (سخت مصیبت آئی)	آرے سر پر چل گئے تو بھی مدار ہی مدار (تکلیف کے باوجود ہٹ پر قائم ہے)
سُکھی	سُکھی (مطمئن)	آپ سُکھی تو جگ سُکھی (سُکھی انسان ساری دنیا کو سُکھی سمجھتا ہے)
سگھرے	سگرے (تمام۔ سب۔ سمیت)	او چھے کے سنگ بیٹھ کر سگروں کی پت جائے (رذیل کی صحبت سے بدنامی ملتی ہے) ترت پھرت ہوں سگرے کام، جب ہوویں مٹھی میں دام (دولت ہو تو سب کام بن جاتے ہیں)
سواد	سواد (مزا)	بڑے کے کہے کا زور، آملوں کے کھانے کا پیچھے سواد آتا ہے (معاملات کے نتائج بعد میں آیا کرتے ہیں)
سوائی	سوائی (معمولی اضافہ۔ جھونگا برابر شے)	ایک کی دونی سے سو کی سوائی بھلی (تھوڑا منافع اچھا ہوتا ہے)
سوبھ/سبھا	سوبھا (لازمہ۔ جزو۔ رونق۔ آؤ بھگت۔	برات کی سوبھا باجا، ارتھی کی سوبھا رونا (ہر بات موقع محل پر اچھی لگتی ہے) پھریا نہ ساڑھی، بڑی سوبھا ہماری

	اچھی شے۔تہوار)	(پلّے کچھ نہیں شیخیاں بہت ہیں)
		تریا تو ہے سو بھا گھر کی، جو ہو لاج رکھاوا ز کی
		(حیادار عورت گھر کی زینت ہے)۔
سو بھنڑ	سو بھنا	ناک ہو تو نتھیا سو بھے
	(اچھا لگنا)	(اصل ہو تو فروع اچھی لگتی ہے)
سَودا	سَودا	اَڑکا بنیا سودا دے
	(سامان)	(پھنسا ہوا آدمی سب کچھ مانتا ہے)
سئیں / سائیں	سائیں	باز وٹوٹے باز کو سائیں طعمہ دے (اپنی پالی
	(مالک)	ہوئی چیز کی مالک خود حفاظت کرتا ہے)
		ترت فتح ہوا سکے تائیں، جس کا حامی ہووے
		سائیں (خدا مددگار ہو تو فتح ہی فتح ہے)
صحنک	صحنک	بن بلائی احمق، لے دوڑی صحنک
	(مٹی کا کونڈ)	(کوئی خواہ مخواہ مداخلت کرے تو بولتے ہیں)
صِقلی گر	صقلی گر	مرشد ایسا چاہیے صقلی گر سا ہو، جنم جنم کے
	(صیقل گر)	مور چے پل میں ڈالے کھو/ دھو
		(کامل پیر دل کا زنگ اتارتا ہے)
ضامنی	ضامنی	پدّے کی ضامنی (کمزور کا سہارا کیا)
	(ضمانت۔آسرا)	پُودنے کی ضامنی ہی کیا (ادنیٰ کا کیا اعتبار ہے)
طعمہ	طعمہ (گوشت کی وہ	باز وٹوٹے باز کو سائیں طعمہ دے
	معمولی مقدار جو باز کو	(اپنی پالی ہوئی شے سے پالنے والے ہی کو
	شکار کے سدھانے	محبت ہوتی ہے)
	کیلئے دیتے ہیں)	

کاٹھ — کاٹھ (لکڑی) — اگڑم بگڑم، کاٹھ کاٹھمبر (بیکار اشیاء کا ڈھیر ہے)
بات چھیلے اُکھڑی، کاٹھ چھیلے چکنا (بات کریدنے سے بگڑتی ہے)
بارہ برس کاٹھ میں رہے چلتی دفعہ پاؤں سے گئے (جلدی میں نقصان ہوتا ہے)

کال — کال (قحط) — اُتر ہار جو برکھا ہووے تو کال پچھو کو جا کر رووے (شمال میں بارش ہو تو قحط نہیں پڑتا)

کانڈھی — کانڈھی (جنازے کو کندھا دینے والا) — برادری کو نہ کھلایا، چار کانڈھی جما دیئے (غیروں کو کھلایا اپنوں کو نہ پوچھا)

کچکول — کچکول (کشکول) — جانے بچارا قلندر جس کا پھوٹے کچکول (دُکھی ہی اپنے دُکھ کو سمجھتا ہے)

کرودھ — کرودھ (کینہ) — جب تو نیائے کی گدی پر بیٹھے تو اپنے من سے طرف داری اور کرودھ کو دور کر (حاکم میں طرف داری اور کینہ نہ ہونا چاہیے)

کُڑک — کُڑک (انڈے نہ دینے کی حالت) — اور کے نام انڈے بچے، ہمارے نام کُڑک (غیر مزے اُڑائیں، اپنے محروم رہیں)

کُڑھ — کُڑھ (احمق) — بے وقت کی شہنائی، موٹے کڑھ نے بجائی (احمق بے وقت کام کرتا ہے)

کسے (کسنا سے) — کسے (کھرا کھوٹا جانچنے کیلئے گھسے) — آدمی جانے بسے، سونا جانے کسے (آدمی صحبت سے اور سونا گھسانے سے جانچا جاتا ہے)

ٹلپاوٹ	کلپانا	جو کوئی کلپائے، وہ کیسے کل پائے
	(تنگ کرنا)	(لوگوں کو ستانے والا دُکھی رہتا ہے)
کم اصل	کم اصل	اصل سے خطا نہیں، کم اصل سے وفا نہیں
	(ذلیل۔کمینہ)	(کمینے سے بھلائی کی توقع عبث ہے)
کُنال	کُنال	بھرا کُنالا چھانے تھی، پھاگن کو نہیں جانے تھی
	(بڑی کنالی)	(انجام کا خیال کیے بغیر فضول خرچی کی)
کنگھی چوٹی	ناک چوٹی	آپ اپنی ناک چوٹی میں گرفتار
	(بناؤ سنگار)	(بناؤ سنگار میں ہمہ وقت مصروف)
کھٹائی	کھٹائی	اور کی کھٹائی اپنے آگے آئی
	(کُھدائی)	(دوسرے کا بُرا سوچا، اپنا ہوا
کُھسٹ	کُھسنا	دن کُھسا، مزدور ہنسا
	(گھٹنا۔گِھسنا)	(دن گزرنے پر مزدو اپنی مزدوری کے لیے خوش ہوتا ہے)
کھنگر	کھنگر (پتھر۔ پتھر کی طرح سخت)	پزاوے کا پزاوہ کھنگر ہو گیا (آوا ہی بگڑ گیا)
کھیہ/کھے	کھیہ/کھے	بنا گرو کا بالکا سر میں ڈالے کھیہ
	(خاک۔دھول)	(جس پر نگرانی نہ ہو وہ بدچلن ہو جاتا ہے)
		جھوٹ بولنا اور کھے کھانا برابر ہے
		(جھوٹ بولنا بُری عادت ہے)
		جو جائے کلکتہ، کھے کھائے البتہ
		(کلکتہ جانے والا ذلیل ہوتا ہے)
گگری	گگری	ادھ جل گگری چھلکت جائے
	(گاگر کی تصغیر)	(کم ظرف معمولی شے پر بہت اتراتا ہے)

گِلٹ	گِلٹ (ملمع۔ ایک مخلوط دھات)	تھوڑے تیزاب سے یہ گِلٹ اُتر سکتا ہے (ذراسی سختی سے اصل حال معلوم ہو جائیگا)
گھیَو	گھیَو (گھی)	بوڑھ نہ سودا، گھیو کھچڑی (بڑھاپے میں زبان کا چسکا) نیم نہ میٹھا ہوئے، سینچ گڑ گھیو سے (فطرت نہیں بدلا کرتی)
گَئوں	گئو (گائے)	بہونویلی اور گئو دودھیلی (نئی نویلی دلہن اور دودھ والی گائے اچھی ہوتی ہے)
لاٹ (لاٹ لگنٹ)	لاٹ (دیمک۔شورزدہ)	سب گڑ لاٹ ہو گیا (سارا کام خراب ہو گیا)
لل وِلل	الل بلل (بیکار کام۔اُلٹا سیدھا)	بہرے آگے رونا، گونگے آگے گل، اندھے آگے ناچنا، تینوں الل بلل (جس پر اثر نہ ہو اُسے کچھ کہنا بیکار ہے)
لَوٹھر/لوٹھے	لوٹھے (مفت خورے)	پیس موئی، پکا موئی، آئے لوٹھے کھا گئے (کمائے کوئی، کھائے کوئی)
لونٹ	لون (نمک)	بڑی کمائی پر لون بکوا (آمدنی کے باوجود کنجوس) اتنا جھوٹ بولو جتنا آٹے میں لون (حد کے اندر رہنا چاہیے)
لہنگا	لہنگا (ایک زنانہ پہناوا)	اتنے کی بڑھیا نہیں جتنے کا لہنگا پھٹ گیا (حیثیت سے زیادہ نقصان ہوا)
لیپا	لیپا (لپائی)	اگلا لیپا دے بہا، اب کا لیپا آگے لا (پہلے کام کو مٹا کر نیا کام شروع کرو)

لیکھے	لیکھے (حال سے۔ حساب سے)	اندھے کے لیکھے جیسے رات ویسے دن (غمگین پر اچھے موسم کے اثرات نہیں ہوتے)
مار کُٹائی	مار کُٹائی (دنگا فساد)	اُت بھی مول نہ جاوے بھائی، جت ہو مار کٹائی (جہاں لڑائی دنگا ہو وہاں نہ جاؤ)
متّا (متّا پکاوٹ)	متّا (نتیجہ۔ فیصلہ)	انت متّا، سو متّا (سوچنے سے کام کا نتیجہ بہتر ہوتا ہے)
مُٹاوٹ	مُٹائے (موٹا ہو)	بکرا مُٹائے تب لکڑی کھائے (سہولتیں مزدور کو بگاڑ دیتی ہیں)
مِٹّی خُوار	مٹی خراب (ذِلّت)	آبرو دار کی مٹی خراب (عزت والے کو بڑی مشکل ہوتی ہے)
مَچلا	مَچلا (چالاک۔ ضدّی باغی)	سو سوتے نہ ایک مچلا (ایک چالاک سو سوئے ہوئے آدمیوں سے اچھا ہے)
مُکھ	مُکھ (چہرہ)	اس کا دُکھ دکھاوے مُکھ (تکلیف چہرے سے ظاہر ہوتی ہے)
مگرا	مگرا (اندر سے گہرا، چالاک)	سو (100) گاڑی نہ ایک چھکڑا، سو (100) حرامزادے نہ ایک مگرا (ایک گہرا آدمی سو بد معاشوں سے بُرا ہے)
مَلوک	مَلوک (نرم و نازک)	ایک جنا گھر مردہ بھیل، چار جنا مل کھائی لیل، آپ آپ کے سبھی ملوک، جھانٹ اُکھیڑے مردہ بلوک (ایک مُردے کو چار آدمی لے گئے،

نزاکت کے سبب مردے کو ہلکا کرنے کیلئے
اُس کے زیرِ ناف بال مونڈ دیئے)

مندے	مندے (خراب)	بُرا حال مندے دہاڑے (مصیبت کے ایام)
مُنڈھی	مُنڈھی (کٹے ہوئے درخت کا نچلا تنا)	وہ منڈھی جاتی رہی جہاں اتیت رہتے تھے (بنیاد ہی ختم ہوگئی ہے)
منگتے	منگتے (گداگر)	باغ لگا نہیں منگتوں نے ڈیرے ڈال دیئے (اصل کام سے پہلے طلبگار آ گئے)
منگل گاونڑ	منگل گائے (خوشی کے گیت گائے)	بیٹھی بُڑھیا منگل گائے (بیکار شخص خوش ہوتا ہے)
مُنیب	مُنیب (منشی۔مالک)	بولتا چاکر منیب کے آگے گونگا (ملازم مالک کے آگے نہیں بول سکتا)
مُورکھ	مورکھ (بے وقوف)	اسی روکھ پر ہے چڑھا اُسی کی جڑ کٹوائے، وہ مورکھ تو ایک دن دب کر مر جائے (جس سے بھلا ملے اُس کا بُرا نہ چاہو) چاتر کو چوگنی، مورکھ کو سو (100) گنی (بیوقوف ہمیشہ گھاٹے میں رہتا ہے)
موکلے	موکلے (فراخ۔وسیع)	چاروں راستے موکلے (کوئی روک ٹوک نہیں)
مُول	مُول (ہرگز۔قطعاً)	اُت بھی مول نہ جاوے بھائی، جت ہو مار کٹائی (جہاں لڑائی دنگا ہو وہاں نہ جاؤ) بڈھوں نے جو کام سکھایا، دھوکا مول نہ دل میں پایا (تجربہ کار کی بات فائدہ مند ہوتی ہے)

بیری لاگے ہاتھ، تو چھوڑ نہ لے کر مال، اُس
کی جڑ کو مول ہی باہر پھینک نکال (دشمن کو
کبھی معاف نہ کرو)

مُول	مُول (راس المال۔ اصل سرمایہ)	بھاری بیاج مول کو کھائے (زیادہ سود کاروبار تباہ کر دیتا ہے)
مہا	مہا (بڑا۔ عظیم)	ترت دان مہاپَن (فوری نیکی بڑا اپن ہے) ترت دام مہاپن (فوری مزدوری بڑا اپن ہے)
مَئی/ مائی	مائی (ماں)	اوکھلی میں موسلا، مائی باپ بچھڑا (بیوی ملی تو ماں باپ بھول گئے)
مِیت	میت (ساتھ۔ دوستی)	بَنیا میت، نہ بیسوا دوستی (بنیا اور رنڈی کسی کے نہیں) بالو کی بھیت، او چھے کی میت (کمزور کی دوستی ناپائیدار ہوتی ہے)
نَتھنڑ	ناتھن (نتھ ڈالنا۔ چھیدنا)	اپنا بیل گلھاڑی ناتھن (اپنی چیز کا استعمال اپنی مرضی سے ہوتا ہے)
نصیبا	نصیبا (نصیب۔ مقدّر)	ٹوٹے سے ہو گھر کا ٹیپا، ٹوٹا گیا تو کھلا نصیبا (گھاٹا نہ پڑے تو خوشحالی آتی ہے)
نِوانڑ (نِوَنڑ کا حاصل مصدر)	نِوان (جھکاؤ۔ نِونا کا حاصل مصدر)	جدھر نِوان اُدھر پانی ڈھلتا ہے (کمزور پر ساری مصیبتیں آتی ہیں)
نِونڑ	نِونا (جھکنا)	بھلا مانس گھر میں نیو چکلا، رذالے نے سمجھا مجھ سے ڈرا (شریف کی شرافت کا کمینہ اُلٹا مطلب لیتا ہے)

نوںہ	نوہ	نوہ بھر کھایا تو کھایا، منہ بھر کھایا تو کھایا
	(ناخن ـ معمولی)	(تھوڑا کھاؤ یا زیادہ، کھانے کا نام ہو جاتا ہے)
نِینگر	نینگر	اپنا نینگر پرایا ڈھینگر
	(جوان ـ گبھرو)	(اپنی شے کو ہر کوئی اعلیٰ بتاتا ہے)
نیو	نیو	اندھا نیوتے دو جنے آئیں
(نیونڑ مصدر سے)	(لاؤ ـ بُلاؤ)	(اندھے کو بُلائیں تو دو آتے ہیں)
واٹ	باٹ	بارہ باٹ اٹھارہ پینڈے
	(راست)	(جسے کرنے کو نہ سوجھے تو بولتے ہیں)
وارا	وار	لونڈی نے وار پایا، پٹیوں کو تیل لگایا
	(موقع ـ بار)	(لونڈی کو موقع ملے تو مال لوٹتی ہے)
وڈ وڈیرا	بڈ بڈیرا	اُس کے آگے سیس نواؤ، بڈ بڈیرا جس کو پاؤ
	(بزرگ ـ بڑا)	(سبھی بزرگوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ)
وِہاج	بیاج	بھاری بیاج مول کو کھائے
	(سُود)	(زیادہ سود کاروبار تباہ کر دیتا ہے)
ہَٹی	ہٹی	آ تیوار تب جانیئے جب ہٹی لیپیں بانیئے
	(دُکان)	(اصل چھٹی اُس دن ہے جب بنیا چھٹی کرے)
ہِلاونڑ	ہلانا	بن ہلے کو ہلائیے نہیں اور ہلے کو بڑرائیے نہیں
	(عادی بنانا)	(بے اعتدالی نہ کرو)
ہل واہی	ہل وائی	ہل وائی چرواہے کو!
	(کھیتی باڑی)	(چرواہا ہل نہیں چلا سکتا)
ہَنڈنڑ	ہنڈنا (مارا مارا	ڈنڈنا اچھا، ہنڈنا بُرا
	پھرنا ـ تلاش کرنا)	(مارا مارا پھرنا بُرا ہے)

ہوچھا / ہوچھی	اوچھا / اوچھی (کم ظرف۔ بدتمیز)	اوچھا برتن اُبلتا ہے (کم ظرف معمولی پونجی پر اتراتا ہے) اوچھی پونجی خصم کو کھائے (تھوڑے سرمایہ سے اصل بھی جاتا رہتا ہے) اوچھے سے پیت نہ کرے (کم ظرف سے دوستی نہ لگاؤ)
ہَی مرائی	ہائی مرائی (ہائے ہائے۔ دُکھ)	اپنی ہائی مرائی کوئی نہیں بھولتا (اپنی تکلیف سب کو یاد رہتی ہے)

دیوانِ غالب اور سرائیکی زبان

غالبؔ اُردو شاعری کا وہ آسمان ہے جس کی جانب اُس کے دور سے لے کر آج تک کے سبھی شعراء نے رشک کی نظر سے دیکھا ہے۔ غالبؔ کی زبان اُردو زبان کا معیار ہی نہیں، اس کی آبرو اور آن بھی ہے۔ دِلّی کی خالص زبان کو اُن کی نثر اور شعر میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔

یہ بات طے ہے کہ سرائیکی زبان نے اُردو زبان کی ساخت و پرداخت میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ دِلّی کی زبان پر سرائیکی محاورات اور ضرب الامثال نے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں سرائیکی روزمرہ اور کنایہ آج بھی اُردو زبان میں اپنی خاص جگہ رکھتے ہیں۔ اس حوالہ سے دیوانِ غالب کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ایسے سرائیکی افعال و محاورات جو دلّی کی زبان میں رچ بس گئے تھے، دیوان غالبؔ میں ہر طُرف جھلمل کرتے نظر آتے ہیں۔ ذیل میں اُن سرائیکی افعال و محاورات، مصادر اور تراکیب کو دیوان غالب کے متعلقہ اشعار کا حوالہ دیکر لکھا جا رہا ہے جو دیوانِ غالب میں موجود ہیں۔

دیوان غالب کا سرائیکی زبان کے حوالے سے یہ مطالعہ پہلی بار کیا جا رہا ہے۔ جو قارئین کے لیے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔ یہاں پہلے سرائیکی محاورہ لکھا گیا ہے جبکہ بریکٹ میں شعر میں مستعمل محاورہ پہلے دیا گیا ہے اور پھر اس کے معانی لکھے گئے ہیں۔

اگوں آونڑ (آگے آنا ...... بدلہ ملنا)

یہ عمر بھر جو پریشانیاں اُٹھائی ہیں ہم نے

تمہارے آئیو اے طرّہ ہائے خم بہ خم آگے

اکھیں کھُلّنڑ (آنکھیں/آنکھ کھلنا...... حقیقت حال ظاہر ہونا)

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا

اکھیں ڈِکھاونڑ (آنکھیں دکھانا...... ڈرانا)

منہ نہ دِکھلاوے نہ دِکھلا، پر بہ اندازِ عتاب
کھول کر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے

لہنڑ (اُترنا...... چیرنا، کاٹنا)

دل سے تری نگاہ جگر تک اُتر گئی
دونوں کو اک ادا میں رضا مند کر گئی

اُٹھی وَنجنڑ (اُٹھ جانا...... چلا جانا)

موجِ خوں، سر سے گزر ہی کیوں نہ جائے
آستانِ یار سے اُٹھ جائیں کیا؟

اُٹھاونڑ (اٹھانا...... بیدار کرنا، الگ کرنا)

زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے
دیکھوں اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے

چا گھِننڑ (اُٹھالینا ...... اپنی طرف بُلا لینا، مار دینا)

گر مصیبت تھی، تو غربت میں اُٹھا لیتے اسد
میری دہلی ہی میں ہونی تھی یہ خواری ہائے ہائے

چنگا تھیونڑ (اچھا ہونا ...... صحت یاب ہونا)

درد منت کشِ دوا نہ ہوا

میں نہ اچھا ہوا بُرا نہ ہوا

اِحسان رہنڑ (احسان رہنا ...... احسان نہ اُترنا)

سُرمۂ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشمِ خریدار پہ احساں میرا

ارمان کڈھنڑ (ارمان نکالنا ...... حسرت پوری کرنا)

دل آپ کا کہ دل میں ہے جو کچھ، سو آپ کا
دل لیجیئے، مگر مرے ارماں نکال کے

اُڈاونڑ (اُڑانا ...... ٹھٹھا مخول کرنا)

یہ جو محفل میں بڑھاتے ہیں تجھے
بھول مت اس پہ اُڑاتے ہیں تجھے

اُڈدی خبر (اُڑتی سی خبر ...... سُنی سنائی بات)

آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج
اُڑتی سی اِک خبر ہے زبانی طیور کی

افسوس کرنڑ (افسوس کرنا ...... دلی دکھ کا اظہار کرنا)

سراپا رہنِ عشق و ناگزیرِ الفتِ ہستی
عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حاصل کا

اُمّید تھیونڑ (اُمید پڑنا ...... آسرا بندھنا)

گرہ سے اور گرہ کی اُمید کیوں نہ پڑے
کہ ہر گرہ کی گرہ میں ہیں تین چار گرہ

اندھار تھیونڑ (اندھیر ہونا ...... ظلم و ناانصافی کی انتہا ہونا)

کیا کہوں تاریکیِ زندانِ غم اندھیر ہے

پنبۂ نورِ صبح سے کم، جس کے روزن میں نہیں

اِنگل رکھن (انگشت رکھنا ...... اعتراض کرنا)

لکھتا ہوں اسدؔ! سوزشِ دل سے، سخن گرم
تارکھ نہ سکے! کوئی مرے حرف پہ انگشت

گالھ وِگڑن (بات بگڑنا ...... کام بگڑنا)

ذکر میرا، بہ بدی بھی، اسے منظور نہیں
غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں

گالھ بنّاون (بات بنانا ...... سخن سازی کرنا)

نکتہ چیں ہے، غمِ دل اس کو سُنائے نہ بنے
کیا بنے بات، جہاں بات بنائے نہ بنے

گالھ بَنّن (بات بننا ...... کامیابی ہونا)

تجھ سے قسمت میں مری، صورتِ قفلِ ابجد
تھا لکھا ،بات کے بنتے ہی، جُدا ہو جانا

بات/گالھ پُچھّن (بات پوچھنا ...... خیریت/حال دریافت کرنا)

دشنے نے کبھی مُنہ نہ لگایا ہو جگر کو
خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی

باہرآون (باہرآنا ...... گھر کے اندر سے باہر ہونا)

عہدے سے مدح ناز کے، باہر نہ آسکا
گر اِک ادا ہو، تو اسے اپنی قضا کہوں

وَدھاون (بڑھانا ...... مبالغہ کرنا)

یہ جو محفل میں بڑھاتے ہیں تجھے

بھول مت اس پر اُڑاتے ہیں تجھے

وَس نہ چلّنْڑ (بس نہ چلنا ...... اختیار نہ ہونا)

سادگی پر اس کی، مر جانے کی حسرت دل میں ہے
بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل میں ہے

بکّنْڑ (بکنا ...... بکواس کرنا)

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بَنْڑ وَنْجنْڑ (بن جانا ...... مصیبت نازل ہونا)

میں بلاتا تو ہوں اُسکو، مگر اے جذبۂ دل
اُس پر بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

بَند تھیونْڑ (بند ہونا ...... تھم جانا)

دُکھ جی کے پسند ہو گیا ہے غالبؔ
دل رُک کر بند ہو گیا ہے غالبؔ

پانْڑی نہ منگنْڑ (پانی نہ مانگنا ...... اچانک مرجانا)

مجھ کو وہ دو کہ جسے کھا کے نہ پانی مانگوں
زہر کچھ اور سہی، آبِ بقا اور سہی

پیر دھو دھو پیونْڑ (پاؤں دھو کر پینا......انتہائی عقیدت کا اظہار کرنا)

غالب مرے کلام میں کیوں کر مزا نہ ہو
پیتا ہوں دھو کے خسروؔ شیریں سخن کے پاؤں

پھبّنْڑ (پھبنا......زیب دینا)

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرفِ کلاہ

مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے تیرا لمبر سہرا

پھِرنڑ (پھرنا......مکرنا)

در پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا
جتنے عرصے میں مرا لپٹا ہوا بستر کھلا

پیش ونجنڑ/ چلّنڑ (پیش جانا......بس چلنا)

آم کے آگے پیش جاوے خاک
پھوڑتا ہے جلے پھپھولے تاک

تقاضا کرنڑ (تقاضا کرنا......قرض واپس مانگنا)

کاوش کا دل کرے ہے تقاضا، کہ ہے ہنوز
ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز کا

تقدیر کوں رووݨ (تقدیر کو رونا...... بدنصیبی کا گلہ کرنا)

اُس انجمنِ ناز کی کیا بات ہے غالبؔ
ہم بھی گئے واں، اور تری تقدیر کو رو آئے

تماشا ڈِکھاوݨ (تماشا دکھانا......مزا چکھانا)

دکھاؤں گا تماشا، دی اگر فرصت زمانے نے
مرا ہر داغِ دل، اک تخم ہے سرو چراغاں کا

توباں کرنڑ (توبہ کرنا...... آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا)

کی مرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

جان آوݨ (جان آنا...... طاقت پیدا ہو جانا)

جس بزم میں تو، ناز سے، گفتار میں آوے

جاں کا لبد صورتِ دیوار میں آئے

جان ڈیوݨ (جان دینا......مر جانا)

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جا مِلݨ (جگہ ملنا...... بیٹھنے کا موقع حاصل ہونا)

سبزہ کو جب کہیں جگہ نہ ملی
بن گیا روئے آب پر کائی

سڑݨ (جلنا......حسد کرنا)

جلے ہے دیکھ کے بالینِ یار پر مجھ کو
نہ کیوں ہو دل پہ مرے، داغِ بد گمانی شمع

چھیڑݨ (چھیڑنا......بھڑکانا)

غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیّۂ طوفاں کئے ہوئے

حدتوں لنگھݨ (حد سے گزرنا......لامحدود ہو جانا)

عشرتِ قطرہ ہے، دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ، ہے دوا ہو جانا

حساب ڈیوݨ (حساب دینا...... باز پُرس سے گزرنا)

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب
خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تھا

حق ادا کرݨ (حق ادا کرنا......فرض ادا کرنا)

بہ نیم غمزہ ادا کر، حقِ ودیعتِ ناز

نیامِ پردۂ زخمِ جگر سے خنجر کھینچ

خاک تھیونڑ (خاک ہو جانا......مرمٹ جانا)

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

خاک ہے (خاک ہے......کچھ نہیں)

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

خبر گھِنّڑ (خبر لینا......امداد و اعانت کرنا)

قید میں یعقوب نے لی گو، نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں

خیال آونڑ (خیال آنا......کچھ یاد آنا)

عرض کیجئے جوہرِ اندیشہ کی گرمی کہاں
کچھ خیال آیا تھا وحشت کا، کہ صحرا جل گیا

دعا ڈیونڑ (دُعا دینا......کسی کی بہتری کی خواہش کے الفاظ ادا کرنا)

غالبؔ وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دُعا
وہ دن گئے کہ کہتے تھے، ''نوکر نہیں ہوں میں''

دعویٰ کرنڑ (دعویٰ کرنا......اعلان کرنا)

کیا کس نے جگر داری کا دعویٰ
شکیبِ خاطرِ عاشق، بھلا کیا

دِل بہہ ونجڑ (دل بیٹھ جانا......ہمّت ٹوٹ جانا)

اس کی بزم آرائیاں سُن کر، دِل رنجور، یاں

مثلِ نقشِ مدعائے غیر بیٹھا جائے ہے

دل ڈیونڑ (دل دینا...... عاشق ہو جانا)

دل دیا جان کے کیوں اس کو وفادار اسدؔ
غلطی کی، کہ جو کافر کو مسلماں سمجھا

دل کھول کے (دل کھول کے...... فراخ دلی سے)

نہ بندھے تشنگیِ ذوق کے مضموں غالب
گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

دِل لاونڑ (دل لگانا...... عشق کرنا)

دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا
بارے اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد، یاں

دل وِچ جا ہوونڑ (دل میں جگہ ہونا...... محبت ہونا)

ہر گز کسی کے دل میں نہیں ہے مری جگہ
ہوں میں کلامِ نغز، ولے ناشنیدہ ہوں

دم رُکنڑ (دم رُکنا...... دل گھبرانا)

پھر وضعِ احتیاط سے رُکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کئے ہوئے

دو کھا کھاونڑ (دھوکا کھانا...... فریب میں آ جانا)

لاگ ہو، تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

دم نِکلنڑ (دم نکلنا...... قریب المرگ ہونا)

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

راضی تھیونڑ (راضی ہونا...... رضا مند ہونا)

میں نے چاہا تھا کہ اندوہِ وفا سے چھوٹوں
وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا

رام کرنڑ (رام کرنا...... اپنا بنا لینا)

وحشی بن، صیّاد نے ہم رمخوردوں کو کیا رام کیا
رشتۂ چاک جیبِ دریدہ، صرف قماشِ دام کیا

راہ تے آونڑ (راہ پر آنا...... نیک بننا)

آہی جاتا وہ راہ پر غالبؔ!
کوئی دن اور بھی جیے ہوتے

رحم آونڑ (رحم آنا...... ترس آ جانا)

پائے افگار پہ جب سے تجھے رحم آیا ہے
خارِ رہ کو ترے ہم مہر گیا کہتے ہیں

رنگ اُڈ ونجنڑ (رنگ اُڑ جانا...... رنگ زرد ہو جانا)

ہو کے عاشق، وہ پری رُخ اور نازک بن گیا
رنگ کھلتا جائے ہے، جتنا کہ اُڑتا جائے ہے

رنگ اُڈنڑ (رنگ اُڑنا...... بدحواس ہو جانا۔ گھبرا جانا)

پھر وہ سوئے چمن آتا ہے خدا خیر کرے
رنگ اُڑتا ہے گلستاں کے ہوا داروں کا

رنگ کُھلنڑ (رنگ کھلنا...... خوبصورت لگنا۔ نمایاں ہونا)

ہو کے عاشق وہ پری رُخ اور نازک بن گیا

رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اُڑتا جائے ہے

روزہ کھاوݨ (روزہ کھانا......روزہ نہ رکھنا)

جس پاس روزہ کھول کے کھانے کو کچھ نہ ہو
روزہ اگر نہ کھائے تو ناچار کیا کرے

روزہ کھولݨ (روزہ کھولنا......افطاری کرنا)

جس پاس روزہ کھول کے کھانے کو کچھ نہ ہو
روزہ اگر نہ کھائے تو ناچار کیا کرے

رہ وَنجݨ (رہ جانا......باقی رہنا)

مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہ جائیگی
وائے ناکامی! کہ اس کافر کا خنجر تیز ہے

زہر لگݨ (زہر لگنا......بے حد ناگوار ہونا)

زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
یعنی تجھ سے تھی اسے ناسازگاری ہائے ہائے

سِر توں لنگھݨ (سَر سے گزرنا......حد سے گزر جانا)

موجِ خوں سر سے گزر ہی کیوں نہ جائے
آستانِ یار سے اُٹھ جائیں کیا

سِر کھاوݨ (سَر کھانا......تنگ کرنا)

خود بخود کچھ ہم سے کنیانے لگا
اس قدر بگڑا کہ سر کھانے لگا

سِر کھپاوݨ (سر کھپانا......سوچ وفکر کرنا)

فکرِ دنیا میں سر کھپاتا ہوں

میں کہاں اور یہ وبال کہاں

بِر مارنؔ (سر مارنا......سر ٹکرانا)

کوہ کن نقاشِ یک تمثالِ شیریں تھا اسدؔ
سنگ سے سر مار کر ہووے نہ پیدا آشنا

سمجھاونؔ (سمجھانا......نصیحت کرنا)

حضرتِ ناصح گر آویں دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا

سوداکرنؔ (سوداکرنا......معاملہ کرنا)

ہر سنگ و خشت ہے صدفِ گوہر شکست
نقصاں نہیں، جنوں سے جو سودا کرے کوئی

شرم آونؔ (شرم آنا......احساسِ غیرت ہونا)

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

شکر کرنؔ (شکر کرنا......احسان مندی کا اظہار کرنا)

کس مُنہ سے شکر کیجئے اس لطفِ خاص کا
پرسش ہے اور پائے سخن درمیاں نہیں

قسم کھاونؔ (قسم کھانا...... پختہ ارادے کا اظہار کرنا)

تو نے قسم مے کشی کی کھائی ہے غالب
تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے

قسمت کھُلنؔ (قسمت کھلنا......بھاگ جاگنا)

منظور تھی یہ شکل تجلّی کو نور کی

قسمت کھلی ترے قد و رُخ سے ظہور کی

قیامت ہووݨ (قیامت ہونا......آفت ہونا)

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہو گا

قیامت ہے سر اشک آلود ہونا تیری مژگاں کا

کاغذی ہووݨ (کاغذی ہونا......ناپائیدار ہونا)

نقش فریادی ہے کس کی شوخئ تحریر کا

کاغذی ہے پیرہن، ہر پیکر تصویر کا

کجھ نہ تھیوݨ (کچھ نہ ہونا......بے نتیجہ رہنا)

گئی وہ بات، کہ ہو گفتگو، تو کیونکر ہو

کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو، کیونکر ہو

کتھوں دا (کہاں کا......کیسا۔ کس کام کا۔ بیکار)

وفا کیسی، کہاں کا عشق، جب سر پھوڑنا ٹھہرا

تو پھر اے سنگ دل! تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

گُم کرݨ (گم کرنا......چُھپانا)

کہتے ہو نہ دیں گے ہم' دل اگر پڑا پایا

دل کہاں کہ گم کیجئے؟ ہم نے مدّعا پایا

نہوں کنوں ماس جُدا تھیوݨ (گوشت سے ناخن جدا ہونا......اٹوٹ رشتہ منقطع ہونا)

دل سے مِٹنا تیری انگشتِ حِنائی کا خیال

ہو گیا، گوشت سے ناخن کا جُدا ہو جانا

گھر بݨاوݨ (گھر بنالینا......ٹھکانہ بنالینا)

گھر جب بنا لیا ترے در پر، کہے بغیر

جائے گا اب بھی تو نہ مرا گھر کہے بغیر

لگ وٙنجنڑ (لگ جانا...... عادت ہو جانا)

دل لگا کر لگ گیا اُن کو بھی تنہا بیٹھنا
بارے اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد یاں

مرنڑ (مرنا...... عاشق ہونا)

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

مفت ہتھ آونڑ (مفت ہاتھ آنا...... بلا مشقت حاصل ہو جانا)

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

موٗنہ لُکاونڑ (مُنہ چھپانا...... کترانا)

دوستی کا پردہ، ہے بیگانگی
مُنہ چھپانا، ہم سے چھوڑا چاہیئے

مُوٗنہ وِچ زبان ہوونڑ (منہ میں زبان ہونا...... جواب دینے کی ہمت ہونا)

کیا خوب! تم نے غیر کو بوسہ نہیں دیا؟
بس چُپ رہو، ہمارے بھی مُنہ میں زبان ہے

نظر لگنڑ (نظر لگنا...... نظرِ بد کا اثر ہونا)

نظر لگے نہ کہیں اس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں

نِکمّا کرنڑ (نکما کر دینا...... بے کار کر دینا)

عشق نے غالبؔ نکمّا کر دیا

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

وقت پوونڑ (وقت پڑنا......گردش میں پھنسنا)

اے پرتوِ خورشیدِ جہاں تاب! ادھر بھی
سایہ کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

ہتھ لاونڑ (ہاتھ لگانا......چھونا)

اس نزاکت کا بُرا ہو، وہ بھلے ہیں، تو کیا
ہاتھ آویں تو اُنہیں ہاتھ لگائے نہ بنے

ہائے ہائے کرنڑ (ہائے ہائے کرنا......آہیں بھرنا)

غالبؔ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا! کیجئے ہائے ہائے کیوں؟

یاد آونڑ (یاد آنا......ذہن میں عود کر آنا)

وہ فرد جس میں نام ہے میرا غلط لکھا
جب یاد آ گئی ہے کلیجہ لیا ہے تھام

توباں توباں (توبہ توبہ......نفرت گھِن کے اظہار کے لیے)

اِن بتوں کو خدا سے کیا مطلب
توبہ توبہ خدا خدا کیجئے

توباں کرنڑ (توبہ کرنا......کسی فعل کے ترک کا مصمّم ارادہ کرنا)

بُتو توبہ کرو تم کیا ہو؟ جب ادبار آتا ہے
تو یوسف سا حسیں، بِکنے سرِ بازار آتا ہے

وَنجنڑ ڈیو (جانے دو......درگزر کرو)

بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی جانے دو مِل جاؤ

قسم لو ہم سے گر یہ بھی کہیں 'کیوں ہم نہ کہتے تھے'

ڈکان چاونڑ (دکان اٹھانا...... کام بند کرنا)

تاچند داغ بیٹھیے، نقصان اُٹھایئے
اب چار سُوئے عشق سے دکان اُٹھایئے

مِنّت چاونڑ (احسان اٹھانا...... ممنونِ احسان ہونا)

دل ہی نہیں کہ منّتِ درباں اُٹھایئے
کس کو وفا کا سلسلہ جنباں اُٹھایئے

مہمانی کرنڑ (مہمانی کرنا...... دعوت کا اہتمام کرنا)

یہی بار بار جی میں مرے آئے ہے کہ غالب
کروں خوانِ گفتگو پر دل و جاں کی مہمانی

ہتھ بھرنڑ (ہاتھ بھرنا...... ہاتھ لتھاڑنا)

نہ ہووے کیونکہ اسے فرض قتلِ اہلِ وفا
لہو میں ہاتھ کے بھرنے کو جو وضو جاتے

ماخذ روزمرّہ و محاورۂ غالب...... پریم پال اشک
شائع کردہ قصرِ اُردو۔ اُردو بازار دہلی نمبر 6

پریم پال اشک نے اپنی کتاب مندرجہ ذیل کتب سے ترتیب دی ہے۔

(i) دیوانِ غالب مرتّبہ مالک رام
(ii) دیوانِ غالب مرتّبہ امتیاز علی عرش
(iii) قادرنامہ اسداللہ خان غالبؔ

باراوّل 1969 صفحات 320 (20/فروری 1999ء)

کتابیات

1۔ اسد اللہ خاں غالب — اُردوئے معلّٰی

2۔ انشاء اللہ خاں انشا — دریائے لطافت

3۔ انشاء اللہ خاں انشا — رانی کیتکی کی کہانی

4۔ اے حمید (مرتّب) — اُردو شعر کی داستان

5۔ پریم پال اشک — روزمرّہ و محاورۂ غالب

6۔ پنجاب یونیورسٹی (پبلشرز) — تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند

7۔ جمیل جالبی ڈاکٹر (مرتّب) — قدیم اُردو کی لغت

8۔ حسرت موہانی (مرتّب) — دیوانِ ولی

9۔ حسرت موہانی — نِکاتِ سخن

10۔ سجاد حسین لکھنوی منشی — طرح دار لونڈی

11۔ سدھیش ورما — آریائی زبانیں

12۔ شرف الدین اصلاحی — اُردو سندھی لسانی روابط

13۔ ظہیرالدین مدنی سیّد ڈاکٹر — اُردو غزل ولی تک

14۔ عبداللہ سیّد ڈاکٹر — سرسیّد اور اُن کے نامور رفقاء

15۔ عبدالحق مہر ڈاکٹر — ملتانی زبان اور اُس کا اُردو سے تعلق

16۔ عتیق فکری علامہ — العتیق العتیق

17۔ عین الحق فرید کوٹی — اُردو کی قدیم تاریخ

18۔ فرمان فتح پوری ڈاکٹر — اُردو ہندی تنازع

19۔ فیروز سنز (پبلشرز) — انتخاب نظیر اکبر آبادی

20۔ فیروز سنز (پبلشرز) — فیروز اللّغات

21۔ فیروز سنز (پبلشرز)	محاورات وضرب الامثال
22۔ کے۔ ایس۔ بیدی ڈاکٹر	تین ہندوستانی زبانیں
23۔ محمد اشرف خاں (مرتّب)	ولی: تحقیقی وتنقیدی مطالعہ
24۔ محمد طفیل (مرتّب)	دیوانِ میر نسخۂ لاہور
25۔ محمود شیرانی حافظ	پنجاب میں اُردو
26۔ محی الدین زور سیّد ڈاکٹر	ہندوستانی لسانیات
27۔ ممتاز حیدر ڈاہر	کشکول وچ سمندر (سرائیکی)
28۔ میر امن دہلوی	باغ و بہار
29۔ میر حسن	مثنوی سحر البیان
30۔ میر درد	دیوانِ درد
31۔ نذیر احمد، مولوی ڈپٹی	ابن الوقت
32۔ نذیر احمد، مولوی ڈپٹی	توبۃ النصوح
33۔ نذیر احمد، مولوی ڈپٹی	فسانۂ مبتلا
34۔ نذیر احمد، مولوی ڈپٹی	مرأۃ العروس
35۔ نور الحسن منیر مولوی	نور اللّغات
36۔ نہال چند لاہوری	مذہبِ عشق
37۔ وارث سرہندی	جامع الامثال
38۔ وحیدہ نسیم	عورت اور اُردو زبان
39۔ وزیر آغا ڈاکٹر	اُردو شاعری کا مزاج